بیمن توفیق خالق زمین و زمان نسخه
تنویر الحق
در مطبع محمدی محمد امر خان طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین ابدا ابدا اما بعد اس مسکین محمد قطب الدین دہلوی تلمیذ رشید مولانا محمد اسحاق صاحب مرحوم کا التماس ہے تمامی بھائی مسلمانوں کی خدمت مین کہ اطاعت و محبت اللہ جل شانہ کی اور اوسکی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر شخص کی لئی باعث فلاح دارین ہی اور بمضمون ارشاد فیض بنیاد رب العالمین کی ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما اور بموجب اس آیہ کریمہ کی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور بموجب اس آیہ شریفہ کے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الآیۃ اور بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ اور بہت آیتین اور حدیثین ایسی

مضمونکی اردو ہوی ہین لیکن ہر شخص کو لحاظ اس بات کا رکہنا ضروری ہی کہ خدای تعالی اور رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی پڑی اور ہٹی مین راہ حق کو چہوڑ کر مقبولان بارگاہ الٰہی کو برا
کہین ورنہ بدگمانی بنسبت اونکی رکہین کہ حدیث قدسی اسکی وعید مین وارد ہی کہ فرمایا
اللہ تعالی نی مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ الحدیث روایت کی
یہہ بخاری نی اور اور روایت مین یون ہے مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ
بِالْمُحَارَبَةِ یہہ روایت بہی مشکوۃ مین ہی اور اونکو برا جاننا تو بڑی ہی آفت ہی مطلق
مسلمانونکو برا کہنی کی حق مین آیا ہی سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ الحدیث اور اسوقت
مین بعضی لوگون کو بنسبت امام اعظم رحمہ اللہ کے اور اتباع اونکی کی یہہ بدگمانی
پیدا ہوئی ہی کہ کہتی ہین کہ مسایل اونکی کتابون کی خلاف قرآن و حدیث کی ہین اور وہ
مقابل و مخالف خدا و رسول کی ہین بعضی تو صریح کہتی ہین کہ اونہون نی صریح کا خلاف
کیا ہی بعضی مسایل مین و بعضی اون کی حق مین یہہ آیۃ پڑہتی ہین اِتَّخَذُوْٓا
اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنی کفار نی پکڑا اسے اپنی عالمون
اور درویشون کو رب سوائے اللہ کی او سوقت کی عالم اور عابد بعض کفار کے خلاف
خدا و رسول کی باتین تعلیم کرتے تھے اور راہ حق سی روکتی تہی اور اونکی اتباع
تابعداری اونکی کرتی تہی اونکی حق مین یہہ آیۃ نازل ہوئی اب اونکی مصداق امام اعظم
رحمہ اللہ اور اتباع اونکی ٹہیری کہ امام اعظم احبار مین داخل ہوئی اور اتباع اونکے
مانند تابعین علمار کفار کے بنی عیاذا باللہ منہ بچاوی اللہ تعالی اس عقیدہ بد سے
سبحان اللہ یہہ جو بہت بعید ہین زمانہ خیر البشر علیہ الف الف صلوات کی سی متبع سنت کے
ہوی اور وہ جو خیر القرون مین سی ہین وہ احبار اور مخالف خدا و رسول کی ٹہیری اور

تابعین اونکی بدین اور مشرک فی الرسالہ کر ملقب ہوئی ایسی ایسی باتین سنکر اس خیرخواہ
خلق کو بہت سوختگی دل کی پیدا ہوئی پس بعد کرنی استخارہ مسنونہ کی موجب حدیث
اَلنُّصْحُ لِکُلِّ مُسْلِمٍ کی چاہا کہ ایک سالہ لکھون کہ مشتمل ہو دو باب ایک باب مین
اثبات تقلید مطلق اور تقلید شخصی کا اور ایک باب مین مسایل اختلافیہ نماز کے جسپر بڑی
شبہ کرتی ہین آیتون اور حدیثون صحیحہ سی تا وہ لوگ اونکی دلیلین دیکھہ کر توبہ
کرین اوس اعتقاد و اقوال بیجا سی اور جانین کہ پورا اتباع سنت اونہین کی تقلید سے
حاصل ہوتا ہی اور نام اس سالہ کا تنویر الحق رکھا گیا اور اس سالہ مین بعضی جگہہ
تقریر علمی بہی ہی کہ تا علما حق شناس اوسکو دیکھہ کر لا علمونکو سمجہاوین اور علما ایسا
خیال نکرین کہ اردو رسالہ کو دیکھہ کر کیون ہم اپنی اوقات کو ضایع کرین بلکہ یہہ
جانین کہ ہم حدیث اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ کی مصداق ہونگی اور جب
اپنی کتابین کہ جنمین یہہ مضامین لکہی ہین ہم پہونچاوین اور دیکہین تو اپنی مضامین
معلوم کرین اور اس مین بلا کلفت میسر ہین اور امید ہادی مطلق سی یہہ ہی کہ جو بعور
و انصاف ان مضامین کو دیکہیگا راہ حق پاویگا اور جو بنظر انکار دیکہیگا اوسکو
حق باطل معلوم ہوگا بلکہ درپی اسکی رد کی لکہنی کی ہوگا اوسکا کچہہ علاج ہی نہین
اسی قران اور حدیث مین بعضی تاویلین باطلہ کر کر مکسو ہوتی ہین تو مجہہ ہیچمدان کیے
کیا حقیقت ہی کہ میری لکہی کو مان لین لیکن میری دعا ہی اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ اور جای غور ہی کہ امام صاحب کیوقت سی آج تک
کیسی کیسی علما و اکابر با حق رحمہم اللہ گذری ہین سب اونکو مانتی ہی چلی آئی ہین
امام شافعی خود فرماتی ہین اَلنَّاسُ کُلُّھُمْ عِیَالُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ فِی الْفِقْہِ

اور جلال الدین سیوطی اور ابن حجر مکی اور صاحب سیرۃ شامی رض کہ یہہ سب شافعی ہین
اور عبدالوہاب شعرانی مالکی وغیرہم نی اونکی تعریفون مین بڑی بڑی کتابین تالیف
کین ہین بہائیون تم اس تفرق ڈالنی سی بچو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
فرمانی ہین فَاِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ اِلَّا مَاتَ
مِيتَةً جَاهِلِيَّةً یہہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہی اور مصداق اس
حدیث کی ہو وَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ
یہہ روایت مشکوۃ مین ابن ماجہ وغیرہ سی نقل کی ہی اور ظاہر اسبب انکی بد اعتقادی
کا یہہ ہی کہ شافعیون کی بعض کتابین مثل مشکوۃ وغیرہ کی دیکہہ کر ایسی بدگمانی پیدا
ہوئی ہی اگر صحاح ستہ وغیرہا کو بنظر انصاف وغور دیکہتی تو کبہی نہ بگڑتی اور
اونکی حقیقت معلوم کرتی موٹی بات ہی سمجہنا چاہئی کہ امام اعظم شاگرد تہی بعضی
صحابہ کی اور کیسی کیسی کوششین دین کی مسائل نکالنی مین اور عبادت کرنی مین
کین اونکی تقلید سی کہ محض تقلید سنت کی ہی بہاگی اور اسوقت کی بعضی کج فہمون
کی کہ بہ نسبت اونکی طفل مکتب ہین پیروی کی سبحان اللہ کیا سمجہہ ہی اور حقیقت مین
یہہ پیروی ہوا نفسانی کی ہی کہ جسکی مذمت اللہ تعالی نی فرمائی اس آیۂ کریمہ
مین اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهُ هَوَاهُ اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
منجملہ مہلکات سی خود پسندی کو فرمایا ہی اور فرمایا کہ یہہ سب مہلکات مین
اشد ہی چند سال گذری ہین کہ بنظر خود دیکہا ہی خاتم المحدثین مولانا اسحاق
صاحب کو کہ امام اعظم رحمہ اللہ کی طعن کرنیوالون پر ایسی خفا ہوتے تہے
کہ رنگ انکا لعل لعل ہو جاتا تہا اور فرماتی تہی کہ بدون تقلید مذہب ایک امام کے

بتی ہی نہین جانتا کہ ہماری بزرگون کا یہہ عقیدہ بد ہو کہ جو اس زمانہ کی بعضی
لوگون مین پیدا ہوا ہی یا اللہ ہم سب مسلمانون کو بچا اس عقیدہ اور اقوال بد سے
اور اطاعت خدا تعالی کی اور فرمان برداری رسول اوسکی کی ہمارے
تئین نصیب کر جو کہ پسندیدہ تیری ہو اور نیکون کی زمرہ مین داخل کر حسب
وعدہ اپنی کی کہ فرمایا ہی قرآن مجید مین وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ
مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا اور یا رب العالمین جو اس راہ حق
کی ترویج کی باعث ہون اونکی گناہ بخش اور عافیت دارین نصیب کر سُبْحٰنَ
رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ **باب اول بیان تقلید مین** جانا چاہی کہ تقلید مطلق
فرض ہی اور تقلید مذہب معین کی واجب اپر تقلید مطلق پس ثابت ہی کتاب
اور اجماع سی اپر کتاب پس فرمایا اللہ تعالی نی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ
اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ پس یہہ آیت نص صریح ہی فرضیت تقلید اہل ذکر مین
لیکن مراد اہل ذکر سی فرد کامل ہی نہ ناقص کیونکہ اہل ذکر غیر مراد مین بالاتفاق
پس ثابت ہوا اس آیت سی کہ تقلید کرنی مجتہد کامل کی فرض ہی اپر اجماع پس
فرمایا صاحب بحر الرائق نی بحر الرائق مین اور طحطاوی نی شرح در المختار مین
اور شامی نی شرح در مختار مین کہ کہا شیخ ابن الہمام نی فتح القدیر مین
استقر رأی الاصولیین علی ان المفتی ہو المجتہد اما غیر المجتہد
ممن حفظ اقوال المجتہدین فلیس بمفت فالواجب علیہ اذا

سئل ان یذکر قول المجتہد علی وجه الحکایة انتہی اور کہا شیخ الاسلام
شارح صحیح بخاری نی شرح کرمین کتاب القضا مین قال الامام البزدوی فی
اصوله اجمع العلماء والفقہاء علی ان المفتی وجب ان یکون من
اهل الاجتہاد وان لم یکن من اهل الاجتہاد فلا یحل له ان یفتی
الا بطریق الحکایة انتہی اور کہا امام نووی نی شرح صحیح مسلم مین کتاب الاقضیه
مین بیچ شرح اس حدیث کی قال رسول الله صلعم اذا حکم الحاکم
فاجتہد ثم اصاب فله اجران واذا حکم فاجتہد فاخطا فله اجر
قال العلماء اجمع المسلمون علی ان هذا الحدیث فی حاکم عالم
اهل للحکم فان اصاب فله اجران اجر باجتہاده واجر باصابته وان اخطا
فله اجر باجتہاده قالوا فاما من لیس باهل الحکم فلا یحل له الحکم
فان حکم فلا اجر له بل هو اثم ولا ینفذ حکمه سواء وافق الحق ام لا
لان اصابته اتفاقیه لیست صادرة عن اصل شرعی فهو عاص
فی جمیع احکامه سواء وافق الصواب ام لا وهی مردودة کلها ولا
یعذر فی شئی من ذلک انتہی پس یہ اجماع نص صریح ہی اسمین کہ تقلید کرنا غیر
مجتہد کو مجتہد کی فرض ہی جیسا کہ پوشیدہ نہین ہی اہل علم پر پس صاف معلوم
ہوا اس مذکور سی کہ قول امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ تعالی کا لا تقلدنی ولا تقلد
مالکا وغیرہ خذ الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنۃ وہ محمول ہے
اسپر کہ یہ خطاب ہے اوس شخص کو کہ وہ مجتہد ہو گیا تھا جیسا کہ
کہا عارف باللہ شیخ عبد الوہاب شعرانی نے میزان خضری مین

بلغنا ان بتخصا استشاده رضی الله عنه فی تقلید احد من
علماء عصره فقال لاتقلدنی ولا مالکا ولا النخعی ولا الاوزاعی
ولا غيرهم وخذ الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب
والسنة قلنا هو محمول علی من له رای وقوة علی استنباط
الاحکام من الکتاب والسنة والا فقد صرح العلماء بان
التقلید واجب علی کل ضعیف وقاصر النظر انتهی پس ثابت ہوا ماذکر
سے کہ لابدی ہے غیر مجتہد کو یہ کہ اختیار کرے تقلید مجتہد کامل کی اور جبکہ اختیار کرے
تو اختیار کرے مجتہد کامل کو ائمہ اربعین میں سے بالاجماع کہا طحطاوی نے شرح
در مختار میں کتاب ذبح میں قال بعض المفسرین ان الفرقة الناجية المسماة
باهل السنة والجماعة قد اجتمعت الیوم فی المذاهب الاربعة
هم الحنفیون والمالکیون والشافعیون
والحنبلیون ومن کان خارجا من هذه المذاهب الاربعة فی ذلك
الزمان فهو من اهل البدعة والنار انتهی اور کہا تفسیر احمدی میں بیچ تفسیر
قوله تعالی ففهمناها سلیمان کے وقع الاجماع علی ان الاتباع
انما یجوز للائمة الاربعة انتهی اور کہا قاضی ثناء الله پانی پتی نے تفسیر مظہری کے
میں بیچ تفسیر قوله تعالی اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله
کے فان اهل السنة والجماعة قد افترقت بعد القرون الثلثة او الاربعة
علی اربعة مذاهب ولم یبق فی فروع المسائل سوی هذه المذاهب
الاربعة فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول من یخالفهم

وقد قال الله تعالیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی ونصله
جهنم وساءت مصیرا انتهی اور کہا صاحب البحر نے اشباہ والنظائر میں فن
اول میں ما خالف الائمة الاربعة فهو مخالف للاجماع وان کان فیه
خلاف غیرهم انتهی اور کہا شیخ ابن الهمام نے تحریر الاصول میں وقد انعقد
الاجماع علی عدم العمل بالمذهب المخالف للائمة الاربعة انتهی
پس ثابت ہوا ان نقول کتب معتبرہ معتمدہ سے اجماع اوپر عدم خروج کی مذہب ائمہ
اربعہ سے پس رفع ہو گیا اس سے وہ خدشہ کہ اخیر مسلم الثبوت کی کیا ہے بایں طور کہ
کہا فیہ ما فیہ اور اگر شبہ کیا جاوے کہ تحلیف شہود کی ابن ابی لیلی کا ہے نہ مذہب
ائمہ اربعہ کا اور قضاۃ نے اختیار کیا اس تحلیف کو پس اگر خروج مذہب ائمہ اربعہ
سے درست ہوتا تو کیوں اختیار کرتے سو جواب اسکا یہ ہے کہ تحلیف شہود کے
فرد ہے افراد تزکیہ سے اور تزکیہ شہود کا مذہب ائمہ اربعہ کا ہے اوپر تقلید مذہب
معین کی پس واجب ہے بدلالت کتاب او رسنت اور اجماع اور عقل کے
اوپر کتاب پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے ففهمناها سلیمان پس یہ آیت دلالت
کرتی ہے اوپر اصابت سلیمان بدون داؤد علیہ السلام کی پس دلالت کی اس آیت
نے اوپر کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہے اور کبھی مخطی اوپر سنت پس فرمایا رسول
خدا صلعم نے اذا حکم الحاکم فاجتهد فاصاب فله اجران واذا
حکم فاجتهد فاخطا فله اجر متفق علیه پس یہ حدیث متفق علیہ
قطعی الدلالت ہے اوپر کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہے اور کبھی مخطی اوپر اجماع
پس کہا امام نووی نے شرح مسلم میں قال العلماء اجمع المسلمون علی ان

ذلک الحدیث فی حاکم عالم اهل للحکم فان اصاب فله اجران اجر باجتهاده
واجر باصابته وان اخطاء فله اجر باجتهاده انتہی پس یہ اجماع نص صریح
ہی اس مین کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہی اور کبھی مخطی آیہ عقل پس کہا علامہ تفتازانی
فی شرح عقاید مین فلو کان کل مجتہد مصیبا لزم اتصاف الفعل بالحرمة
والاباحة او الصحة والفساد او الوجوب وعدم الوجوب انتہی حاصل
اسکا یہ ہی کہ اگر ہو ہر مجتہد مصیب تو لازم آویگا اجتماع نقیضین کا اعتقاد مین و عمل مین
اور یہ باطل ہی عقلاً و شرعاً بقولہ تعالے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا
پس ثابت ہوا ساتھہ کتاب و سنت اور اجماع اور عقل کی کہ مجتہد کبھی مصیب
ہوتا ہی اور کبھی مخطی پس جبکہ ثابت ہوا یہ امر ساتھہ ادلہ مذکورہ کی تو واجب
ہوا مقلد پر کہ اختیار کری اتباع اور تقلید مجتہد راجح اور کامل کی تو کہ نہ پڑے
بیچ اتباع کثیر الخطاء کے عمداً او قصداً پس جب کہ اختیار کیا مذہب امام راجح
کامل کا تو ہر واجب ہی او سپر دوام اور استمرار تو کہ نہ پڑی بیچ اتباع کثیر الخطاء
کی عمداً او قصداً اور یہ ہی قول ہے علماء اہل سنت و جماعت کا کہا علامہ قہستانی نے
فی جامع رموز مین قریب کتاب الاشربہ کے واعلم ان من جعل الحق متعددا
کالمعتزلة اثبت للعامی الخیار فی الاخذ من کل مذهب ما یهواه
ومن جعل واحدا کعلمائنا الزم للعامی اماما واحدا کما فی الکشف
فلو اخذ من کل مذهب مباحه صار فاسقا تاما کما فی شرح الطحاوی
للفقیه سعید بن مسعود فیجب فی المذهب الصلابة ای اعتقاد
کونه حقا وصوابا کما فی الجواهر ومشائخنا قالوا ان مذهبنا صواب

يحتمل الخطاء ومذهب غيرنا خطاء يحتمل الصواب كما فى المصفى انتهى
اور كہا شيخ عبد الوہاب شعرانى نے ميزان خضرى ميں واعلم انه لا ينافى
ما ذكرناه الزام العلماء للعامة بالتزام مذهب معين لانهم ما الزموا
هم بذلك الا رحمة بهم فلولا الزامهم للعامى بمذهب معين يضل عن
طريق الهدى پہر آگے جاكر كہا اما من لم يصل الى شهود عين الشريعة الاولى
فوجب عليه التقليد بمذهب احد كما مر تقريره خوفا من الوقوع فى
الضلال وعليه عمل الناس اليوم انتهى كہا على الخواص نے كہ وہ شيخ عبد الوہاب
شعرانى كا ہى ما امر العلماء للطالب المريد بالتزام مذهب معين الا
تقريبا للطريق انتهى ذكر كيا اسكو عبد الوہاب نے ميزان خضرى ميں اور كہا حموى
نے شرح اشباہ ميں كتاب التعزير ميں وفى الفتح قالوا ان المنتقل من مذهب
الى مذهب باجتهاد وبرهان اثم يستوجب التعزير فبلا برهان واجتهاد
اولى انتهى اور كہا شاہ ولى الله دہلوى نے عقد جيد ميں والمرجح عند الفقهاء
ان العامى المنتسب الى مذهب له مذهب لا يجوز له مخالفته انتهى
اور كہا شامى نے شرح در المختار ميں كتاب التعزير ميں قوله ارتحل الى مذهب
الشافعى يعزر سراجيه انما اطلنا فى ذلك لان لا يغتر بعض الجهلة
بما يقع فى الكتب من اطلاق بعض العبارات الموهمة فيحملهم على
تنقيص الائمة المجتهدين فان العلماء حاشاهم الله تعالى ان
يريد والازدراء بمذهب الشافعى وغيره بل يطلقون تلك العبارات
للمنع عن الانتقال خوفا من التلاعب بمذاهب المجتهدين بل

على ذلك ما فى القنية رامزا لبعض كتب المذهب ليس للعامى ان
يتحول من مذهب الى مذهب يستوى فيه الشافعى والحنفى انتهى اور كہا
صاحب بحر الرائق فى رسائل زينية من رسالة رفع الغشاء عن وقت العصر والعشاء
من وجب على مقلد ابى حنيفة ان يعمل بقوله لما نقل العلامة قاسم فى
تصحيحه عن جميع الاصوليين انه لا يصح الرجوع عن التقليد بعد العمل
بالاتفاق انتهى اور كہا طحطاوى فى شرح در مختار من كتاب الذبائح من قال
بعض المفسرين وهذه الطائفة المسماة باهل السنة والجماعة
قد اجتمعت اليوم فى المذاهب الاربعة وهم الحنفيون والمالكيون
والشافعيون والحنبليون ومن كان خارجا من هذه المذاهب الاربعة
فى ذلك الزمان فهو من اهل البدعة والنار انتهى اور كہا شيخ عبد الحق
دهلوى فى صراط مستقيم من خانه دين اين چهار است هر كه راهى ازين راهها دور
ازين درها اختيار نمود راهى ديگر رفتن ودرى ديگر گرفتن عبث ديادة باشد
دكارخانه عمل از ضبط وربط بيرون افكندن واز مصلحت بيرون افتادن است
اگر قصد سلوک طريق ورع واحتياط دارد هم از مذهب واحد روايتى كه دليل احسن
داوى وفائده آن اعم واتم واحتياط در آن اكثر داود قريب و اختيار كنند و راه
رخصت ومسامحت وحيله اندوزى نزود واين طريق متاخران است وشک
نيست كه اين طريق مضبوطتر ومحكمتر است وگويند كه طريق پيشينيان برخلاف
اين بود پيشينيان تعيين مذهب اتباع مجتهد واحد از واجبات نمى شمردند انتهى
يعنى طريق علماء متاخرين كا وجوب تعيين مذهب واحد كا ہى بخلاف علماء

علی ذلک ما فی القنیۃ رامزا لبعض کتب المذهب لیس للعامی ان
یتحول من مذهب الی مذهب ویستوی فیه الشافعی والحنفی انتهی اور کہا
صاحب بحر الرائق نے رسائل زینیہ مین رسالہ رفع الغشاء عن وقت العصر والعشاء
مین فوجب علی مقلد ابی حنیفۃ ان یعمل بقوله لما نقل العلامۃ قاسم فی
تصحیحہ عن جمیع الاصولیین انه لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل
بالاتفاق انتهی اور کہا طحطاوی نے شرح در مختار مین کتاب الذبائح مین قال
بعض المفسرین وهذه الطائفۃ المسماۃ باهل السنۃ والجماعۃ
قد اجتمعت الیوم فی المذاهب الاربعۃ وهم الحنفیون والمالکیون
والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجا من هذه المذاهب الاربعۃ
فی ذلک الزمان فهو من اهل البدعۃ والنار انتهی اور کہا شیخ عبد الحق
دہلوی نے صراط مستقیم مین خانہ دین این چهار ست هر که راهی ازین راهها ودری
ازین درها اختیار نمود براهی دیگر رفتن ودری دیگر گرفتن عبث وبیهوده باشد
وکارخانہ عمل از ضبط وربط بیرون افکندن واز مصلحت بیرون افتادن است
اگر قصد سلوک طریق ورع واحتیاط دارد هم از مذهب واحد روا نیست که دلیلش احسن
واقوی وفائده اش اعم واتم واحتیاط دران اکثر واوفر بود واختیار کند وباب
رخصت ومسامحت وحیلہ اندوزی نزد واین طریق متاخران است وشنیده
نیست که این طریق مضبوط تر ومحکم تر است وگویند که طریق پیشینیان بر خلاف
این بود وپیشینیان تعیین مذهب واتباع مجتهد واحد از واجبات نمیدانستند انتهی
یعنی طریق علماء متاخرین کا وجوب تعیین مذهب واحد کا ہی بخلاف علماء

متقدمین کی کہ نزدیک وتکلیف واجبات سی نہ تھا اور کہا شاہ ولی اللہ دہلوی نی
کتاب انصاف مین باب حکایت حال الناس مین اعلم ان الناس کانوا
فی المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجمعین علی التقلید لمذہب واحد
بعینہ ثم قال وبعد المائتین ظہر فیہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم
وقل من کان لا یعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا ہو الواجب
فی ذلک الزمان انتہی پس یہ تفسیر ہی بعینہ کلام شیخ عبد الحق الدہلوی کے
اور نص صریح ہی اس مین کہ مراد متقدمین سی ماقبل دو سو کی ہی اور مراد متاخرین
سی مابعد دو سو کی پس صاف معلوم ہوا ان نقول معتبرہ معتمدہ سی کہ مذہب علماء
اہل سنت وجماعت کا وجوب تقلید مذہب امام واحد کا ہی اور کہا فتاوی
عالمگیری مین کتاب تعزیر مین حنفی ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر
کذا فی جواہر الاخلاطی انتہی کہا درمختار مین کتاب التعزیر مین ارتحل
الی مذہب الشافعی یعزر سراجیہ انتہی اور کہا قنیہ مین لیس للعامی
ان یتحول من مذہب الی مذہب یستوی فیہ الحنفی والشافعی انتہی
کہا جلال الدین سیوطی نی جزیل المواہب مین قال من مفتی المالکیۃ من
تحول الیوم من مذہبہ فبئس ما صنع انتہی اور کہا طحطاوی نی شرح
درمختار مین بحث شفق مین قال صاحب الہدایۃ فی التجنیس الواجب
عندی ان یفتی بقول ابی حنیفۃ علی کل حال انتہی اور کہا فتاوی عالمگیری
مین کتاب قضا مین ہذا کلہ فی القاضی المجتہد واما المقلد فانما ولاہ
لیحکم بمذہب ابی حنیفۃ مثلا فلا یملک المخالفۃ فیکون معزولا

بالنسبة الی ذلک الحکم هکذا فی فتح القدیر انتہی اور کہا صاحب بحر نے رسالہ مذکورہ میں قال ابن الہمام فی فتح القدیر فہذا اظہر ان الصواب ما ذہب الیہ ابو حنیفۃ وان العمل علی مقلدیہ ولجب الافتاء بغیرہ لا یجوز لہم انتہی اور کہا شیخ احمد نے تفسیر احمدی میں بیچ تفسیر ففہمناہا سلیمان کی اذا التزم احد مذہبا یجب علیہ ان یدوم علی مذہب التزمہ ولا ینتقل الی مذہب اٰخر انتہی اور کہا بحر العلوم عبد العلی نے شرح تحریر الاصول میں ولکن للعامی الانتقال فی الحکم من مذہب الی مذہب فی زماننا لا یجوز بظہور الخیانۃ انتہی اور کہا شاہ ولی اللہ دہلوی نے عقد جید میں قال فی الاحتساب لو رای الشافعی شافعیا یشرب النبیذ وینکح بلا ولی ویطاہا فلہ ان ینکرون علی کل مقلد اتباع مقلدہ وعصی بالمخالفۃ ولو رای الشافعی حنفیا یاکل الضب فلہ ان یقول اما ان تعتقد ان الشافعی اولی بالاتباع واما ان تترک ہذا انتہی اور کہا ملا علی قاری نے شرح عین العلم میں فلو التزم احد مذہبا کابی حنیفۃ او الشافعی رح فلزم علیہ الاستمرار فلا یقلد غیرہ فی مسئلۃ من المسائل انتہی اور کہا اوسی ملا علی قاری نے اپنی رسالہ میں جو مؤلف ہی جواب قفال میں بل وجب علیہ حتما ان یعین مذہبا من المذاہب اما مذہب الشافعی فی جمیع الوقایع والفروع واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفۃ وغیرہم ولیس لہ ان ینتقل من مذہب الشافعی فی البعض بہواہ ومن مذہب ابی حنیفۃ فی الباقی فایضا

لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط حاصله یرجع الی
نفی التکلیف لان مذهب الشافعی مثلا اذا اقتضی تحریم شیء و
مذهب غیره اباحة ذلک الشیء بعینه او علی العکس فهو ان شاء
مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق الحل و الحرمة وفی
ذلک اعدام التکلیف وابطال فائدته واستیصال قاعدته و
ذلک باطل انتہی یعنی اگر نکرین ہم اتباع مذہب واحد کے واجب لازم تو مباح
ہوگا یہہ کہ جاہئے اس مذہب کی روایت پر عمل کری پس اسوقت سوای مسلہ
اجماعیہ کی کوئی شخص مکلف نرہیگا نہ حلت کا اور نہ حرمت کا پس کارخانہ دین
کا برہم درہم ہوجاویگا بالکل سوای حلت اور حرمت اجماعیہ کی سب کچھ
مباح ہوجاویگا سوای امر مجمع علیہ امت کی یہہ ہی حاصل عبارت ملا علی
قاری کا پس ثابت ان نقول مذکورہ سی کہ مذہب علماء اہل سنت و جماعت کا
وجوب تقلید مذہب امام واحد کا ہی ائمہ اربعہ سے ساتھہ ادلہ مذکورہ کی یعنے
ساتھہ دلیل التلاعب کے جیسا کہ شامی نی گذاری اور ساتھہ دلیل وقوع خبط
فی الدین کی جیسا کہ شیخ عبد الغنی نی گذاری اور ساتھہ دلیل رفع تکلیف کی جیسا کہ
ملا علی قاری نی گذاری اور ساتھہ دلیل مذکور الصدر کے جیسا کہ قہستانی نے
گذاری اور ادلہ اور ہی ہین مگر طالب حق کو اسیقدر کافی و وافی ہے
اور متعصب کو کوئی قدر کافی نہین سوای جدال کرنی اور شبہہ ڈالنی کے
اور قوی تر شبہونکے اس مقام پر چار شبہہ ہین اول یہہ کہ کہا قرافی نی
اجمع الصحابة علی ان من استفتی ابا بکر و عمر و قلدهما فلہ ان یستفتی

ابا هريرة ومعاذ بن جبل وغيرهما ويعمل بقولهما من غير نكر انتهى
سو جواب سکا ملا علی قاری نے دیا اور کہا رسالہ مذکورہ مین فان قيل اليس في
عهد الصحابة كان الواحد من الناس مخيرا بين ان ياخذ في
بعض الوقايع بمذهب الصديق او كبر وفي بعض بمذهب
الفاروق قلنا انما كان كذلك دون اصول الصحابة لم يكن كافية
لعامة الوقايع وشاملة لعامة المسائل لانهم لم يتفرغوا الى تفريع
التفاريع وتمهيد الاصول وتبيين التفاصيل فلاجل الضرورة
يحل للمقلدين اتباع الصديق في بعض الوقايع واتباع الفاروق
في بعض اما في زماننا فمذاهب الائمة الاربعة كافية لمعرفة الكل
فلا ضرورة الى اتباع امامين انتهى اور طرف اسیکی اشارہ کیا شاہ ولی اللہ
نے جو وقت کہا وبعد المائتين ظهر فيهم التمذهب للمجتهدين
باعيانهم وقل من كان لا يعتمد على مذهب مجتهد بعينه وكان
هذا هو الواجب في ذلك الزمان انتهى حاصل کلام کا یہ ہے کہ قیاس
کرنا یا قبل منعقد ہونے مذاہب ائمہ اربعہ کے پر قیاس مع الفارق سو یہ غیر مقبول
ہے ہر ایک کے نزدیک اور شبہہ دوسرا یہ ہے کہ کہا قرافی نے انعقد الاجماع
على ان من اسلم فله ان يقلد من شاء من العلماء من غير نكر
انتهى تو جواب سکا یہ ہے کہ مراد علما سے ائمہ اربعہ ہیں بدلیل اجماع مذکور الصدر
کے جیسی کہ کہا شاہ ولی اللہ نے عقد جید مین باب تاکید الاخذ بهذه المذاهب الاربعة و
التشديد في تركها والخروج عنها اعلم ان في الاخذ بهذه المذاهب الاربعة

مصلحة عظيمة وفي الاعراض عنها كلها مفسدة كبيرة ونحن
نبين ذلك بوجوه انتهى پس ہوئی معنی ہکذا انعقد الاجماع علی
ان من دخل فی الاسلام فله ان یقلد من شاء واحدا من الائمة
الاربعة من غیر نکیر پس حاصل ہوگئی تطبیق اور شبہ تیسرا یہہ ہی کہ کتب اصول
مین مذکور ہی کہ ان المقلد اذا التزم مذہبا هل یجب علیه الاستمرار
ام لا فقال البعض نعم وقال البعض لا اذ لا واجب الا ما اوجبه
الله تعالی ولم یوجب ذلک علی احد سو جواب اسکا یہہ ہی کہ واجب
کی لئی دو معنی ہین ایک معنی فرض کی اور ایک ساتہہ اوس معنی کی کہ ترک اوسکا
قریب حرام کی ہو پس اختلاف بیچ معنی اول کی ہی نہ معنی ثانی مین پس حاصل
ہوگئی تطبیق بلکہ مراد یہان فقط معنی اول ہین کیونکہ یہہ عبارت کتب اصول
شافعیہ اور مالکیہ مین موجود ہین اور واجب اور فرض ایک معنی ہی نزدیک
مالکیہ اور شافعیہ کے بلکہ کتب اصول مین سب حنفیہ مالکیہ شافعیہ حنبلیہ وجوب کو
معنی فرض لیتی ہین مثلا کہتی ہین الامر للوجوب جیسا کہ مخفی نہین پوشیدہ ماہر
اصول پر پس یہہ توجیہ اگر مسلم ہو تو بہتر ہے والا پس واجب کی لئی دو معنے
ہین محتمل ہی اسکا اور اوسکا اور قاعدہ کلیہ ہے کہ اذا جاء الاحتمال
سقط الاستدلال پس حجة مخالف کی نرہی اور شبہ چوتہا یہہ ہی کہ قال
فی نوادر داؤد بن رشید عن محمد فی رجل لیس بفقیه الخ جیسا
فتاوی عالمگیری مین موجود ہی سو جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ محمول ہی اوپر
نفوذ حکم کی نہ حلت اقدام کی اور یہہ مانند اسکی ہی کہ مجتہد کو تقلید کرنے

غیر کی حرام ہی بالاجماع جیسا کہ کتب اصول مین ثبت کو رہی ہا وجود اسکے اگر حکم کریگا بہ تقلید غیر کی تو نافذ ہو جاویگا نزدیک امام کی کہ مناقب جنکی بہت ہین لیکن عجلت رخصت نہین دیتی کہ بیان کئی جاوین مگر قدری قلیل کہ بیان اسکا ضروری بیان کیا جاتا ہے کان لگا کر سنا چاہئے کہ روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لو کان الدین عند الثریا لذهب به رجل من ابناء فارس حتی یتناوله رواہ مسلم فی باب فضل فارس اور کہا شامی نی درمختار کی شرح مین مناقب امام مین قال ابن حجر المکی فی الخیرات الحسان قد وردت احادیث صحیحة تشیر الی فضل ابی حنیفة منها قوله صلعم فیما رواه الشیخان عن ابی ہریرةؓ قال قال رسول اللہ صلعم لو کان الایمان معلقا بالثریا لتناوله رجال من ابناء فارس وفی روایة مسلم عن ابی ہریرةؓ لو کان الایمان عند الثریا لذهب به رجل من ابناء فارس حتی یتناوله وفی روایة الشیخین عن ابی ہریرة والذی نفسی بیده لو کان الدین عند الثریا لتناوله رجل من فارس قال الحافظ السیوطی هذا الحدیث الذی رواه الشیخان اصل صحیح یعتمد علیه فی البشارة والفضیلة لابی حنیفة وهو متفق علی صحته انتہی اور کہا امام شامی نی کتاب اپنی مین کہ مشہور بتفسیر شامی ہی باب جامع ابواب معجزات الکون مین بعد ذکر احادیث کی قال الشیخ رحمة اللہ هذا اصل صحیح یعتمد علیه فی البشارة والفضیلة ومما جزم به شیخنا من ان ابا حنیفة هو المراد من هذا الحدیث السابق ظاهر لا شک فیه لانه لم یبلغ من ابناء فارس فی العلم مبلغه ولا مبلغ اصحابه انتہی پس متفق ہوی یہہ اکابرین یعنی جلال الدین سیوطی و محمد بن یوسف شامی و ابن حجر مکی کہ وہ ائمہ شافعیہ اور اجلئہ اہل حدیث کی مین

اسپر کہ یہ حمل کہ مذکور ہی حدیث مین وہ ابو حنیفہ ہی بس ثابت ہوا ساتھہ حدیث حق
علیہ کے کہ اصابت اجتہاد ابو حنیفہ کے سب ائمہ سی بڑہکر ہے اور دین مین امام اعظم ہے
اور سب لوگ اونکی عیال ہین جیسیکہ کہا امام شافعی نی کہ ان الناس کلھم عیال
ابی حنیفۃ فی الفقہ انتھی ذکر کیا اسکو ابن حجر مکی نی مناقب ابی حنیفہ مین اور
محمد بن یوسف نی عقود الجمان فی مناقب النعمان مین اور ابو بکر خطیب بغدادی نی
تاریخ بغداد مین اور عبد الوہاب شعرانی نی میزان اور امام ربانی مجدد الف ثانی نے
مکتوبات کی جلد ثانی مین اور شیخ عبد الحق نی صراط المستقیم مین اور علاؤ الدین
حصفکی نی در مختار مین اور خوارزمی نی مسند امام مین اور شامی نی شرح در مختار مین
حتی کہ کہا شاہ ولی اللہ دہلوی نی عقد الجید مین ثم الفتوی علی الاطلاق علی
قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ ثم بقول ابی یوسف ثم بقول
محمد ابن الحسن ثم بقول زفر والحسن بن زیاد وقیل اذا کان ابو حنیفۃ
فی جانب فالمفتی بالخیار والاول اصح اذا لم یکن المفتی مجتھدا لانہ
کان اعلم زمانہ حتی قال الشافعی الناس کلھم عیال ابی حنیفۃ
فی الفقہ انتھی اور کہا شاہ ولی اللہ نی فیوض الحرمین مین عرفنی رسول اللہ
صلعم ان فی المذھب الحنفی طریقۃ انیقۃ ھی اوفق الطرق بالسنۃ المعروفۃ
التی جمعت ونقحت فی زمانی انتھی اور کہا یحیی ابن معین نی کہ وہ امام ہی اہل
حدیث کا اور امام جرح اور تعدیل کا اور ہمقرن امام احمد بن حنبل کا اور مروی عنہ
اصحاب صحاح ستہ کے القراءۃ عندی قراءۃ حمزۃ والفقہ فقہ ابی حنیفۃ
وعلی ھذا ادرکت الناس انتہی ذکر کیا اسکو ابن خلکان نی تاریخ اپنی مین بس

پس معلوم ہوا اس سی کہ فقہ ابو حنیفہ کے مقبول اور مختار اور معمول بہ قدیماً اور حدیثاً
ہی نزدیک جمہور اہل اسلام کے اور کہا عبد الوہاب شعرانی مالکی نے میزان مین کہ کان
مذہب ابی حنیفة اول المذاهب تدوینا وکذلک کان المذاهب انقراضا
وبه قال اهل الکشف انتہی **باب دوسرا بیچ بیان دلیلون اون مسئلون**
کی کہ بعضے لوگ شبہ کرتی ہین اون مسئلون پر اگرچہ
شبہ کیے مسائل ان کی بہت ہین لیکن جن مسئلون پر شبہ قوی کرتی ہین جواب
اونکا لکہا جاوی گا اور باقی مسائل کو اسی پر قیاس کیا جاوی گا بانیطور کہ
جب قوی شبہون کا یہہ حال ہی تو اورونکا کیا ذکر ہی **مسئلہ پہلا** بیچ بیان
قلتین کے شبہ کرتی ہین بانیطور کہ روایت کی گئی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اذا کان الماء قلتین فانه لا یحمل الخبث رواه ابو داود اور روایت
کی گئی ابن عمر سی کہ کہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن
الماء یکون فی الفلاة من الارض وما ینوبه من الدواب والسباع فقال رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا بلغ الماء قلتین لم ینجسه شیء رواه ابو داود
پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر جبکہ ہو پانی بقدر قلتین کی تو ناپاک نہو گا
جیسا کہ مذہب امام شافعی کا ہی اور ہمین نہین معلوم ہوا ہی کہ امام اعظم نے کس
حدیث سی سند پکڑی ہی کہ یہہ پانی قلتین کا ناپاک ہو جاتا ہی **جواب** اسکا
یہہ ہی کہ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
اذا استیقظ احدکم من نومه فلا یغمس یده فی الاناء حتی یغسلها ثلثا
فانه لا یدری این باتت یده متفق علیه کما نووی نے بیچ صحیح مسلم کی بیچ

کی ان اهل الحجاز کانوا یستنجون بالاحجار فاذا نام احدهم عرق فلا آمن
النائم من ان یطوف یده علی ذلک الموضع النجس فاذا وقع یده علی ذلک الموضع
النجس تنجس یده فاذا غمس یده تنجس ماؤه انتہی اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری
ثم یغتسل فیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات متفق علیہ اور
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم
فلیرقہ ثم لیغسلہ سبع مرات رواہ مسلم اور روایت ہی عطا سے ان حبشیا وقع
فی زمزم فمات قال فامر ابن الزبیر ان ینزف ماء زمزم قال فجعل الماء لا ینقطع
قال فنظر فاذا هو عین تنبع من قبل الحجر الاسود قال ابن الزبیر حسبکم رواہ
ابو بکر ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ اور روایت ہی ابن عباس سے ان زنجیا وقع فی
زمزم فمات قال فانزل الیہ رجل فاخرجہ ثم قال انزحوا ما فیہا من ماء زمزم
قال للذی فی البیر ضع دلوک من قبل العین التی تلی البیت او الرکن فانہا من
عیون الجنۃ رواہ ابو بکر ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ اور روایت ہی ابن عباس و
ابن الزبیر سے امر بنزح ماء زمزم عند وقوع زنجی وموتہ فیہ رواہ الدار قطنی
اور روایت ہی کہ ان زنجیا وقع فی بیر زمزم فمات فیہا فامر ابن عباس
وابن الزبیر ان اخرج وامرا ان ینزح قال فغلبتہم عین جاءت
من الرکن فامر بہا فدسمت بالقباطی والمطارف حتی نزحوہا و
الصحابۃ متوافرون من غیر نکیر ولم ینکر منہم احد وکان

ذلك الافتاء بعض الصحابة ولم ينكر منهم احد رضی الله تعالی عنهم رواه الطحاوی اور روایت کیا ابو بکر بن شیبہ نے خالد بن سلمہ سے ان علیا رضی الله تعالی عنه سئل عن بال فی بیر قال ینزح یعنی تحقیق علی رضو پوچھی گئی اونکی حال سی کہ پیشاب کیا کنوین مین فرمایا کہ کہیچا جاوی یعنی سارا پانی اوسکا پس یہہ حدیثین صحیح کہ بعض اونکی متفق علیہ ہین اور بعضی غیر متفق علیہ ہین صریح دلالت کرتی ہین اسپر کہ پانی اور پانی کا نجس ہو جاتا ہی نجاست کی پڑنی سی اور یہہ پانی عام ہی شامل ہی قلیل کو اور کثیر کو برابر ہی کہ کم ہو قلتین سی یا زیادہ یا برابر پس واقع ہوا تعارض درمیان حدیثون قلتین کی اور درمیان ان حدیثون صحیحون کے پس ضرور ہوا یہہ کہ ترجیح دیوین حدیثون صحیحہ کو اوپر ضعیفون کی اور عمل کیا جاوی ان حدیثون صحیحہ پر اسلئے کہ مدار نماز کا کہ ستون ہی دین کا اوپر پانی طاہر کی ہے کہ اوسی سی غسل اور اوسی سی وضو اور اوسی سی پاکی کپڑی کی اور مکان کی ہوتی ہی اور اوسیکو پیتی ہین وغیرہ ذلک پس کہتی ہین ہم کہ حدیث قلتین کی نہین ہی قابل سند کی اور قابل عمل کرنیکے مقابل ان حدیثون صحیحہ کی ساتھ چار وجہ کے **وجہ اول** یہہ ہے کہ تحقیق حدیث قلتین کی ضعیف ہی کہ ضعف بیان کیا اوسکا ایک جماعت نی محدثین مین سی جیسا کہ کہا زیلعی نے بیچ شرح کنز الدقایق کی کہ ان حدیث قلتین ضعیف ضعفه جماعة من المحدثین حتی قال البیهقی من الشافعیة انه غیر قوی وترکه الغزالی والرویانی

معشر ۃ اتباعہما للشافعی رحمہم اللہ لضعفہ انتہی کلام الزیلعی
اور کہا شیخ کمال الدین نے بیچ فتح القدیر کے ہذا الحدیث ضعیف
من ضعفہ الحافظ ابن عبد البر والقاضی اسمعیل ابن ابی اسحاق
وابو بکر ابن العربی المالکیون انتہی کلام ابن الہمام اور کہا صاحب
قاموس نے کہ وہ شافعی مذہب ہے بیچ سفر السعادت کی کہ حاصل اوسکا
یہہ ہے ضعفہ بعض المحدثین وصححہ بعضہم انتہی اور کہا بیچ کتاب
مفید کے مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الشَّافِعِيُّ مِنْ حَدِيْثِ قُلَّتَيْنِ مَذْهَبٌ
ضَعِيْفٌ انتہی اور کہا دبوسی نے اپنی کتاب اسرار مین وَهُوَ حَدِيْثٌ
ضَعِيْفٌ انتہی اور کہا صاحب ہدایہ نے بیچ ہدایہ کے اَنَّهُ ضَعِيْفٌ
ضَعَّفَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ انتہی اور کہا علی ابن مدینی نے کہ وہ امام ہے اماموں
حدیث کی ہی اور شیخ ہی بخاری وغیرہ کا اَنَّهُ لَمْ يَثْبُتْ هٰذَا الْحَدِيْثُ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَلَهُ الشَّيْخُ عَبْدُ
الْحَقِّ فِي شَرْحِ الْمِشْكٰوةِ الْعَرَبِيِّ وَالْفَارِسِيِّ اور حاصل کلام کا یہہ ہے
کہ محققین حنفیہ اور مالکیہ متفق ہوئی ہین اوپر ضعف اس حدیث قلتین کے
اگرچہ مختلف ہین بیچ بیان کرنی وجہ ضعف کے اور وجہ دوسری
یہہ ہی کہ یہہ حدیث قلتین کی مخالف اجماع صحابہ کے ہے جیسا کہ
کہا شیخ عبد الحق نے بیچ شرح مشکوۃ وغیرہ کے قَالَ عَلِيُّ ابْنُ مَدِيْنِيْ وَ
هُوَ اِمَامُ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ وَشَيْخُ الْبُخَارِيِّ اِنَّهُ مُخَالِفٌ لِاِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ
فَاِنَّ الزِّنْجِيَّ وَقَعَ فِيْ بِئْرِ زَمْزَمَ فَاَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ

بشرح الماءِ کلِہٖ بحضورِ الصحابۃِ ولم ینکر منھم احدٌ انتہی اور کہا
طحاوی نی وکان ذلک الافتاء بمحضرِ الصحابۃِ ولم ینکر منھم احدٌ
انتہی اور کہا شیخ نی بیچ لمعات شرح مشکوۃ کی وکان ذلکَ بمحضرِ الصحابۃ
ولم یظھر من احدِھم الانکار فیکون حدیث قلتین مخالفِ الاجماعِ
انتہی اور تیسری وجہ یہہ ہی کہ حدیث قلتین کی مضطرب ہی یعنی الفاظ
اور معانی اسکی مخالف ہین آپس مین اسلئی کہ ایک روایت عبداللہ بن عمر سے
یہہ ہی کہ کہا سُئِلَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم عنِ الماءِ یکونُ فی الفلاۃِ
من الارضِ وما ینوبُہٗ من الدوابِّ والسّباعِ فقالَ اِذا کانَ الماءُ قلّتینِ
لم یحملِ الخبثَ رواہُ الترمذیُّ والنّسائیُّ وابوبکرٍ وابو داؤدَ واحمدُ
پس یہہ حدیث کہ روایت کیا ان محدثون نی دلالت کرتی ہی اسپر کہ جبکہ ہو
پانی قدر قلتین کی نہ اوٹہاسکی کا نجاست کو پانی سی یعنی نجس ہو جاویگا جیسا کہ
مقتضا ہی ان حدیثون کا کہ اوپر مذکور ہوئین اسلئی کہ معنی حمل کی لغت مین اور
قران شریف مین اوٹہانیکی ہین کہا بیچ منتخب اللغات وغیرہ کے الحمل م
برداشتن انتہی اور فرمایا اللہ تعالی نی وحملہٗ وفصالہٗ ثلثون شھرًا ط
اور اور جای فرمایا ہی مثلُ الّذینَ حُمّلوا التّوراۃَ ثمَّ لم یحملوھا کمثلِ
الحمارِ یحملُ اسفارًا ط اور دوسری روایت عبداللہ بن عمر سے یہہ ہے
قال قالَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم اِذا کانَ الماءُ قلّتینِ لم
ینجسہٗ شیءٌ رواہُ ابنُ ماجۃَ وابو داؤد پس یہہ روایت دلالت کرتی ہی
اسپر کہ جبکہ پڑی پانی قلتین مین کچھ نجس چیز تو ناپاک نہین ہونی کا سو یہہ معنے مخالف

اِن ہلی حدیث کی معنی کو باعتبار معنے الفاظ کے اور شرح یہ روایت عبداللہ بن عمر سے یہہ ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ پس یہہ روایت مشتمل ہی شک پر کہ دو قلی فرمائی ہین یا تین قلی پس یہہ روایت مخالف ہوئی دونون روایتون پہلی کو اور نہ معلوم ہوا کہ حضرت نی دو قلی فرمائی ہین یا تین اور چوتہی روایت عبداللہ بن عمر سی یہہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اِذَا كَانَ الْمَاءُ اَرْبَعِيْنَ قُلَّةً لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ رَوَاهُ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ اور کہا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر مین قَدْ وَقَعَ الْاِضْطِرَابُ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ فَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ لَفْظُ قُلَّتَيْنِ وَفِي بَعْضِهَا ثَلٰثُ قِلَالٍ وَفِي بَعْضِهَا اَرْبَعِيْنَ قُلَّةً وَفِي بَعْضِهَا اَرْبَعِيْنَ غَرْبًا اِنْتَهٰى اور مانند اسکے کہا ملا علے قاری نے شرح مشکوۃ مین پس ثابت ہوا ان روایتون سی اضطراب اس حدیث کا **اور چوتھی وجہ یہہ ہے** کہ لفظ قلہ کا مشترک ہی درمیان معانی کثیرہ کے اسواسطے کہ کہا جاتا ہے قلہ واسطے اوس چہوٹی سی لکڑی کی کہ کہیلتے مین ساتہہ اوسکے لڑکے ساتہہ مارنے ایک لکڑے لنبے کے اوپر کہ یہان اوسکو گلّے کہتے مین اور یہہ معنے محقق کے ہین اور کہا جاتا ہے واسطے قبضہ تلوار کے اور کہا جاتا ہی قلہ واسطے اوس چیز کے بانی ہتی مین ساتہہ اوسکے اور کہا جاتا ہی قلہ اوس چیز کو کہ ہلکا جاتا ہی اوسکو اونٹ اور کہا جاتا ہے قلہ حب کو یعنی بڑی مٹکی کو اور کہا جاتا ہی قلہ حرہ کو یعنے ٹہلیا کو اور کہا جاتا ہے

ترجیح دی جاتی ہیں اور حدیث الماء طہور لا یخبثہ شیء کی باین طور کہ قاعدہ مقرر
ہو چکا ہی بیچ علم اصول کی کہ جبکہ متعارض ہوں دو حدیثیں آپس میں اور چاہے
ایک اونمیں اباحت کو اور دوسری حرمت کو تو ہوتا ہی عمل ساتہہ اوس حدیث کے
کہ چاہتی ہی حرمت کو نہ ساتہہ اوس حدیث کی کہ چاہتی ہی اباحت کو پس حدیث
الماء طہور الخ کی چاہتی ہانیکی مباح ہونیکو اور حلال ہونیکو اگرچہ ایک جلو ہو اور وہ
احادیث صحیحہ مذکورہ چاہتی ہیں حرمت اور نجاست اسکی کو پس ہوگئی حدیث الماء
طہور لا یخبثہ متروک العمل ساتہہ اون حدیثوں صحیحہ مذکورہ کی اور باقی رہیں وہ
احادیث مذکورہ خالی تعارض سی لیکن جبکہ منعقد ہوا اجماع امت کا اسپر کہ حکم پانی
کثیر کا حکم پانی جاری کا ہی پس حدیث لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِی
لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ کی نہ باقی رہی اوپر عموم اپنی کی پس ہوگئی تابع
اون احادیث صحیحو نکی کہ مذکور ہیں بیچ حکم آبار اور بیر کے پس واجب ہوا حکم کرنا
ساتہہ طہارت اوس پانی کی کہ وہ زیادہ اور فوق ہو مقتضای ان حدیثوں صحیحہ
کی سی جبکہ نہوئی کوئی تقدیر کسی امام کی بیچ باب پانی کی فوق مقتضای ان احادیث
کی سوای تقدیر ابی حنیفہ اور اتباع اونکی کی اور تہا اجماع منعقد اوپر باطل ہونی
اوس عمل کی کہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کے تو ہوئی تقدیر ابی حنیفہ اور اتباع اونکی کے
صحیح اور مطابق ساتہہ ان حدیثوں صحیحہ کی اور اجماع مذکور کے اور تقدیر فوقانی
یہہ ہی کہ کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیچ کتاب اپنی کی کہ نام اوسکا مصنف ہے

حدثنا اَبُو مُعَاوِیَۃَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلْقَمَۃَ اَنَّہُ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ بِرٍ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْکِلَابَ تَلِغُ

ئِهِ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسِّبَاعِ
مَا اَخَذَ فِيْ بَطْنِهِ وَالْكَلْبِ مَا اَخَذَ فِيْ بَطْنِهِ فَاشْرَبُوْا وَتَوَضَّؤُا قَالَ
اَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا بَاْسَ بِهِ اِذَا كَانَ عَشْرًا فِيْ عَشْرٍ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ
وَرِيْحُهُ وَلَوْنُهُ وَتَوَضَّؤُا بِهِ اِنْتَهٰى كَلَامُ اَبِيْ بَكْرٍ اور یہی ہی مذہب
امام ابی حنیفہ اور ابو یوسف اور امام محمد کا اور کہا ہدایہ مین اسی پر فتوی ہے
اور موافق مذہب امام اعظم کی مذہب ہی امام احمد بن حنبل کا بیچ نجاست کے
جیسا کہ ہی بیچ ترجمہ مشکوۃ کے کہ شیخ کا ہے اور ارکان اربعہ مین کہ مولانا
عبد العلی کی ہی مسئلہ دوسرا بیچ بیان وقت مستحب فجر کے
شنہ کرتے مین باین طور کہ روایت ہی حضرت عائشہ سے كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ
يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ
بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلٰوةَ مَا يُعْرَفْنَ
اَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ پس یہ حدیث صحیح صریح دلالت
کرتی ہی اسپر کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم فراغت پاتی تہی نماز فجر سے
اندہیرے مین جیسا کہ مذہب امام شافعی اور امام احمد اور اسحق وغیرہم کا ہے
اور ہمین نہین معلوم ہوا کہ امام اعظم نی کس حدیث سی سند پکڑی ہی اور مستحب
ہونی اسفار کی وقت فجر مین سو جواب اوسکا یہہ ہی کہ روایت ہی عبد اللہ
بن مسعود سی کہ فرماتی تہی مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى
صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى
الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ

بن مسعود سی کہ فرمایا مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلّٰی صَلٰوۃً اِلَّا لِمِیْقَاتِہَا اِلَّا صَلٰوتَیْنِ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ
وَصَلَّی الْفَجْرَ یَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِیْقَاتِہَا بِغَلَسٍ رواہ مسلم اور روایت ہی
ابی اسحاق سی کہ کہا اونسی سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ یَقُوْلُ حَجَّ
عَبْدُ اللّٰہِ فَاَمَرَنِیْ عَلْقَمَۃُ اَنْ اَلْزَمَہٗ فَلَمَّا کَانَ لَیْلَۃُ مُزْدَلِفَۃَ وَطَلَعَ
الْفَجْرُ فَقَالَ اَقِمْ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ ہٰذِہٖ لَسَاعَۃٌ مَا
رَاَیْتُ تُصَلِّیْ فِیْہَا قَطُّ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ لَا یُصَلِّیْ ہٰذِہِ السَّاعَۃَ اِلَّا ہٰذِہِ الصَّلٰوۃَ فِیْ ہٰذَا الْمَکَانِ
مِنْ ہٰذَا الْیَوْمِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ہُمَا صَلٰوتَانِ تُحَوَّلَانِ صَلٰوۃُ
الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا یَاْتِی النَّاسُ مُزْدَلِفَۃَ وَصَلٰوۃُ الْغَدَاۃِ بَعْدَ
اَنْ یَّبْزُغَ الْفَجْرُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِکَ
رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ فِیْ مَعَانِی الْاٰثَارِ اور روایت ہی عبدالرحمن بن یزید
سی کہ کہا اونسے خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِلٰی مَکَّۃَ فَصَلَّی
الْفَجْرَ یَوْمَ النَّحْرِ حِیْنَ سَطَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ہَاتَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِہِمَا فِیْ
ہٰذَا الْمَکَانِ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ وَصَلٰوۃَ الْفَجْرِ ہٰذِہِ السَّاعَۃَ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ
فِیْ مَعَانِی الْاٰثَارِ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ رَوَاہُ
الطَّحَاوِیُّ بِاَسَانِیْدَ مُتَعَدِّدَۃٍ اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نَوِّرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ
اَلطَّحَاوِیْ اور روایت ہی ابی بکر صدیق سے کہ روایت کے بلال سے وہون نے
روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نَوِّرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ
لِلْاَجْرِ رَوَاهُ الطَّحَاوِیْ اور کہا محلی شرح موطا مین بروایت طبرانی کے
نَوِّرْ یَا بِلَالُ بِالْفَجْرِ قَدْرَ مَا یُبْصِرُ الْقَوْمُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِمْ وَبِهٖ قَالَ الْاِمَامُ
اَبُوْحَنِیْفَةَ وَاَصْحَابُهٗ وَهِیَ رِوَایَةٌ عَنْ اَحْمَدَ وَهِیَ مِمَّا یَشْهَدُ لَهٗ
عَمَلُ اَکْثَرِ الصَّحَابَةِ بِالْاِسْفَارِ انتہی اور روایت ہی رافع بن خدیج سے
کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ روایت کی یہہ نسائی
نی اور روایت ہی محمود بن لبید سے کہ وہ روایت کرتی ہین اپنی قوم کی لوگون
سی کہ وہ انصار ہین یہہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اَسْفِرُوْا
بِالصُّبْحِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ روایت کی یہہ نسائی نی اور محمود بن لبید
صحابی ہین صغیر اور ایک روایت مین ہی لبید سے کہ وہ روایت کرتی ہین کتنی
شخصون سی اپنی قوم سی کہ وہ انصار ہین اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے سے اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ
علیہ وسلم نی اَسْفِرُوْا بِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلثَّوَابِ روایت کے یہہ
ابوحنیفہ نے مسند اپنی مین اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ کہا سنا مینے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ
لِلْاَجْرِ روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا ترمذی نی حَدِیْثُ رَافِعِ ابْنِ خَدِیْجٍ
حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ قَدْ رَاٰی غَیْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ

النبي صلى الله عليه وسلم والتابعين الاسفار انتهى اور روايت
كى رافع بن خديج نے كہ فرمايا رسول خدا صلے الله عليه وسلم نے اسفروا بالفجر
فانه اعظم للاجر رواه ابو بكر بن ابي شيبة في مصنفه يعنے روايت
كيا اسكو ابو بكر بن شيبه نے اپنى كتاب ميں كہ نام اوسكا مصنف ہے اور كہا
وفي الباب عن المغيرة بن شعبة وتميم وعلي والحسن بن علي وابي
الدرداء وابن مسعود وفي الباب كثير من التابعين ذهبوا اليه
منهم ابراهيم وعبد الرحمن بن يزيد وزيد ابن اسلم وسويد
بن علقمة وسعيد بن جبير وعن الاعمش كان اصحاب عبد الله
يسفرون بالفجر انتهى كلام ابي بكر اور روايت ہے ابرہيم نخعى سے كہا
ما اجتمع اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم على شيء ما اجتمعوا
على التنوير بالفجر رواه ابو بكر بن ابي شيبة في مصنفه روايت
كى حماد سے كہ كہا ابراہيم نے كہ لم يجتمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه
وسلم على شيء كاجتماعهم على التنوير في الفجر والتعجيل في المغرب
رواه ابو حنيفة في مسنده اور روايت ہے اعمش سے كہ كہا ابراہيم نے
ما اجتمع اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم على شيء ما اجتمعوا
على التنوير رواه الطحاوي في معاني الآثار وقال الطحاوي فاخبر
ابراهيم انهم كانوا قد اجتمعوا على ذلك فلا يجوز عندنا والله
اعلم اجتماعهم على خلاف ما قد كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم الا بعد النسخ انتهى پس يہ حديثين صحيح كہ شتمل ہيں اوپر كرنے

آنحضرت کی اور فرمانی آنحضرت کی صریح دلالت کرتی ہیں اوپر مستحب ہونے
اسفار کی یعنی اوجالے میں پڑہنا نماز فجر کو اور یہی قول ہی امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف
اور محمد اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری اور اعمش اور شعبہ اور حماد اور اسود
اور علقمہ اور سوید بن علقمہ اور سعید بن جبیر اور زید بن اسلم اور عبد الرحمن بن زید
اور سوای انکی کا رحمہم اللہ اور اسی پر ہیں اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم جیسا کہ کہا محلی
شرح موطا کی میں پس حدیث تغلیس کی منسوخ ہوئی ساتھ ان حدیثوں صحیحہ کے
کہ مشتمل ہیں اوپر قول و فعل آنحضرت کی یا یہہ کہ محمول ہی اوپر اندہیری مسجد کے
نا اوپر اندہیری میدان کی جیسا کہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث عبد اللہ بن مسعود
کی کہ روایت کیا اوسکو بخاری اور مسلم اور طحاوی نے جو کہ اوپر گذری اور کہا
ملا علی قاری نے بیچ شرح موطا امام محمد کے رَوَى الطَّحَاوِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا اجْتَمَعَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مَا اجْتَمَعُوا عَلَى التَّنْوِيرِ وَلَا يَجُوزُ اجْتِمَاعُهُمْ عَلَى خِلَافِ
مَا عَلِمُوا فَهِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَلْزَمُ كَوْنُهُ يَنْسَخُ
التَّغْلِيسَ الْمَرْوِيَّ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ الْمَذْكُورِ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ
كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ
مِنَ الْغَلَسِ مَا حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ فَظَاهِرٌ فِيمَا ذَهَبْنَا
إِلَيْهِ وَهُوَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى
صَلٰوةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ
وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا مَعَ أَنَّهُ كَانَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِجْمَاعًا

فعلم ان المراد بقول مُبقا لها الذي اعتاد الاداء فيه لانه عليه
يومئذ لمحمد وقت الوقوف فافاد ان المعتاد كان غير التغليس
انتهى كلام القاري مسئلہ تیسرا بیچ وقت مستحب ظہر کے
شبہ کرتی ہین یہہ کہ روایت کی گئی انس بن مالک سی کہ کہا کنا نصلی
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في شدة الحر فاذا لم يستطع احدنا
ان يمكن جبهته من الارض بسط ثوبه فسجد عليه رواه مسلم
اور روایت ہی خباب سی کہ کہا اتينا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فشكونا اليه حر الرمضاء فلم يشكنا رواه مسلم پس یہہ حدیثین دلالت
کرتی ہین اسپر کہ پڑہتی تہی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی شدت گرمی مین
ہی اول وقت اور نہ سنا شکوی صحابہ کا اور ساتہہ اسکی قایل ہوئی ہی ایک جماعت
اون مین سی بعض اصحاب شافعیہ کی ہی ہین اور نہین مستحب جانتی ہین ابراد کو
یعنی ٹہنڈی وقت مین پڑہنی کو سو جواب وسکا یہہ ہی کہ روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوة
فان شدة الحر من فيح جهنم متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ابردوا عن الحر في الصلوة فان
شدة الحر من فيح جهنم رواه مسلم اور روایت ہی عبد الرحمن اعرج
وغیرہ سے کہ وہ روایت کرتی ہین ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نی اذا اشتد الحر آخر تک کہ جو اوپر گذری روائت
کی بخاری نی اور روایت ہی انس بن مالک سی کہ کہا اونہون نی کان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اشْتَدَّ البَردُ بَکَّرَ بِالصَّلٰوۃِ وَاِذَا
اشْتَدَّ الحَرُّ اَبرَدَ بِالصَّلٰوۃِ روایت کی اسکو بخاری نی اور روایت ہی انس
بن مالک سی کہ کہا کَانَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اشْتَدَّ
البَردُ بَکَّرَ بِالصَّلٰوۃِ وَاِذَا اشْتَدَّ الحَرُّ اَبرَدَ بِالصَّلٰوۃِ رواہ الطحاوی
فِی مَعَانِی الآثَارِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا کَانَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا کان الحر ابرد بالصلوۃ واذا کان البرد عجل رواہ النسائی
اور روایت ہی ابی خلدہ سی کہ کہا کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا کَانَ الشِّتَاءُ بَکَّرَ بِصَلٰوۃِ الظُّہرِ وَاِذَا کَانَ الصَّیفُ اَبرَدَ بِھَا رواہ
الطحاوی فِی مَعَانِی الآثَارِ اور روایت ہی ابی مسعود سی اَنَّہٗ رَاٰی رسول
اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یُعَجِّلُھَا فِی الشِّتَاءِ وَیُؤَخِّرُھَا فِی الصَّیفِ رواہ
الطحاوی اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سیے کہ کہا کُنَّا نُصَلِّی مَعَ رَسُولِ اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الظُّہرِ بِالتَّہجِیرِ ثُمَّ قَالَ اَبرِدُوا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ
شِدَّۃَ الحَرِّ مِن فَیحِ جَہَنَّمَ رواہ ابن ماجۃ والطحاوی اور روایت ہے
ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی اِذَا اشْتَدَّ الحَرُّ
فَاَبرِدُوا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الحَرِّ مِن فَیحِ جَہَنَّمَ روایت کی یہ ترمذی نی
اور کہا ترمذی نی وَفِی البَابِ عَن اَبِی سَعِیدٍ وَاَبِی ذَرٍّ وَاَبِی مُوسٰی وَابنِ
عَبَّاسٍ وَالمُغِیرَۃِ بنِ شُعبَۃَ وَابنِ عُمَرَ وَصَفوَانَ وَحَدِیثُ اَبِی ھُرَیرَۃَ حَدِیثٌ
حَسَنٌ صَحِیحٌ انتہی کلام الترمذی اور روایت ہی ابوسعید خدری سیے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی اَبرِدُوا یَعنِی الظُّہرَ فَاِنَّ شِدَّۃَ

الحر من فیح جھنم رواہ ابو بکر بن ابی شیبۃ فی مصنفہ اور کہا ابو بکر
نے وفی الباب عن ابی ہریرۃ وابی ذر وابی موسیٰ وابی محذورۃ
وصفوان وعمر انتہی کلام ابی بکر پس یہ حدیثیں صحیحہ کہ شتمل ہیں اوپر
فعل اور امر آنحضرت کی صریح دلالت کرتی ہیں اوپر مستحب ہونے ابراد کے
یعنے ٹھنڈے وقت پڑھنا نماز ظہر کو موسم گرمی میں اور یہی مذہب ہے
امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد اور امام مالک اور شافعی اور امام احمد کا
اور یہی مذہب ہے جمہور صحابہ اور تابعین کا کہا نووی نے بیچ شرح مسلم کے
والصحیح استحباب الابراد بہ وبہ قال جمہور العلماء وھو المنصوص
للشافعی وبہ قال جمہور الصحابۃ لکثرۃ الاحادیث الصحیحۃ فیہ
المشتملۃ علی فعلہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر بہ فی مواطن
کثیرۃ انتہی کلام النووی اور کہا عینی نے بیچ عمدۃ القاری شرح صحیح
بخاری کی ذکر اھل النقل عن الامام مالک انہ کرہ ان تصلی الظہر
فی اول الوقت وکان یقول ھی صلوۃ الخوارج انتہی کلام العینی پس
حدیث تعجیل کے منسوخ ہیں یعنی استحباب اول وقت کا گرمی میں منسوخ ہے ساتھ
ان حدیثوں صحیحہ کی کہ شتمل ہیں اوپر فعل اور امر کرنے آنحضرت کے اور دلیل
اسکے نسخ کے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی ہے کہ جو اوپر مذکور ہوئی جیسا کہ
کہا طحاوی نے معانی الآثار میں ھکذا السنۃ عندنا فی صلوۃ
الظہر علی ما ذکرہ ابو مسعود وانس من صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ولیس فیما قدمنا ذکرہ فی الفصل الاول ما یجب بہ

خلافی شیٔ مِنْ هٰذَا اِلَّا اَنَّ حَدِیْثَ اُسَامَۃَ وَعَائِشَۃَ وَخَبَّابٍ فِی اِبْرَادَۃِ
کُلِّهَا عِنْدَنَا مَنْسُوْخَۃٌ بِحَدِیْثِ الْمُغِیْرَۃِ الَّذِیْ رَوَیْنَاهُ فِیْ فَصْلِ الْاٰخِرِ انتہی
کلام الطحاوی اور یہہ جو بعضی لوگ کہتی ہین کہ مراد ابرادسی اول وقت ظہر کا ہی
کہ اوسوقت گرمی کم ہوتی ہی اور پہر زیادہ ہوجاتی ہی سو یہہ کہنا مردود ہی
ساتہہ حدیثون صحیحہ کی کہ اون مین سی حدیث ابی مسعود اور حدیث انس و حدیث
ابی خلدہ کی ہین کہ جو اوپر گذرین اور حدیث ابو سعید خدری کی کہ کہا اونہون
نی اَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ
اِنْتَظِرْ اِنْتَظِرْ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا
عَنِ الصَّلٰوۃِ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ والمسلم والبخاری بطرق کثیرۃ اور حدیث
بریدہ کی اور ابی موسی کی کہ جو آگی مذکور ہونگی وہ بہی رد کرتی ہین مراد مذکور کو
اور ملا علی قاری نی بہی رد کیا ہی مراد مذکور کو مرقات شرح مشکوٰۃ مین اور جو
طبیعت سلیمہ رکہتا ہوگا وہ اس مراد کو واہی جانیگا کہ تجربہ کی خلاف ہی مسئلہ
چوتھا بیان آخر وقت ظہر کا شبہ کرتی ہین باینطور کہ روایت ہی عبد اللہ
بن عباس سی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِیْ جِبْرَئِیْلُ عِنْدَ الْبَیْتِ
مَرَّتَیْنِ فَصَلّٰی الظُّهْرَ فِی الْاُوْلٰی مِنْهُمَا حِیْنَ کَانَ الْفَیْءُ مِثْلَ الشِّرَاکِ
ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ
وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَاَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ
ثُمَّ صَلَّی الْفَجْرَ حِیْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَی الصَّائِمِ وَصَلَّی الْمَرَّۃَ
الثَّانِیَۃَ الظُّهْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ

حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهَا الْاَوَّلِ ثُمَّ
صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ اَسْفَرَتِ
الْاَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ
مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ
مَعْنَاهُ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِمُ فِيْ مُسْتَدْرَكِهٖ وَقَالَ صَحِيْحٌ
وَكَمْ صَحِيْحٍ جَاءَ پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ وقت ظہر کا بعد زوال
کی آدمی کی سایہ کی برابر تک ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی اور امام احمد
بن حنبل کا اور ہم نہین جانتی کہ امام اعظم نی کس حدیث سی معلوم کیا کہ وقت ظہر
کا اس مثل کی بعد باقی رہتا ہی سو جواب اس شبہ کا چار طریق سی ہی **طریق
اول** یہہ ہی کہ روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم
نی اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ
الْمُسْلِمُ وَالْبُخَارِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ وَغَيْرُهُمْ مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ پس خبر دی ابوہریرہ
نی اس حدیث مین کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جب بہت ہو گرمی
ٹھنڈی وقت مین پڑھو نماز ظہر کو پھر بیان کیا ابوہریرہ نی اس ٹھنڈی وقت
کو بیچ حدیث عبد اللہ بن رافع کے اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ
فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا اُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ
اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ روایت کیا اسکو امام مالک نے اپنی موطا مین اور امام
محمد نی اپنی موطا مین پس یہہ حدیث صریح دلالت کرتے ہے اوپر باقی رہنے
وقت ظہر کے بعد ہو جانے سایہ آدمی کے برابر اوسکے بقدر ادا کرنے نماز ظہر کے

اور بوجہ مسنون کی پہلی ہوئی وقت اخیر ظہر کی اور یہہ قدر ہے کہ یون ہی کہ پہلی پڑہی گا چار رکعت سنت ظہر کی پہر چار رکعت فرض کی پہر دو رکعت سنت ظہر کی بوجہ مسنون کی اور مسبوق آجاوی تو وہ بہی بوجہ مسنون کے دس رکعت ادا کرسکی پہلی آنی آخر وقت ظہر کے تو معلوم ہوا کہ میں رکعت یہی قدر بوجہ مسنون بعد ایک مثل کی پڑہ سکتا ہی پہلی آنی آخر وقت ظہر کے اہمین قریب وہ مثل کی وقت آجاویگا پس اس حدیث سی دو باتین ثابت ہوئین ایک تو یہہ کہ وقت ظہر کا بعد ایک مثل کی باقی رہتا ہی قطعا اور دوسرے یہہ کہ ثابت ہوا وقت ظہر کا دو مثل تک دلالۃً اور یہہ حدیث بیان ہی حدیثون ابراد کی کا پس سب حدیثون ابراد کا یہہ حکم ہوا اسیواسطے ہماری علماء رحمہم اللہ دلیل پکڑتی ہین ابراد کی حدیثون سی اس مسئلہ پر اور دوسرا طریق جواب شبہ کا یہہ ہے کہ روایت ہی عبداللہ بن عمر سے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُکُمْ وَمَثَلُ اَھْلِ الْکِتَابِ کَرَجُلٍ اسْتَاْجَرَ اُجَرَاءَ فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ غُدْوَۃٍ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَھُوْدُ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ نِصْفِ النَّھَارِ اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰی ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنَ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغِیْبَ الشَّمْسُ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ فَاَنْتُمْ ھُمْ فَغَضِبَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصٰرٰی فَقَالُوْا مَا لَنَا کُنَّا اَکْثَرَ عَمَلًا وَّاَقَلَّ عَطَاءً فَقَالَ ھَلْ نَقَصْتُکُمْ مِّنْ حَقِّکُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَذٰلِکَ فَضْلِیْ اُوْتِیْہِ مَنْ اَشَاءُ روایت کیا اسکو بخاری نی اور مسلم نی اور ترمذی وغیرہم نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت

کیاہی اسکو بخاری نی طرق کثیرہ سی اور مراد من صلوۃ العصر الخ سی وقت
عصر کاہی جیساکہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث ابی موسی کی کہ کہا فرمایا
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی مَثَلُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَمَثَلِ
رَجُلٍ اِسْتَاْجَرَ قَوْمًا یَعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلًا اِلَی اللَّیْلِ فَعَمِلُوْا اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ
فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا اِلٰی اَجْرِکَ فَاسْتَاْجَرَ اٰخَرِیْنَ فَقَالَ اَکْمِلُوْا بَقِیَّةَ
یَوْمِکُمْ وَلَکُمُ الَّذِیْ شَرَطْتُ فَعَمِلُوْا اِذَا کَانَ حِیْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ آخر
حدیث تک روایت کیا بخاری نی پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ
وقت ظہر کا بہت زیادہ ہی وقت عصر سے جیساکہ دلالت کرتا ہی اسپر
صیغہ افعل التفضیل کا یعنی لفظ اکثر کا کہ وہ مشتق ہی لفظ کثرت سی کہ کثرت بمعنے
بہت کی ہی پس کثرت کی تفضیل سی نہایت کثرت معلوم ہوتی اور یہہ معنی
نہین حاصل ہوتی مین مگر باین طور کہ دو ثلث وقت ظہر کا ہو اور ایک ثلث
وقت عصر کا جیساکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اونکا اقل عطاء یعنی قیراط
کو اقل ٹہیرایا اور دو قیراط کو اکثر اسطور ٹہیرایا جاوی دو ثلث وقت کو
اکثر اور ثلث وقت کو اقل پس ہوجاوی گا وقت ظہر کا سوای مثل کے
دو مثل تقریبا اور تیسرا طریق جواب شبہ کا یہہ ہی کہ روایت ہے ابی ذر سے
کہ کہا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ یُّؤَذِّنَ
لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ
ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَهٗ اَبْرِدْ حَتّٰی سَاوَی الظِّلُّ التُّلُوْلَ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ روایت کیا اسکو بخاری نی

بہون کے سبب فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شدت گرمی کی بہاپ جہنم سے ہے ۱۲ ظ

پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ وقت ظہر کا دو مثل تک ہی سوای سایہ
اصلی کی دو وجہ سی وجہ اول یہہ ہی کہ کہا نووی نی مسلم کی شرح مین ابیح باب
استحباب ابراد ظہر کی وَالثُّلُولُ مُنْبَطِحَةٌ غَيْرُ مُنْتَصِبَةٍ وَلَا تَصِيرُ لَهَا فِي
الْعَادَةِ إِلَّا بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ بِكَثِيرٍ انتہی اور کہا مجمع البحار مین
وَالتُّلُولُ جَمْعُ تَلٍّ كُلُّ مَا اجْتَمَعَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ تُرَابٍ أَوْ رَمْلٍ مُنْبَطِحَةٍ
لَا يَظْهَرُ لَهَا ظِلٌّ إِلَّا إِذَا ذَهَبَ أَكْثَرُ وَقْتِ الظُّهْرِ انتہی جبکہ ثابت ہوئی
یہہ بات کہ سایہ ٹیلون کا نہین ظاہر ہوتا مگر پیچھی ڈھلجانی دن کی بہت پس اقل
مرتبہ یہہ ہی کہ ڈہلی بقدر ربع یا ثلث حصہ آدہی دن کی پس ہوگا اسوقت
سایہ آدمی کا قریب نصف قد آدمی کی اور شروع ہوگا ظہور سایہ ٹیلون کا پس
جبکہ ہونگی سائے ٹیلون کی برابر ٹیلون کی تو ہوگا سایہ آدمی کا ڈیڑہ قد آدمی کے
کی پس جبکہ یہہ معلوم ہوا تو یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ اذان ظہر
ہوئی بعد وقت مذکور کی اور بعد اذان کی نماز ظہر کے سنت و فرض اور
نماز مسبوق کی پہلی آخر ہونی وقت ظہر کے پس اس حدیث نی دلالت کی
اسپر کہ وقت ظہر کا دو مثل تک ہی سوای سایہ اصلی کی اور وجہ دوسری
یہہ ہی کہ تجربہ کیا گیا ہی بایں طور کہ ایک گولہ مٹی کا دو ٹکڑے کر کر ایک
ٹکڑا جوڑی طرف سی جو زمین پر رکہا گیا تو جس وقت سایہ اوسکا برابر
اوسکے ہوا اور اوسکے بعد نماز مذکور پہلے آخر ہونے وقت ظہر کے
ادا ہوئے تو سایہ دو مثل قد آدمی کے سوائے سایہ اصلی کے ہوا
جیسا کہ مذہب امام اعظم اور اتباع اونکی کا ہی اور چوتھا طریق جواب

شبہ کا یہہ ہی کہ روایت ہی بریدہ سی اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهُ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ
فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالاً فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ
اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ
فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ
حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا
اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ اَمَرَهُ فَاَبْرِدْ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ بِهَا فَاَنْعَمَ اَنْ
يُبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اٰخَرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ
وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا
ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ
وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ
بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ روایت کیا اسکو مسلم نی اور یہی حدیث ابی موسیٰ سے بہی روایت
کی گئی ہی اور اوس مین عبارت یون ہی ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا
مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ بدلے فَاَبْرِدْ بِالظُّهْرِ تا لفظ بِهَا تک کے نقل کیے
یہہ مسلم نی پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نماز ظہر کے پڑہی گئی
دوسری دن بعد بہت ٹہنڈی ہونی وقت کے باینطور کہ ہوا آخر وقت
اوسکا متصل ابتداء وقت عصر پہلی دن کی اور ابتداء وقت پہلی دن کا
تہا اس طرح پر کہ کہا گیا محاورہ مین کہ آفتاب اونچا اور سفید خالص تہا
اور یہہ محاورہ نہین کہا جاتا مگر اسوقت کہ ہوا آفتاب تقریبا پانچ گہری

کی قدر جیسا کہ نہین پوشیدہ اہل محاورہ پر پس دلالت کی اس حدیث نے اسپر کہ وقت ظہر کا دو مثل تک ہی سوای سایہ اصلی کی اور وجہ دوسری یہہ ہی کہ لفظ فانعم ان یبرد کا بہی دلالت کرتا ہی اسپر کہ وقت ظہر کا دو مثل تک ہی سوای سایہ اصلی کی اسواسطی کہ یہہ لفظ مجمل ہی بیان کردیا اسکو حدیث ابی سعید کے نے کہ جو اوپر گذری باوجودیکہ لفظ فَانعمْ اَنْ یُبْرِدَ بِهَا کا بہی محتاج نہین ہی اس بیان کا بلکہ خود دلالت کرتا ہی اسپر کہ بعد مثل کی وقت ظہر کا باقی رہتا ہی جیسا کہ نہین پوشیدہ اہل تجربہ پر پانچوان طریق جواب شبہہ کا یہہ ہی کہ روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِیْ جِبْرَئِیْلُ عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ فَصَلَّی الظُّہْرَ فِی الْاُوْلٰی مِنْہُمَا حِیْنَ کَانَ الْفَیْئُ مِثْلَ الشِّرَاکِ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَہٗ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَاَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّی الْفَجْرَ حِیْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَی الصَّائِمِ وَصَلَّی الْمَرَّۃَ الثَّانِیَۃَ الظُّہْرَ حِیْنَ کَانَ کُلُّ شَیْءٍ مِثْلَہٗ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ کُلُّ شَیْءٍ مِثْلَیْہِ آخر حدیث تک کہ جو اوپر ساری لکہی جاچکی ہی پس یہہ حدیث نص قطعی محکم غیر محتمل تاویل کو ہی اسواسطی کہ قول آنحضرت کا وصلی المرۃ الثانیۃ الظہر حین کان ظل کل شیٔ مثلہ عین قول آنحضرت کا ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَہٗ ہی پس جیسا کہ قول آنحضرت کا

وصلی العصر آخر تک صریح دلالت کرتا ہی اسپر کہ پڑہی گئی نماز عصر کے پہلے
دن بعد ہو جانی سایہ ہر چیز کے برابر اوسکے اسیطرح قول آنحضرت کا وصلی
المرۃ الثانیۃ آخر تک دلالت کرتا ہی اسپر کہ پڑہی گئی نماز ظہر کی دوسرے دن
بعد ہو جانی سایہ ہر چیز کے برابر اوسکے پس قول آنحضرت ﷺ کے نے
وصلی المرۃ الثانیۃ الظہر حین کان ظل کل شی مثلہ صریح دلالت
کی اسپر کہ پڑہی گئی نماز ظہر کی دوسری دن بعد ہو جانی سایہ ہر چیز کے
برابر اوسکی جیسی کہ پڑہی گئی نماز عصر کے بعد ہو جانے سایہ ہر چیز کے
برابر اوسکے پہر موکد کیا آنحضرت نے اس دلالت کرنکو ساتہہ قول اپنی کے
لوقت العصر واسطے دفع کرنے وہم تاویل کے پہر موکد کیا آنحضرت نے
دوبارہ اسدلالت کرنکو ساتہہ قول اپنی کی بالامس واسطے نہایت اہتمام
کرنیکے بیچ دفع کرنے وہم تاویل کے پس ہرگز نہے گنجایش تاویل کے
اس دلالت کرنے مین کہ یون تاویل کی جاوی کہ نماز پڑہے آنحضرت نے
دوسرے دن مین قریب مثل کے واسطے باطل کردینے آنحضرت کے اس
تاویل کو اور دوسرے یہہ کہ یہہ تاویل بالرای یعنے عقلے ہی مقابل نص
کی اور یہہ مردود ہے پس یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ وقت
ظہر کا بعد مثل کے باقی رہتا ہے جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ وقت عصر کا
بعد مثل کی شروع ہوتا ہی پس دلالت کیا اس حدیث نے اسپر کہ وقت
ظہر و عصر کا بعد مثل کی مشترک ہی جیسا مذہب امام مالک کا اور ایک جماعت
علماء کا ہی جیسا کہ کہا نووی نی شرح مسلم مین باب اوقات نماز مین لیکن

یہ اشتراک منسوخ ہی ساتھہ حدیثون صحیحہ کے اون مین ہی ایک حدیث
عبداللہ بن عمرو کی ہی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلَّیْتُمُ
الفجر فانہ وقت الی ان یطلع قرن الشمس الاول ثم اذا صلیتم
الظُّھْرَ فَاِنَّہٗ وَقْتٌ اِلٰی اَنْ یَحْضُرَ الْعَصْرُ روایت کیا اسکو مسلم وغیرہ نے
اور حدیث عبداللہ بن عمرو کی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
وَقْتُ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ مَا لَمْ یَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ
الظُّھْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مَا لَمْ یَحْضُرِ الْعَصْرُ روایت کیا اسکو مسلم وغیرہ
نے اور حدیث ابی قتادہ کی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَیْسَ
فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ عَلٰی مَنْ لَمْ یُصَلِّ حَتّٰی یَجِیْئَ وَقْتُ
صَلٰوۃِ الْاُخْرٰی روایت کیا اسکو مسلم اور ابو داؤد اور نسائی وغیرہم نے
اور حدیث بریدہ کی اور حدیث ابی موسیٰ کی کہ اوپر گذریں یہہ حدیثین صحیحہ
دلالت کرتی ہین اسپر کہ اشتراک درمیان وقت ظہر و عصر کے منسوخ ہی لیکن باقی رہی
یہہ بات کہ کونسا وقت منسوخ ہے ان دونون مین سی ظہر کا یا عصر کا پس حدیثین ابی موسیٰ
کی اور ابی ذر کی اور عبداللہ بن عمرو کی اور بریدہ کے دلالت کرتی ہین اسپر
کہ منسوخ وقت عصر کا ہی پس وقت ظہر کا بعد ہوجانی سایہ ہر چیز کے برابر اوسکے
باقی رہا خالص اور ہوجانا سایہ ہر چیز کا برابر اوسکے شامل ہی آدمی کی سایونکو اور درختون
کی سایون کو اور ٹیلونکی سایونکو اور اور چیزونکی سایونکو پس بیان کیا آنحضرت نے
اس سایہ کو بیچ حدیث ابی ذر غفاری کے کہ سایہ ٹیلونکا ہے پس دلالت کی جبرئیل کے
حدیث نے اسپر کہ وقت ظہر کا دو مثل تک ہے سواے اسکے صلے کی جیسا مذہب امام اعظم کا او

اتباع اوسکا ہی اور یہی مقتضای عقل کا اور اسی مین ہی احتیاط اور یہ
کہ نماز پہلی وقت کی غیر جائز ہی بالاجماع پس اگر ہو عند اللہ وقت عصر بعد دو
مثل کی تو ہوگی نماز عصر کی بعد ایک مثل کی پہلی وقت اپنی کی غیر جائز اور اگر عند اللہ
وقت ظہر کا ایک مثل تو ہو جاوی گی نماز ظہر کی ادا اب ایک مثل کی ہی ہی ذمہ
ساقط ہو جاوی گی اور وہ لوگ کہ سند پکڑتی ہین حدیث جبرئیل سی کہ وقت ظہر کا
ایک مثل آدمی کی سایہ تک ہی سوای سایہ اصلی کی سو یہہ بات اس حدیث سی نہین
ثابت ہو نہی سکتی کہ لفظ حدیث کی ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهٗ ہی اور دوسرے دن کہ نماز
پڑہی گئی بعد اسکی جیسا کہ اوپر گذرا اور کبھی تمسک پکڑتی ہین ساتھہ حدیث عبد اللہ
بن عمر کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ
الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهٖ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ
الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ روایت کیا اسکو مسلم نی اور وجہ دلیل پکڑنیکی
یہہ ہی کہ قول آنحضرت کا مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ تاکید ہی قول آنحضرت کے وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ
كَطُولِهٖ سو جواب اسکا یہہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ یہہ تاکید ہے
اور نہ یہہ الفاظ تاکید لفظی اور معنوی کی ہین تا معلوم ہو کہ تاکید ہی نہایت یہہ
کہ وہم کیا جاوی تاکید ہونیکا جیسا کہ احتمال اور مضمون کا بھی ہی پس حدیث مجمل
ہوئی اثبات مین کہ قول آنحضرت کا وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهٖ جملہ معترضہ
ہی درمیان مبتدا و خبر کے یا موکد ہی ساتھہ ما بعد اپنی کی یا یہہ قول مدرج ہو سکتی ہی
کہ اور روایتین عبد اللہ بن عمرو کی کہ اسی حدیث کی ہین خالی ہین اس قول مذکور سے
پس اتنی مین ہم کہ یہہ قول یا تو مدرج ہی یا جملہ معترضہ ہی درمیان مبتدا و خبر کے

واسطی بیان کرنی ایام گرمی کی ساتھہ دلیل حدیث ابی ہریرہ کی اور حدیث ابی سعید خدری کی اور حدیث بریدہ کی اور حدیث عبد اللہ بن عمر کے اور حدیث امامت جبریل کی اور ساتھہ دلیل اجماع ہونیکی اسپر کہ وقت ظہر کا جبکہ ہوجاوی سایہ آدمی کا مثل اوسکی باقی رہتا ہی ساتھہ اجماع امت کی اور ساتھہ دلیل اثبات کی کہ اگر ہو قول جملہ معترضہ یا قول راوی کا تو البتہ ہوگا عطف اوسکا اوپر زالت الشمس کے اور ہونگے معنی اسطور کہ وقت ظہر کا جس وقت کہ ڈہلی آفتاب اور ہوجاوی سایہ آدمی کا مثل اوسکی اور یہہ معنی باطل ہین ساتھہ اجماع امت کی پس ثابت ہوا ان دلیلون مذکورہ سے کہ یہہ قول یا تو مدرج ہی یا جملہ معترضہ ہی واسطی بیان وقت مختار کی جیسا کہ مقتضا حدیث ابی ہریرہ کا اور حدیثون ابراد کا ہی اور یہہ جو بعضی علما نی روایت کیا ہی کہ وقت عصر مین فتوی ہی قول صاحبین پر سو یہہ روایت معتبر قابل اعتبار کی نہین ساتھہ تین وجہون کے وجہ اول یہہ کہ کہا صاحب بحر الرائق نی رسایل زینیہ مین بعد نقل کرنی اثبات کے کہ وقت عصر کا بعد دو مثل کی سوای سایہ اصلی کی ہی اور یہی ظاہر الروایت او رمذہب امام کا ہی اور یہی امام سی مشہور ہے وَحَيْثُ ثَبَتَ اَنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ اِذَا صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ وَاَنَّهُ مَذْهَبُ اَبِي حَنِيفَةَ وَصَحَّحَهُ الْمَشَايِخُ وَاخْتَارُوْهُ فَوَجَبَ عَلٰى مُقَلِّدِ اَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ الْعَمَلُ بِهٖ وَلَا يَجُوْزُ لَهُ الْعَمَلُ بِقَوْلِ غَيْرِهٖ لِمَا نَقَلَهُ الشَّيْخُ قَاسِمٌ فِي تَصْحِيْحِهٖ عَنْ جَمِيْعِ الْاُصُوْلِيِّيْنَ اَنَّهُ لَا يَصِحُّ الرُّجُوْعُ عَنِ التَّقْلِيْدِ بَعْدَ الْعَمَلِ بِالْاِتِّفَاقِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ فِي الْمَذْهَبِ وَاَمَّا مَا نَقَلَهُ بَعْضُ حَنَفِيَّةِ زَمَانِنَا مِنْ اَنَّ الْفَتْوٰى عَلٰى قَوْلِهِمَا فَعَلَى النَّقْلِ بِوُجُوْدِهٖ فِي كِتَابٍ غَيْرِ مَشْهُوْرٍ وَغَيْرُ الْمَشْهُوْرِ لَا يَجُوْزُ

واسطی بیان کرنی ایام گرمی کی ساتھہ دلیل حدیث ابی ہریرہ کی اور حدیث ابی سعید
خدری کی اور حدیث بریدہ کی اور حدیث عبد اللہ بن عمر کے اور حدیث امامت
جبرئیل کی اور ساتھہ دلیل اجماع ہونیکی اسپر کہ وقت ظہر کا جبکہ ہوجاوی سایہ آدمی کا
مثل اوسکی باقی رہتاہی ساتھہ اجماع امت کی اور ساتھہ دلیل استصحاب کی کہ اگر یہہ قول
جملہ معترضہ یا قول راوی کا تو البتہ ہوگا عطف اوسکا اوپر زالت الشمس کے اور ہونگے
معنی اسطور کہ وقت ظہر کا جس وقت کہ ڈھلی آفتاب اور ہوجاوی سایہ آدمی کا مثل
اوسکی اور یہہ معنی باطل ہین ساتھہ اجماع امت کی پس ثابت ہوا ان دلیلون مذکورہ سے کہ یہہ قول
یا تو مدرج ہی یا جملہ معترضہ ہی واسطی بیان وقت مختار کی جیسا کہ مقتضا حدیث
ابی ہریرہ کا اور حدیثون ابراد کا ہی اور یہہ جو بعضی علما نی روایت کیا ہی کہ وقت عصر
مین فتوی ہی قول صاحبین پر سو یہہ روایت معتبر قابل اعتبار کی نہین ساتھہ تین وجہون کے
وجہ اول یہہ کہ کہا صاحب بحر الرائق نی رسائل زینیہ مین بعد نقل کرنی استصحاب کے
کہ وقت عصر کا بعد دو مثل کی سوای سایہ اصلی کی ہی اور یہی ظاہر الروایت اور مذہب
امام کا ہی اور یہی امام سی مشہور ہے وَحَیْثُ ثَبَتَ اَنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ اِذَا صَارَ
ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَیْهِ وَاَنَّهٗ مَذْهَبُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَصَحَّحَهُ الْمَشَایِخُ وَاخْتَارُوْهُ
فَوَجَبَ عَلٰی مُقَلِّدِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ الْعَمَلُ بِهٖ وَلَا یَجُوْزُ لَهُ الْعَمَلُ
بِقَوْلِ غَیْرِهٖ لِمَا نَقَلَهُ الشَّیْخُ قَاسِمٌ فِیْ تَصْحِیْحِهٖ عَنْ جَمِیْعِ الْاُصُوْلِیِّیْنَ
اَنَّهٗ لَا یَصِحُّ الرُّجُوْعُ عَنِ التَّقْلِیْدِ بَعْدَ الْعَمَلِ بِالْاِتِّفَاقِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ فِی الْمَذْهَبِ
وَاَمَّا مَا نَقَلَهٗ بَعْضُ حَنَفِیَّةِ زَمَانِنَا مِنْ اَنَّ الْفَتْوٰی عَلٰی قَوْلِهِمَا فَعَلٰی
تَقْدِیْرِ وُجُوْدِهٖ فِیْ کِتَابٍ غَیْرِ مَشْهُوْرٍ وَغَیْرُ الْمَشْهُوْرِ لَا یَجُوْزُ

الافتاء بمرادفه وما قال المحقق كمال الدين بن الهمام في شرح الهداية
انه لا مفتي الا المجتهد وقد استقر رأي الاصوليين على ان
المفتي هو المجتهد فاما غير المجتهد ممن يحفظ اقوال
المجتهد فليس بمفتي والواجب عليه اذا سئل ان يذكر
قول المجتهد كابي حنيفة رحمه الله على وجه الحكاية فعرف
ان ما يكون في زماننا من فتوى المجتهدين ليس بفتوى بل هو
نقل كلام المفتي لياخذ به المستفتي وطريق نقله عن المجتهد
احد امرين اما ان يكون له سند فيه اليه او باخذه من
كتاب معروف تداولته الايدي نحو كتب محمد بن الحسن
ونحوها من التصانيف المشهورة للمجتهدين لانه بمنزلة
الخبر المتواتر عنهم او المشهور هكذا ذكر الرازي
فعلى هذا لو وجد بعض النسخ النوادر في زماننا لا يحل
عزوها الى محمد ولا الى ابي يوسف لانها لم تشتهر في
عصرنا وديارنا ولم تتداول نعم اذا وجد النقل عن النوادر
مثلا في كتاب مشهور معتبر كالهداية والمبسوط
كان ذلك تعويلا على ذلك الكتاب انتهى كلام المحقق
رحمه الله فهذا افاد انه لا يحل اعزاء الرواية من كتاب
غير مشهور الى الائمة ما لم توجد في الكتب المشهورة فاذا
لا يحل الافتاء والاعتماد على غير المشهور مع مخالفته للمشهور

هكذا كله باعتبار نقل الحكم عن صاحب المذهب واما دليله
والاحاديث الى اخره انتهى كلام صاحب البحر الرائق پس تصريح
كى صاحب بحر نى كه يهه نقل بابه اعتبار سى خارج هى اور عمل قول ابوحنيفه رح كى اوپر
واجب هى اور وجه دوسرى يهه هى كه كها طحطاوى نى بيچ در المختار قوله في
ظاهر الرواية عنهم قيد به لان وجود الرواية مرجوع عنها او غير
مشهورة لاتعتبر وكتب ظاهر الرواية الزيادات والسير
والمبسوط والجامعان ومعنى ظاهر الرواية الرواية الظاهرة
عن الامام التي نقلها الثقات اما بالتواتر او بالشهرة انتهى
كلام الطحطاوي پس جبكه موتى ظاهر الرواية تو نه قبول كيا جاوى گا غير روايت اوس
كا اوسكى مقابله مين كيونكه غير ظاهر الرواية كا يا مرجوع عنه هى يا غير مشهور هى سو يهه دونون
غير معتبر هين جيسا كه كها طحطاوى نى اور وجه تيسرى يهه هى كه كها صاحب بحر الرائق نى
بيچ رساله زينيه كى واستفيد منه ايضا ان بعض المشايخ وان قال الفتوى
على قولهما وكان دليل الامام واضحا ومذهبه ثابتا لا يلتفت
الى فتواه ولا يعمل بها وان كانت في كتاب مشهور معروف
فاذا ظهر لك ان مذهب الامام الاعظم ابي حنيفة رح في هذين
الوقتين الظاهر دليله وقوته وصحته وانه اقوى من دليلهما وجب علينا
اتباعه والعمل به والافتاء به انتهى كلام صاحب البحر الرائق
حاصل اس كلام كا يهه هى كه يهه قول امام كا ظاهر الرواية اور مشهور بهى اور مذهب اوسكا اور
موافق حديثون صحيحون كى اور مقبول عقل اور نقل كا هى اور خلاف اسكا خلاف مذهب اوسكى كى

اور مخالف حدیثون صحیحہ کی ہین جب ہوا عمل کرنا ساتھہ اوسکی نہ ساتھہ غیر اوسکیکے

مسئلہ پانچوان جمع کرنا دو نمازونکا بیچ ایک وقت کیے

شبہ کرتی ہین بعضی لوگ باینطور کہ روایت ہی ابو طفیل سی اور وہ روایت کرتی ہین معاذ بن جبل سی أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ إِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا روایت کیا اسکو ابو داود نی اور روایت ہی حسین بن عبد اللہ سے کہ وہ روایت کرتی ہین عبد اللہ بن عباس سی مثل حدیث ابی طفیل کی روایت کیا اسکو طحاوی نی اور روایت ہی عبد اللہ بن فضل سی کہ وہ روایت کرتی ہین انس بن مالک سی أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَزَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ روایت کیا اسکو طبرانی نی اوسط مین اور روایت ہی ابن شہاب سی کہ وہ روایت کرتی ہین انس بن مالک سی أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ رَكِبَ روایت کیا اسکو حاکم نی اربعین مین پس یہہ حدیثین دلالت کرتی ہین اوپر جمع کرنا

دو نمازونکی ایک وقت مین سفر مین جائز ہے اور یہی قول امام شافعی
اور احمد اور اسحاق وغیرہم کا ہی اور ہم نہین جانتی کہ امام اعظم رح کو نسی
حدیث سی کہتی ہین کہ جمع کرنا دو نمازون مین ایک وقت مین جائز نہین بلکہ جمع
کرنا دو نمازونکا دو وقتون مین سفر مین اور مرض مین جائز ہی اور اس جمع کو
جمع صوری کہتی ہین یعنی اخیر وقت مین پڑہی جاوی نماز پہلی اور اول وقت مین
پڑہی جاوی نماز دوسری سو جواب اس شبہ کا یہہ ہی کہ روایت ہی عبد اللہ
بن مسعود سی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ
الصَّلٰوتَیْنِ فِی السَّفَرِ روایت کیا اسکو طحطاوی نی اور روایت
ہی عبد بن مسعود سی کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُصَلِّی الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِہَا اِلَّا بِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ روایت کیا اسکو
نسائی نی اور روایت ہی عبد الرحمن بن یزید سی کہ وہ کہتی ہین صَحِبْتُ
عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فِیْ حَجَّۃٍ فَکَانَ یُؤَخِّرُ الظُّہْرَ وَیُعَجِّلُ
الْعَصْرَ وَیُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَیُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَیُسْفِرُ بِصَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ
روایت کیا اسکو طحاوی نی پس یہہ حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر کہ کیفیت
جمع کرنی نمازون کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سی تہی اسطرح کہ تاخیر
کرتی ایک نماز کو اور جلدی پڑہتی دوسری نماز باین طور کہ واقع ہوتی
ہر نماز اپنی وقت مین اور وجہ دلالت کرنیکی یہہ ہی کہ عبد اللہ بن مسعود نے
پہلی تو کہا کہ جمع کرتی تہی حضرت ع سفر مین اور پہر پڑہی نماز سفر مین
ساتہہ کیفیت مذکورہ کے پہر کہا کہ سب نمازین حضرت اپنی وقتون مین

پڑھی سوای نماز عرفات اور مزدلفہ کی پس معلوم ہوا کہ اوس جمع سی مراد
جمع ساتھہ کیفیت مذکورہ ہی اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کہا
صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ سَبْعًا وَّثَمَانِیًا
اَلظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ روایت کیا اسکو بخاری نی اور مسلم
اور طحاوی اور نسائی اور ابو داؤد وغیرہم نی اور روایت عبد اللہ بن عباس
سی کہ کہا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِیْنَۃِ فِیْ غَیْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ وَقَالَ اَرَادَ اَنْ
لَا یُحْرِجَ اُمَّتَہٗ روایت اسکو مسلم اور ابو داؤد اور طحاوی اور نسائی اور ترمذی
وغیرہم نی اور روایت ہی عبد بن عباس سی کہ کہا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِیْعًا فِیْ
غَیْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ روایت کیا اسکو مسلم اور ابو داؤد اور طحاوی اور نسائی
وغیرہم نی اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی کہ کہا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِیْنَۃِ لِلرُّخْصِ
مِنْ غَیْرِ خَوْفٍ وَّلَا عِلَّةٍ روایت کیا اسکو طحاوی نی اور روایت ہی عبد اللہ
بن عباس سی کہ کہا صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ
ثَمَانِیًا جَمِیْعًا وَّسَبْعًا جَمِیْعًا اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ
وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ روایت کیا اسکو نسائی نی پس یہہ حدیث بیان ہی اوپر کے
حدیثون کی پس یہہ حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر کہ کیفیت جمع کرنی حضرت
کی نمازونکو اس طرح تھی کہ جو مذکور ہوئی اس حدیث مین اور سوای ان معنون کے

پڑھی سوای نماز عرفات اور مزدلفه کی پس معلوم ہوا که اوس جمع سی مراد
جمع ساتھه کیفیت مذکوره ہی اور روایت ہی عبد الله بن عباس سی که کہا
صَلّٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ سَبْعًا وَّثَمَانِیًا
اَلظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ روایت کیا اسکو بخاری نی اور مسلم
اور طحاوی اور نسای اور ابو داؤد وغیرہم نی اور روایت عبد الله بن عباس
سی که کہا جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِیْنَةِ فِیْ غَیْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ وَقَالَ اَرَادَ اَنْ
لَّا یُحْرِجَ اُمَّتَهٗ روایت اسکو مسلم اور ابو داؤد اور طحاوی اور نسائی او ترمذی
وغیرہم نی اور روایت ہی عبد بن عباس سی که کہا صَلّٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِیْعًا فِیْ
غَیْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ روایت کیا اسکو مسلم اور ابو داؤد اور طحاوی اور نسای
وغیرہم نی اور روایت ہی جابر بن عبد الله سی که کہا جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِیْنَةِ لِلرُّخْصِ
مِنْ غَیْرِ خَوْفٍ وَّلَا عِلَّةٍ روایت کیا اسکو طحاوی نی اور روایت ہی عبد الله
بن عباس سی که کہا صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ
ثَمَانِیًا جَمِیْعًا وَّسَبْعًا جَمِیْعًا اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ
وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ روایت کیا اسکو نسای نی پس یہه حدیث بیان ہی اوپر کے
حدیثوں کی پس یہه حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر که کیفیت جمع کرنی حضرت
کی نمازونکو اس طرح تھی که جو مذکور ہوئی اس حدیث مین اور سوای ان معنوں کے

بعض عمل مین اور معنی اصلی کے جو لوگ جائز رکھتی ہین دو نمازوں کی جمع کرنیکو ایک
وقت مین تو وہ نہین جائز رکھتی ہین مگر بشرط سفر کے یا مرض کی اور یہہ شرط
مذکور یہان تہی نہین ہیں پا اجماع اہل سنت کی دلالت کیا ان حدیثون نی اوپر
جمع صوری کی اور روایت ہی انس بن مالک سی کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّجْمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ فِی السَّفَرِ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰی
یَدْخُلَ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَجْمَعُ بَیْنَهُمَا روایت کیا اسکو مسلم نے
یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ حضرت تاخیر کرتی تہی نماز ظہر کو اس حد
کہ منتہی نماز ظہر کا ہوا اول وقت عصر کا جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر لفظ اَخَّرَ حَتّٰی
یَدْخُلَ کا اصلی کہ لفظ حتی معنی الی ہی جیسا کہ دلالت کرتی ہی اسپر روایت
آئندہ اور لفظ الی کا موضوع ہی واسطی انتہی ما قبل ہی کی پس معنی حدیث
کی یہہ ہوی کہ حضرت تاخیر کرتی تہی نماز ظہر کو باینطور کہ منتہی نماز ظہر کا
اول وقت ظہر کا ہوا اور اسی پر دلالت کرتا ہی پہیرنا ضمیر بینہما کا دونون وقتون
کی طرف یہہ حدیث آئندہ کی روایت ہی انس بن مالک سی کہ کہا اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجِلَ السَّیْرُ یُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلٰی اَوَّلِ وَقْتِ
الْعَصْرِ فَیَجْمَعُ بَیْنَهُمَا وَیُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰی یَجْمَعَ بَیْنَهُمَا وَبَیْنَ الْعِشَاءِ
حِیْنَ یَغِیْبُ الشَّفَقُ روایت کیا اسکو مسلم نی اور لفظ حین یغیب الشفق کا متعلق
ہی ساتھ یجمع کی بلحاظ صلوۃ عشا کی فقط جیسا کہ قول اللہ تعالی مین اِذَا قُمْتُمْ
اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ
اور مثل اسکی بہت ہین اور روایت ہی انس بن مالک سے کہ کہا

ہین ممکن ہین اور معنی اسلئی کہ جو لوگ جائز رکہتی ہین دو نمازونکی جمع کرنیکو ایک
وقت مین تو وہ نہین جائز رکہتی ہین مگر بشرط سفر کے یا مرض کی اور یہہ شرط
مذکور یہان تہی نہین پس باجماع اہل سنت کی دلالت کیا ان حدیثون نی اوپر
جمع صوری کی آور روایت ہی انس بن مالک سی کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّجْمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ فِی السَّفَرِ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰی
یَدْخُلَ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَجْمَعُ بَیْنَهُمَا روایت کیا اسکو مسلم نے
پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ حضرت تاخیر کرتی تہی نماز ظہر کو اس حد تک
کہ منتہی نماز ظہر کا ہو اول وقت عصر کا جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر لفظ اَخَّرَ حَتّٰی
یَدْخُلَ کا اسلئی کہ لفظ حتی بمعنی الی ہی جیسا کہ دلالت کرتی ہی اسپر روایت
آئندہ اور لفظ الی کا موضوع ہی واسطی انتہی ماقبل اپنی کی پس معنی حدیث
کی یہہ ہوی کہ حضرت تاخیر کرتی تہی نماز ظہر کو بائطور کہ منتہی نماز ظہر کا
اول وقت ظہر کا ہو اور اسی پر دلالت کرتا ہی پہیرنا ضمیر بینہما کا دونون وقتون
کی طرف بیچ حدیث آئندہ کی روایت ہی انس بن مالک سی کہ کہا اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجَّلَ السَّیْرُ یُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلٰی اَوَّلِ وَقْتِ
الْعَصْرِ فَیَجْمَعُ بَیْنَهُمَا وَ یُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰی یَجْمَعَ بَیْنَهُمَا وَ بَیْنَ الْعِشَاءِ
حِیْنَ یَغِیْبُ الشَّفَقُ روایت کیا اسکو مسلم نی آور لفظ حین یغیب الشفق کا متعلق
ہی ساتہہ جمع کی بلحاظ صلوۃ عشا کی فقط جیسا کہ قول اللہ تعالی مین اِذَا قُمْتُمْ
اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ
اور مثل اسکی بہت ہین آور روایت ہی انس بن مالک سے کہ کہا

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ
أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ
قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ روایت کیا بخاری اور مسلم اور نسائی
اور ابو داود وغیرہم نے پس یہہ حدیث احتمال رکھتی ہی کہ ضمیر بینہما کی پہری
طرف دو نمازون کی یا طرف دونون وقتون کی یعنی تاخیر وقت ظہر اور وقت
عصر کہ مذکور ہین حدیث مین پس جب کہ نہ ذکر ہوا دونو نمازونکا حدیث مین
تو متعین ہوا کہ پہری جاوی ضمیر طرف دونون وقتون کی کہ مذکور ہین حدیث
مین پس ہوی معنی حدیث کی یہہ کہ جمع کیا آنحضرت نی دونون نمازونکو ایک
وقت مین بلکہ دو وقتون مین یعنی آخر وقت ظہر پڑہی اور اول وقت عصر پس
دلالت کیا اس حدیث نی جمع صوری پر جیسا کہ دلالت کی جمع صوری پر حدیثون
عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس کی نی اور اسپر دلالت کرتا ہے
آخر حدیث کا بہی اسلئی کہ اگر جمع صوری مراد ہوتی آنحضرت کے نزدیک تو
بعد ڈہلنی آفتاب کی پڑہ لیتی ظہر اور عصر بہی اور حال آنکہ یہہ حدیث متفق
علیہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ بعد ڈہلنی آفتاب کی ظہر پڑہ کر سوار ہو جاتے
ہی اور روایت ہی عبد اللہ بن واقدی اور نافع سیے کہ کہا إِنَّ مُؤَذِّنَ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصَّلٰوةُ قَالَ سِرْ حَتّٰى إِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوبَةِ الشَّفَقِ
نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ
إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ أَمْرٌ صَنَعَ
مِثْلَ الَّذِي صَنَعْتُ فَسَارَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَسِيرَةَ ثَلَاثٍ

روایت کیا اسکو ابو داؤد نی اور یہی روایت کی معنی اس حدیث کی ابو داؤد نے
ابن جابر وغیرہ سی کہ وہ روایت کرتی ہیں نافع سی اور روایت ہی ابن جابر سی کہ
وہ روایت کرتی ہیں نافع سی کہ کہا نافع نی خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ
وَھُوَ یُرِیْدُ اَرْضًا لَہٗ فَقَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ صَفِیَّۃَ
بِنْتَ اَبِیْ عُبَیْدٍ لِمَا بِھَا فَلَا اَظُنُّ اَنْ تُدْرِکَھَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَہٗ رَجُلٌ
مِنْ قُرَیْشٍ یَسِیْرُ نَا حَتّٰی اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ لَمْ یُصَلِّ الصَّلٰوۃَ وَکَانَ
عَھْدِیْ بِصَاحِبِیْ وَھُوَ مُحَافِظٌ عَلَی الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا اَبْطَاءَ قُلْتُ الصَّلٰوۃُ
یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ فَمَا الْتَفَتَ اِلَیَّ وَمَضٰی کَمَا ھُوَ حَتّٰی کَانَ فِیْ اٰخِرِ الشَّفَقِ
فَنَزَلَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ اُقِیْمَ لِلْعِشَاءِ وَقَدْ تَوَارَتْ فَصَلّٰی بِنَا ثُمَّ
اَقْبَلَ عَلَیْنَا فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجِلَ
بِہٖ اَمْرٌ صَنَعَ ھٰکَذَا روایت کیا اسکو طحاوی نی اور نسائی نی اور روایت
ہی عطاف سی کہ وہ روایت کرتی ہیں نافع سی کہ کہا نافع نے اَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ
حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ اُسْتُصْرِخَ عَلٰی زَوْجَتِہٖ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ فَرَاحَ
مُسْرِعًا حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ فَلَمْ یَنْزِلْ حَتّٰی اِذَا اَمْسٰی
فَظَنَّ اَنَّہٗ نَسِیَ فَقُلْتُ الصَّلٰوۃُ فَسَکَتَ حَتّٰی کَادَ الشَّفَقُ اَنْ یَّغِیْبَ
نَزَلَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّی الْعِشَاءَ وَقَالَ ھٰکَذَا کُنَّا نَفْعَلُ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِہِ السَّیْرُ روایت کیا
اسکو طحاوی نی اور روایت ہی کثیر سے کہ پوچھا میں نی سالم بن عبد اللہ سے
ھَلْ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَجْمَعُ بَیْنَ شَیْءٍ مِّنْ صَلٰوتِہٖ فِیْ سَفَرِہٖ فَذَکَرَ

أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَهُ فَكُتِبَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ فِي زَرَّاعَةٍ

لَهُ إِنِّي فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الْآخِرَةِ فَرَكِبَ

فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى إِذَا حَانَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ

يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ

أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلَّى ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى إِذَا غَابَ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ

الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ كَفِعْلِكَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ سَارَ حَتَّى

إِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُومُ نَزَلَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ

فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ قَالَ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْأَمْرُ الَّذِي يَخَافُ

فَوْتَهُ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ روایت کیا اسکو نسائی نے اور روایت ہے

نافع سے کہا أَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا كَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ سَارَ حَتَّى

أَمْسَيْنَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَقُلْنَا لَهُ الصَّلٰوةَ فَسَكَتَ وَسَارَ حَتَّى

كَادَ الشَّفَقُ أَنْ يَغِيبَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ

ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هٰكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ روایت کیا اسکو نسائی نے پس یہہ حدیثین عبد اللہ

بن عمر کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ تھا جمع کرنا حضرت کا سفر مین اس طرح پر

کہ پہلی نماز کو پڑھتے آخر وقت مین اور دوسری نماز کو اول وقت مین اور

اسی طرح کرتے تھے صحابہ حضرت کے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور روایت ہے عمر بن الخطاب

سے أَنَّهُ كَتَبَ فِي الْآفَاقِ يَنْهَاهُمْ أَنْ يَجْمَعُوا بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَيُخْبِرُهُمْ

اَنَّ الجَمعَ بَینَ الصَّلوتَینِ فِی وَقتٍ وَاحِدٍ کَبِیرَۃٌ مِنَ الکَبَائِر
روایت کیا اسکو امام محمد نی اپنی موطا مین پس یہہ حدیث صحیح دلالت
کرتی ہی اسپر کہ جمع کرنا دو نمازون کا ایک وقت مین بڑا گناہ ہی اور حضرت
عمر نی جواب و اطراف مین لکہا تو اوسوقت بہت سی صحابہ موجود تہی اور یہہ
کسی نی انکار نہین کیا پس ثابت ہوا اس حدیث سی اور حدیثون بن عمر
کی سی کہ جمع کرنا دو نمازون کا نزدیک رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
اور صحابہ اونکیکے بطور جمع صوری کی تہا نہ جمع حقیقے کے جیسا کہ تصریح
کیا ہی روایت طبرانی مین اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَانَ
یَجمَعُ بَینَ المَغرِبِ وَالعِشَاءِ یُؤَخِّرُ ھٰذِہٖ فِی اٰخِرِ وَقتِھَا وَیُعَجِّلُ ھٰذِہٖ
فِی اَوَّلِ وَقتِھَا روایت کیا اسکو طبرانی نی معجم کبیر مین روایت ہی عبد الرحمن سے
کہ خرجت مع عبد اللہ الی مکۃ ثم قدمنا جمعا فصلی صلوتین کل صلوۃ
وحدھا باذان واقامتہ والعشاء بینھما ثم صلی الفجر حین طلع الفجر ثم
قال ان رسول اللہ صلعم قال ان ھاتین الصلوتین حولتا عن وقتھما
فی ھذا المکان المغرب وصلوۃ الفجر ھذہ الساعۃ روایت کیا اسکو بخاری نے
بخاری مین کتاب مناسک مین پس یہہ حدیث نص صریح ہی کہ نماز مغرب کے
اپنی وقت سی پہیری نہین گئی ہرگز سوای اسوقت کی اس مکان مین اور یہہ حدیث
سب احادیث اِثبات کیسی صحیح تر سب سی اخیر ہی بابین ہمہ ہر قولی ہی پس کوئی
حدیث جو وارد ہی اس باب مین مقابل اسکی حجت ہو سکے گی ہرگز ہرگز اور
ماسوای اسکی اور جواب ہی آتی ہین حاصل کلام کا یہہ ہی کہ دلالت کی ان

بنصوص مذکورہ نی اسپر کہ جمع مذکور درست ہنین اور یہی مذہب ہی امام اعظم
اور امام ابو یوسف اور امام محمد اور حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری
اور اسود اور علقمہ اور مکحول اور محمد بن سیرین اور جابر بن زید اور لیث بن سعد
اور عمرو بن دینار اور عمر بن عبد العزیز اور سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا
کہ یہہ سب تابعین کبار سی ہین سوای صاحبین کی اور یہی مذہب ہی عمر بن الخطاب
اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور سعد بن
ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہم کا جیسا کہ ذکر کیا ہی ابن شداد نی اپنی کتاب
دلائل الاحکام مین اور امام مالک سی چار قول ہین قول اول مثل قول امام شافعی
اور احمد بن حنبل کی ہی اور قول ثانی جواز جمع کا وقت جلدی چلنی کی ہی اور
قول ثالث یہہ ہی کہ جمع کرنا مکروہ ہی اور یہہ روایت ہی اہل مصر کی اور قول
چوتہا مثل قول امام اعظم کی ہی اور اسکو اختیار کیا ہی کتاب تلویح مین کہ اونکی
مذہب کی کتاب ہی ذکر کیا اسکو عینی نی بخاری کی شرح مین اور اسی مذہب کی تائید
ہی قرآن شریف مین کہ فرماتا ہی اللہ تعالی جل شانہ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا یعنی بلا شبہ نماز ہی مومنون پر فرض کی گئی موقت
یعنی اپنی اپنی وقتون پر اور جو وہم کرتا ہی کوئی متوہم اس آیت کی تخصیص کا سو یہہ
وہم غلط اور فاسد اور باطل ہی جیسا کہ نہین پوشیدہ اوپر عارف یعنی تخصیص کی
نزدیک حنیفون کی بلکہ یہان نسخ ہی سو نسخ قطعیۃ کو باطل نہین کرتا پس آیۃ قطعی
رہی پس معارض نہو گی اس آیت کی کوئی حدیث احاد کی پہر فرمایا اللہ تعالی نی
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى یعنی محافظت کرو نمازون پر

اور نماز بیچ والی پر پس یہہ آیت صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ نگاہ رکھو نمازون کو
اپنی اپنی وقتون پر پس مخفی نرہی کسی شخص پر کہ ان دونون آیتون کی الفاظ متواتر
اور قطعی ہین اور معنی انکی بہی قطعی ہین اور دلالت کرتی ہین اوپر ثابت ہونے اوقات
پنج گانہ کی اور اسپر ہی اجماع امت کا اور اسپر دلالت کرتی ہین حدیثین وقتون کے
کہ روایت کی گئی ہین صحاح ستہ وغیرہ مین پس ثبوتی اوقات نماز پنجگانہ کے ساتھہ
دلیلون نہایت قطعیہ یقینیہ کی ہوئی پس جب تک کہ دلیل جمع کرنی دو نمازون کے
ایک وقت مین قطعی یعنی یقینی نہو تو چھوڑنا ان دلیلون قطعیہ یقینیہ کا درست نہوگا پس
ہرگاہ کہ نہوئی کوئی حدیث صحاح ستہ وغیرہ مین کہ ہون الفاظ اوسکی متواتر اور معنی
اوسکی قطعی دلالت کرنیوالی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتی تہی دو نمازونکو
سفر مین یا مرض مین ایک وقت مین پہر خالی ہو وہ حدیث معارضہ سی اور ضعف سے
تو واجب ہوا عمل کرنا ان دلیلون قطعیہ یقینیہ مذکورہ پر پہر جواب اون حدیثون کا کہ
سند پکڑا ہی اونکو اعتراض کرنیوالون نی تین وجہ سی ہی وجہ اول یہہ ہے کہ وہ حدیثین
ضعیف ہین قابل سند پکڑنیکے نہین مقابل ان دلیلون قطعیہ یقینیہ کے کیونکہ
حدیث ابن شہاب کی کہ روایت کرتا ہی انس بن مالک سی کہ روایت کیا اوسکو
حاکم نی اربعین مین ضعیف ہی اسلئی کہ سند اوسکی مین حسان بن عبد اللہ واسطی ہی سو یہہ
شخص ضعیف ہی ضعیف بیان کیا اسکا دارقطنی نی جیسا کہ کہا اسکو شیخ الاسلام
عینی نی شرح بخاری مین اور بہی حسان بن عبد اللہ واسطی خطا کرنیوالا بیچ الفاظ حدیث
کی ہی کہا اسکو عسقلانی نی تقریب مین اور یہی قاعدہ مقرر ہے نزدیک اہل حدیث کے
کہ زیادتی غیر ثقہ کی اوپر ثقہ کی غیر مقبول ہی پس جبکہ ہوا یہہ شخص ضعیف اور مخطی

پس زیادتی اوسکی اور حدیث انس بن مالک کی کہ وہ متفق علیہ ہی غیر مقبول ہوئی
نزدیک اہل حدیث کی اور یہی کہا ابو داؤد نی نہین کوئی حدیث مضبوط تقدیم وقت
مین جیسا کہ کہا امام زیلعی نی شرح کنز مین قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَلَيْسَ فِي تَقْدِيْمِ الْوَقْتِ حَدِيْثٌ
قَائِمٌ انتہی اور کہا شیخ الاسلام عینی نے وَحَكَى عَنْ اَبِي دَاؤُدَ اَنَّهٗ لَيْسَ فِي تَقْدِيْمِ
الْوَقْتِ حَدِيْثٌ قَائِمٌ انتہی پس یہہ حدیث ابن شہاب کی ناقص ہوئے تین
وجہون سی اور حدیث عبداللہ بن فضل کی کہ روایت کرتا ہی انس بن مالک سے کہ
روایت کیا اسکو طبرانی نی اوسط مین ضعیف ہی اسلئی کہ اوسکے سند مین یعقوب بن محمد زہری
ہی اور وہ تہا کثیر الوہم اور روایت کرنیوالا ضعفا سی جیسا کہا عسقلانی نے تقریب مین اور
کہا شیخ الاسلام عینی نے شرح بخاری مین قَالَ صَالِحٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ اِنَّ اَحَادِيْثَهٗ
يُشْبِهُ اَحَادِيْثَ الْوَادِيْ انتہی یعنی حدیثین اس شخص کی مشابہ ہین جنگل کے
حدیثونکی یعنی حدیثین اوسکی اوٹ پٹانگ ہین اور یہی اس حدیث مین زیادتی ہی اور حدیث
انس بن مالک کے کہ وہ متفق علیہ ہی پس اس وجہ سی بہی غیر مقبول ہوئی نزدیک اہل
حدیث کی اور یہی کہا ابو داؤد نی کہ نہین ہی کوئی حدیث مضبوط تقدیم وقت مین یعنی
وقت سی مقدم پڑہ لینی مین پس ہوئی یہہ حدیث بہی مجروح تین وجہون سی اور حدیث
ابی الطفیل کی حدیث موضوع ہی جیسا کہ کہا امام زیلعی نی شرح کنز مین قَالَ الْحَاكِمُ حَدِيْثُ
اَبِي الطُّفَيْلِ مَوْضُوْعٌ انتہی اور یہی اس حدیث کی سند مین ہشام بن سعد سے وہ ضعیف
جیسا کہ کہا عسقلانی نے تقریب مین ہشام بن سعد صدوق لہ اوہام ۱ہ اور کہا شیخ الاسلام عینی نے
عمدۃ القاری شرح بخاری مین حدیث ہشام بن سعد رواہ ابو داؤد وہشام
بن سعد ضعیف ضعفہ یحیی بن معین وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ

ولا یحتج به وقال احمد لم یکن بالحفظ انتہی اور حدیث عبد اللہ بن عباس کی بہی کہ مثل حدیث ابی العلیل کی ہی ضعیف ہی اسلئی کہ وہ حدیث حسین بن عبد اللہ سے روایت کیگئی ہی سو وہ ضعیف ہی نہایت کہا شیخ الاسلام نے شرح بخاری مین حکی عن ابی داؤد انہ انکر ذلک الحدیث وحسین بن عبد اللہ ھذا لا یحتج بحدیثہ وقال علی بن المدینی ترک حدیثہ وقال احمد بن حنبل لہ اشیاء منکرۃ وقال ابن سفیان انہ ضعیف وقال النسائی انہ متروک الحدیث وقال ابن حبان انہ یقلب الاسانید ویرفع المسانید وقال ابو حاتم انہ ضعیف یکتب حدیثا ولا یحتج بہ انتہی کلام العینی

اور کہا عسقلانی نے تقریب مین کہ حسین بن عبد اللہ ضعیف ہی اور حدیث انس بن مالک کہ روایت کیا اوسکو مسلم نے سو بیان کیا ہمنی احتمال اوسکیکو موافق مذہب جمع کے صورت اسواسطے کہ یہہ حدیث انس بن مالک کے اسناد اسکی مین زہری ہی اور عادت زہری کے ادراج ہی کہا یہہ امام طحاوی و زیلعی کرمانی وغیرہم نے اور حدیث مدرج کی مجروح ہی نزدیک اہل حدیث کی پس عمل کیا جاوے گا اس حدیث کی احتمال پر مگر اوس احتمال پر کہ ہو موافق قول اللہ تعالی کی اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا اور وجہ دوسری یہہ ہی کہ روایت ہی ابو ذر سے کہا فرمایا مجھکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کَیْفَ اَنْتَ اِذَا کَانَتْ عَلَیْکَ اُمَرَاءُ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اَوْ یُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِہَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِہَا الحدیث روایت کیا اسکو مسلم نے پس یہہ حدیث مشتمل ہی تین امور پر امر اول یہہ کہ حکم کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ نماز پڑہے جاوی اپنی وقت پر اور امر دوسرا یہہ کہ معنی اس حدیث کی ظاہر یقینی

ہین کہ نہین شک ہیکو ان معنون مین اور امر تیسرا یہہ کہ یہہ حدیث صحیح نہین جب تک
کہ حدیث جمع کرنی دو نمازونکی ایک وقت مین مثل اسکی ہو تینون امرون مین تو نہ چھوڑا
جاوی گا عمل کرنا اسپر کیونکہ جب متعارض ہوتی ہین دو حدیثین تو عمل کیا جاتا ہی
بہت قوی حدیث پر پس جب کہ نہ پائی گئی صحاح ستہ وغیرہ مین کوئی حدیث مثل اس
حدیث صحیح کی اور حالآنکہ یہہ حدیث مؤید ہی قران شریف سی اور اور حدیثون سی
کہ جو اوپر مذکور ہوئین تو واجب ہوا عمل کرنا اسحدیث صحیح پر اور وجہ تیسری یہہ ہے
کہ ادنی درجہ اس باب کی حدیثونکا یہہ ہی کہ واقع ہوگا تعارض ان حدیثون مین اور
اون حدیثون مین اور قاعدہ مقرر یہہ ہو چکا ہی اصول مین کہ جب متعارض ہون دو
دلیلین تو ساقط ہو جاتی ہین اور جبکہ ساقط ہوئین دونو طرف کی حدیثین تو باقی
رہا ہمارے لئی قرآن شریف کہ وہ قول اللہ تعالی کا ہی إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا اور قول اللہ تعالی کا حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ
وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى اور باقی رہین ہماری واسطی حدیثین اوقات نماز کے کہ
روایت کی گئی ہین صحاح ستہ وغیرہ مین اور تائید کرتا ہی اس مضمونکو قول نووی کا
وَهٰذَا الْحَدِيثُ أَصْلٌ مِنْ أُصُولِ الْإِسْلَامِ وَقَاعِدَةٌ عَظِيمَةٌ مِنْ قَوَاعِدِ الْفِقْهِ
وَهِيَ أَنَّ الْأَشْيَاءَ يُحْكَمُ بِبَقَائِهَا عَلَى أُصُولِهَا حَتَّى يُتَيَقَّنَ خِلَافُ ذٰلِكَ
انتہی پس جبکہ ہوا اصل وقات نماز پنجگانہ کا ثابت ساتھہ دلیلون قطعیہ کے تو نہ چھوڑا
جاویگا اصل وقتون کو جبتک کہ یقین ہو اوسکی خلاف کا اور مؤید ہے مذہب ہمارا عقل
واحتیاط کی باینطور کہ اگر پڑہی کوئی شخص نمازونکو اونکی وقات مین تو ہوگا یہہ شخص
ادا کرنیوالا نمازونکا بالاجماع اور اگر جمع کری کوئی شخص دو نمازونکو ایک وقت مین تو

ہین کہ نہین شک کسیکو ان متون مین اور امر تیسرا یہہ کہ یہہ حدیث صحیح ہی پس جب تک
کہ حدیث جمع کرنی دو نمازونکی انکے وقتین مثل اسکی نہو تب تک ان امرون مین تو نہ چہوڑا
جاویگا عمل کرنا اسپر کیونکہ جب متعارض ہوتی ہین دو حدیثین تو عمل کیا جاتا ہی
بہت قوی حدیث پر پس جب کہ نہ پائی گئی صحاح ستہ وغیرہ مین کوئی حدیث مثل اس
حدیث صحیح کی اور حال آنکہ یہہ حدیث مؤید ہی قران شریف سی اور اور حدیثون سی
کہ جو اوپر مذکور ہوئین تو واجب ہوا عمل کرنا اسحدیث صحیح پر اور وجہ تیسری یہہ ہے
کہ ادنی درجہ اس باب کی حدیثونکا یہہ ہی کہ واقع ہوگا تعارض ان حدیثون مین اور
اون حدیثون مین اور قاعدہ مقرر یہہ ہو چکا ہی اصول مین کہ جب متعارض ہون دو
دلیلین تو ساقط ہو جاتی ہین اور جبکہ ساقط ہوئین دونو طرف کی حدیثین تو باقی
رہا ہماری لئی قرآن شریف کہ وہ قول اللہ تعالی کا ہی اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی
الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا اور قول اللہ تعالی کا حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ
وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی اور باقی رہین ہماری واسطی حدیثین اوقات نماز کے کہ
روایت کی گئی ہین صحاح ستہ وغیرہ مین اور تائید کرتا ہی اس مضمونکو قول نووی کا
وَهٰذَا الْحَدِیْثُ اَصْلٌ مِّنْ اُصُوْلِ الْاِسْلَامِ وَقَاعِدَةٌ عَظِیْمَةٌ مِّنْ قَوَاعِدِ الْفِقْهِ
وَهِيَ اَنَّ الْاَشْیَاءَ یُحْکَمُ بِبَقَائِهَا عَلٰی اُصُوْلِهَا حَتّٰی یُتَیَقَّنَ خِلَافُ ذٰلِكَ
انتہی پس جبکہ ہوا اصل اوقات نماز پنجگانہ کا ثابت ساتہہ دلیلون قطعیہ کے تو نہ چہوڑا
جاویگا اصل وقتون کو جبتک کہ نہ یقین ہو اوسکی خلاف کا اور مؤید ہی مذہب ہمارا تہہ عقل
واحتیاط کی بایطور کہ اگر پڑہی کوئی شخص نمازونکو اونکی اوقات مین تو ہوگا یہہ شخص
اداکرنیوالا نمازونکا بالاجماع اور اگر جمع کری کوئی شخص دو نمازونکو ایکوقت مین تو

اگر یہہ جمع جائز عند اللہ تو ہوگا یہہ شخص ادا کرنیوالا نماز کا اور اگر ہو یہہ جمع غیر جائز تو وہ ہوگا وہ تاخیر کرنیوالا نماز کا اوسکی وقت سی قصدا اور جو شخص تاخیر کری نماز کو اوسکی وقت سی قصداً تو اوسکا حکم شرع شریف مین مذکور ہی مسئلہ

چھٹا بیچ بیان رفع یدین کی

شبہ کرتی ہین بعضی لوگ بایطور کہ روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ مَنْکِبَیْہِ وَقَبْلَ اَنْ یَّرْکَعَ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّکُوْعِ وَلَایَرْفَعُھُمَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ روایت کیا اسکو مسلم وغیرہ نی اور روایت ہے وائل بن حجر سی کہ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْہِ حِیْنَ دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِہٖ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ اَخْرَجَ یَدَیْہِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَھُمَا وَکَبَّرَ فَرَکَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَفَعَ یَدَیْہِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَیْنَ کَفَّیْہِ روایت کیا اسکو مسلم وغیرہ نے اور روایت ہی مالک بن حویرث سیے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا اُذُنَیْہِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ نقل کیا اسکو بخاری و مسلم نی یہہ حدیثین صحیحہ صریح دلالت کرتی ہین رفع یدین پر وقت تکبیر تحریمہ اور رکوع کرنیکے اور اوٹھنی کی رکوع سیے اور یہی مذہب ہی بعضی اہل علم کا صحابہ اور تابعین مین سی جیسا کہ کہا ترمذی نے جامع ترمذی مین اور یہی مذہب ہی امام شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحق وغیرہم کا اور ہم نہین جانتی کہ حنفیون نی کونسی حدیث سی معلوم کیا ہی کہ رفع یدین کبھی سوا‌ے

تکبیر تحریمہ کے نماز مین تو جواب اس شبہ کا یہ ہی کہ کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نی کہ وہ

شیخ بخاری اور مسلم کا ہی کتاب اپنی مین کہ نام اوسکا مصنف ہی حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ

عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلیٰ عَنِ الْحَکَمِ وَ عِیْسیٰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلیٰ عَنِ الْبَرَاءِ

ابْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ

ثُمَّ لَا یَرْفَعُہُمَا حَتّٰی یَفْرُغَ اور روایت کیا اسکو دارقطنی اور ابو داود اور طحاوی وغیرہم نے

یہ حدیث صحیح ہی اسلئی کہ راوی اسکی راوی حدیث صحیح کی ہین کیونکہ حکم

اور عبد الرحمن بن ابی لیلی ترمذی کی سند صحیح مین ہین کہا ترمذی نی حَدَّثَنَا

اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسیٰ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ اَخْبَرَنَا

عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلیٰ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَتْ صَلٰوۃُ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الحدیث پہر کہا ترمذی نی حدیث البراء

حدیث حسن صحیح انتہی اور ابن ابی لیلی ہی ترمذی کی صحیح سندین ہی کہ کہا ترمذی

نی حدثنا ہناد قال اخبرنا ہشیم عن ابن ابی لیلی عن عطا عن ابن عباس

قَالَ یَرْفَعُ الْحَدِیْثَ اَنَّہٗ کَانَ یُمْسِکُ عَنِ التَّلْبِیَۃِ فِی الْعُمْرَۃِ اِذَا اسْتَلَمَ

الْحَجَرَ اور کہا ترمذی نی ہٰذَا الْحَدِیْثُ حَسَنٌ صَحِیْحٌ انتہی اور وکیع

ثقہ ہی کہا تبع تابعین سی اور حافظ اور عابد اور استاد امام شافعی کا اور

روایت کرتی ہین اوس سی سب صحاح ستہ والی اور یہہ حدیث عبد الرحمن ابن

ابی لیلی سی سوای اس سند کی اور سندون سی بہی ابو داود اور طحاوی

وغیرہما نی روایت کی ہی غرضکہ یہہ حدیث حسن ہی بسبب کثرت

طرق کے اور صحیح ہے بسبب صحت سند کے اور کہا ترمذی نے

تکبیر تحریمہ کے نماز مین تو جواب اس شبہ کا یہہ ہی کہ کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نی کہ وہ
شیخ بخاری اور مسلم کا ہی کتاب اپنی مین کہ نام اوسکا مصنف ہی حَدَّثَنَا وَکِیعٌ
عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْحَکَمِ وَ عِیْسٰی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ
ابْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ
ثُمَّ لَا یَرْفَعُہُمَا حَتّٰی یَفْرُغَ اور روایت کیا اسکو دارقطنی اور ابو داود اور طحاوی وغیرہم
نے یہہ حدیث صحیح ہی اسلئی کہ راوی اسکی راوی حدیث صحیح کی ہین کیونکہ حکم
اور عبد الرحمن بن ابی لیلی ترمذی کی سند صحیح مین ہین کہا ترمذی نی حَدَّثَنَا
اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ اَخْبَرَنَا ...
عن الحکم عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَتْ صَلٰوۃُ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الحدیث پہر کہا ترمذی نی حدیث البراء
حدیث حسن صحیح انتہی اور ابن ابی لیلی بہی ترمذی کی صحیح سند مین ہی کہ کہا ترمذی
نی حدثنا هناد قال اخبرنا هشيم عن ابن ابی لیلی عن عطاء عن ابن عباس
قَالَ یَرْفَعُ الْحَدِیْثَ اَنَّہٗ کَانَ یُمْسِکُ عَنِ التَّلْبِیَۃِ فِی الْعُمْرَۃِ اِذَا اسْتَلَمَ
الْحَجَرَ اور کہا ترمذی نی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ انتہی اور وکیع
ثقہ ہی کبار تبع تابعین سی اور حافظ اور عابد اور استاد امام شافعی کا اور
روایت کرتی ہین اوس سی سب صحاح ستہ والی اور یہہ حدیث عبد الرحمن ابن
ابی لیلی سی سوای اس سند کی اور سندون سی بہی ابو داؤد اور طحاوی
وغیرہما نی روایت کی ہی غرضکہ یہہ حدیث حسن ہی بسبب کثرت
طرق کے اور صحیح ہے بسبب صحت سند کے اور کہا ترمذی نے

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ
اَلَا اُصَلِّي بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ
يَدَيْهِ اِلَّا فِي اَوَّلِ مَرَّةٍ اور روایت کیا اسکو طحاوی اور ابو داؤد اور ابو بکر بن
ابی شیبہ وغیرہم نے اور یہہ حدیث صحیح ہے اسلیے کہ راوی اس حدیث کے راوی
حدیث صحیح کے ہین کیونکہ ہناد سند صحیح ترمذی مین ہین چنانچہ اوپر مذکور ہوئی اور حال
وکیع کا بھی گذر چکا ہے اور سفیان ثوری ثقہ اور حافظ اور عابد اور امام اور
حجت اور فقیہ اور مجتہد اور کبار تبع تابعین سے ہے اور عاصم بن کلیب سند
صحیح ترمذی کے ہین ہے کہا ترمذی نے حدثنا ابو کریب قال اخبرنا عبد اللہ
بن ادریس عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال قدمت
المدینۃ الحدیث اور کہا ترمذی نے ہذا حدیث حسن صحیح انتہی اور کہا
ابو داؤد نے کہ تہا عاصم بڑی عبادت کرنیوالون سے اور تہا افضل اہل کوفہ
کا اور کہا بخاری وغیرہ نے کہ عاصم تابعی ہے اسی طرح کہا شیخ ابن ہمام نے
فتح القدیر مین اور عبد الرحمن بن اسود ثقہ ہے اور تابعی اور روایت
کرتے ہین اوس سے سب اصحاب صحاح ستہ وغیرہم اور علقمہ بہی ثقہ ہے
اور فقیہ اور عابد اور کبار تابعین سے روایت کرتے ہین اوس سے صحاح ستہ والے
اور عبد اللہ بن مسعود کبار صحابہ سابقین اولین سے ہین مجتہد و فقیہ اور اونکی مناقب
بہت حدیث مین مذکور ہین اور کہا نسائی نے اخبرنا سوید بن نصر قال حدثنا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بن الاسود عن علقمة عن عبد الله ابن مسعود قال لا اخبركم
بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام فرفع يديه اول
مرة ثم لم يعد پس یہ حدیث بھی صحیح ہی اور راوی اسکی سبکے سب ثقہ ہین جیساکہ
گذرا بیان اسکا اوپر سوای عاصم بن کلیب کی اور وہ ثقہ ہی جیساکہ تقریب مین مذکور
ہی اور سوای عبد اللہ بن المبارک کی سو وہ ثقہ اور امام اور فقیہ اور مجتہد ہے
اور روایت کرتی ہین اون سی صحاح ستہ وغیرہ کے لوگ اور کہا ابو بکر بن ابی
شیبہ نے کہ وہ شیخ بخاری ومسلم کا ہی کتاب بیچ مین کہ نام اوسکا مصنف ہے
حدثنا حماد عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود قال
صليت خلف النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر فلم يرفعوا
ايديهم الا عند افتتاح الصلوة پس اس حدیث کے اسناد صحیح سندون کے
ہی عنقریب آتی ہی کا بیان اسکا اور کہا ابو حنیفہ نی حدثنا حماد عن ابراهيم
عن علقمة والاسود عن عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان لا يرفع يديه الا عند افتتاح الصلوة ثم لا يعود لشيء من ذلك
پس اسناد اس حدیث کی صحیح سندون کی ہے پس یہ حدیثین دلالت کرتی ہین
اسپر کہ نہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم رفع یدین کرنیوالے سوائے تکبیر تحریمہ
کی پس حدیث رفع یدین کی دو باتسے خالی نہین یا تو محمول ہین اوپر سنت ہونے
رفع یدین کے یا مستحب ہونے اوسکے اگر ہو قسم پہلے یعنے محمول ہون سنت ہونی پر تو
واقع ہوگا تعارض درمیان حدیثون رفع یدین اور عدم رفع یدین کے پس ضرور ہوا
عمل کرنا ساتھ حدیثون صحیح کے پس کہتی ہین ہم کہ حدیثین عدم رفع یدین کی صحیح ہین

حدیثون رفع یدین کی سی اور بیان اسکا یہہ ہی کہ حدیث اصح الاسانید وہ حدیث ہے
کہ کہا ہو بعضے ائمہ نے کہ یہہ اسناد اصح الاسانید ہے اور وہ اسناد کہ کہا ہو گیے ائمہ
ائمہ حدیث سی کہ وہ اصح الاسانید ہی وہ تین اسناد ہیں ایک ان مین سی اسناد
زہری کی سالم سی اور سالم روایت کرین عبد اللہ بن عمر سے کہا امام احمد بن حنبل نے
کہ یہہ اسناد اصح الاسانید ہی اور دوسرا اسناد محمد بن سیرین کی کہ وہ روایت کرین
عبیدہ بن عمرو سلمانی سی وہ روایت کرین علی بن ابی طالب سی کہا علی بن مدینی نے
کہ یہہ اسناد اصح الاسانید ہی اور تیسرا اسناد ابراہیم کی علقمہ سی کہ وہ روایت کرین
عبد اللہ بن مسعود سے کہا یحیی بن معین نی کہ یہہ اسناد اصح الاسانید ہی اسطرح ہی بیچ شرح
نخبۃ الفکر کی اور نہین ہی کوئی حدیث باب رفع الیدین اور عدم رفع الیدین مین
اسنا محمد بن سیرین کیسی پس باقی رہین اصح الاسانید مین سی دو اسناد اسباب کی حدیثون کے
مین پس کہتی ہین ہم کہ ان دونون اسنادون مین سی کہ اصح الاسانید ہین اسناد ابراہیم
اصح ہی اسناد زہری کی سی اور بیان اسکا یہہ ہی اِجْتَمَعَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَالْاَوْزَاعِیُّ
بِمَکَّۃَ فَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ لِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ مَا بَالُکُمْ لَا تَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ
عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْہُ فَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ اَنَّہٗ لَمْ یَصِحَّ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ شَیْئٌ فَقَالَ کَیْفَ لَمْ یَصِحَّ وَقَدْ حَدَّثَنِی
الزُّہْرِیُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ
یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَعِنْدَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْحَنِیْفَۃَ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ

ثُمَّ لَا یَعُوْدُ بِشَیْئٍ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ اُحَدِّثُکَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْحَنِیْفَةَ کَانَ حَمَّادٌ اَفْقَهَ مِنَ الزُّهْرِیِّ وَکَانَ اِبْرَاهِیْمُ اَفْقَهَ مِنْ سَالِمٍ وَعَلْقَمَهُ لَیْسَ بِدُوْنِ ابْنِ عُمَرَ فِی الْفِقْهِ وَاِنْ کَانَتْ لِابْنِ عُمَرَ صُحْبَةٌ وَلِلْاَسْوَدِ فَضْلٌ کَثِیْرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ لَهٗ فَضْلٌ کَثِیْرٌ فِی الْفِقْهِ وَحَقِّ الصُّحْبَةِ مِنْ صِغَرِهٖ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَسَکَتَ الْاَوْزَاعِیُّ انتہی یہہ سند مین ہے

اور فتح القدیر مین اور مقرر ہوا ہی قاعدہ اصول حدیث و فقہ مین کہ جبکہ معارض ہوں دو حدیثین تو ہوگا عمل ساتھہ اوس حدیث کی کہ ہو سند اوسکی صحیح دوسری حدیث کی سند سے پس واجب ہوا عمل کرنا عدم رفع یدین کی حدیثون پر پس یہہ ایک وجہ ہی ترجیح کی باب عدم رفع مین اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ فرض کیا ہمنی کہ قوت صحت حدیثون رفع یدین کی برابر ہی حدیثون عدم رفع یدین کی پس اس صورت مین تعارض واقع ہوگا بغیر ترجیح کی پس جبکہ تعارض واقع ہوا تو ساقط ہوئین دونو طرف کی حدیثین اور نہ رہی کوئی حدیث کہ دلیل پکڑی جاوی ساتھہ اوسکی رفع یدین اور عدم رفع یدین پر پس باقی رہی گی نماز اپنی اصل پر کہ وہ سکون ہی بالاجماع جیسا کہا ابن ہمام نی فتح القدیر مین بَلْ هُوَ مِنْ جِنْسِ السُّکُوْنِ الَّذِیْ هُوَ طَرِیْقُ مَا اُجْمِعَ عَلَیْهِ فِی الصَّلٰوةِ انتہی اور یہہ بات ظاہر ہی انکی نزدیک کہ اگر نہ آتی حدیث رفع یدین کی تو نہ اوٹھائی جاتی ہاتھہ جیسا کہ نہین آئی ہی کوئی حدیث مثلاً ہاتھہ رکھنی کی سر پر نماز مین تو نہین جائز ہی ہاتھہ رکھنا سنت جان کر یا مستحب جان کر سر پر اور ایسے

ف یعنی بجا ہے عدم رفع یعنی سکون ہے کہ وہ طریق مجمع علیہ ہے نماز میں ۱۲

اصل پر دلالت کرتی ہی حدیث اسکنوا فی الصلوٰۃ کی اور قول اللہ تعالےٰ کا
قوموا للہ قانتین اور ہی تائید کرتی ہی عدم رفع یدین پر حدیث عبد اللہ بن عباس نے
کہ کہا اونہون نی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُرْفَعُ الْاَیْدِیْ فِی
شَیْءٍ اِلَّا فِی سَبْعِ مَوَاطِنَ فِی اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ وَفِی الْعِیْدَیْنِ وَعِنْدَ
اِسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَعَلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَعِنْدَ عَرَفَاتٍ وَعِنْدَ جَمْعٍ وَعِنْدَ
رَمْیِ الْجِمَارِ، روایت کیا اسکو بیہقی نی پس اگر رفع یدین نماز مین سنت ہوتا تو مذکور
ہوتا اس حدیث مین پس رفع یدین کرنا سنت جانکر مخالف اس حدیث کے ہی
ہوا اور اگر ہو قسم دوسرے یعنے محمول ہون حدیثین رفع یدین کی استحباب پر تو
جواب اسکا کتنی وجہون سی ہی وجہ اول یہہ ہی کہ کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نے
کہ شیخ ہی بخاری و مسلم وغیرہما کا اپنی کتاب مصنف مین اخبرنا قتیبۃ بن سعید
عن الاعمش عن المسیب بن رافع عن تمیم بن طرفۃ عن
جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ونحن رافعوا ایدینا فی الصلوۃ فقال ما بال رافعی ایدیہم
فی الصلوۃ کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ اور
روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی نی اپنی سنن مین اور کہا مسلم نے
بیچ باب الامر بالسکون والنہی عن الاشارۃ بالید
ووضعہا عند السلام واتمام الصفوف الاول و
التراص فیہا پھر کہا مسلم نی اپنی صحیح مسلم مین حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ
اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاَبُوْکُرَیْبٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ

اصل پر دلالت کرتی ہی حدیث اسکنوا فی الصلوۃ کی اور قول اللہ تعالے کا
قوموا للہ قانتین اور ہی تائید کرتی ہی عدم رفع یدین پر حدیث عبد اللہ بن عباس کے
کہ کہا اونہون نے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُرْفَعُ الْاَیْدِیْ فِیْ
سَبْعٍ اِلَّا فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ وَفِیْ الْعِیْدَیْنِ وَعِنْدَ
اِسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَعَلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَعِنْدَ عَرَفَاتٍ وَعِنْدَ جَمْعٍ وَعِنْدَ
رَمْیِ الْجِمَادِ روایت کیا اسکو بیہقی نے پس اگر رفع یدین نماز مین سنت ہوتا تو مذکور
ہوتا اس حدیث مین پس رفع یدین کرنا سنت جانکر مخالف اس حدیث کے ہی
ہوا اور اگر ہو تسلیم دوسرے یعنے محمول ہون حدیثین رفع یدین کی استحباب پر تو
جواب وسکا کتنی وجہون سی ہی وجہ اول یہہ ہی کہ کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نے
کہ شیخ ہی بخاری و مسلم وغیرہما کا اپنی کتاب مصنف مین اخبرنا قتیبۃ بن سعید
عن الاعمش عن المسیب بن رافع عن تمیم بن طرفۃ عن
جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ونحن رافعوا ایدینا فی الصلوۃ فقال ما بال رافعی ایدیہم
فی الصلوۃ کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ اور
روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی نے اپنی سنن مین اور کہا مسلم نے
پہلی باب الامر بالسکون والنہی عن الاشارۃ بالید
ووضعہا عند السلام واتمام الصفوف الاول و
التراص فیہا پھر کہا مسلم نے اپنی صحیح مسلم مین حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ
اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ

عن المسيب بن رافع عن تميم بن طرفة عن جابر بن سمرة قال خرج علينا
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مالي اراكم رافعي ايديكم
كانها اذناب خيل شمس اسكنوا في الصلوة قال ثم خرج علينا فرآنا
حلقا فقال مالي اراكم عزين قال ثم خرج علينا فقال الا تصفون كما
تصف الملئكة عند ربها فقلنا يا رسول الله وكيف تصف الملئكة
عند ربها قال يتمون الصفوف الاول ويتراصون في الصف
حدثنا ابو كريب قال اخبرنا ابو زائدة عن مسعر قال حدثني
عبيد الله عن جابر بن سمرة قال كنا اذا صلينا مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم قلنا السلام عليكم ورحمة الله السلام
عليكم ورحمة الله واشار بيده الى الجانبين فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم علام تومون بايديكم كانها اذناب خيل
شمس انما يكفي احدكم ان يضع يده على فخذه ثم يسلم على
اخيه من على يمينه وشماله حدثنا القاسم قال اخبرنا عبيد الله
بن موسى عن اسرائيل عن فرات عن عبيد الله عن جابر بن سمرة
قال صلينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكنا اذا سلمنا
قلنا بايدينا السلام عليكم فنظر الينا رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال ما شانكم تشيرون بايديكم كانها اذناب خيل
شمس اذا سلم احدكم فليلتفت الى صاحبه ولا يومي بيده
انتهى كلام مسلم پس روايت كين مسلم نے اس باب مين كل

دو حدیثین حدیث تمیم کی اور حدیث عبید اللہ کی اور ثابت کیا سکون فی الصلوۃ
کو اور اتمام صفوف کو اور تراص کو تمیم کی حدیث سے اور باقی کو عبید اللہ کی حدیث
سے اب حدیث تمیم کی غیر ہے عبید اللہ کی حدیث کی کتنی وجہون سے وجہ اول یہہ ہے کہ
حدیث تمیم کی دلالت کرتی ہی اسپر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تھے اس نماز
مین یعنی جس مین رفع یدین کر رہے تھے بلکہ گھر سے آئے اور حدیث عبید اللہ کی دلالت
کرتی ہی اسپر کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ساتھہ ہماری نماز مین اور وجہ دوسرے
یہہ ہی کہ حدیث تمیم کی دلالت کرتی ہی رفع یدین پر اور حدیث عبید اللہ کے دلالت
کرتی ہی اشارہ پر اور وجہ تیسرے یہہ ہی کہ حدیث تمیم کے دلالت کرتی ہی اسپر
کہ رفع یدین تھا مظروف نماز کا یعنی اندر نماز کی اور حدیث عبید اللہ کی دلالت
کرتی ہی اسپر کہ یہہ اشارہ نہتا مظروف نماز کا اور وجہ چوتھے یہہ ہی کہ حدیث تمیم
کی دلالت کرتی ہی اسپر کہ سکون ہو مظروف نماز کا اور حدیث عبید اللہ کی دلالت
کرتی ہی اسپر کہ تہا یہہ اشارہ ساتھہ سلام کی اور سلام نہین مظروف نماز کا پس اسیطرح
نہوا اشارہ مظروف نماز کا اور اسی طرح منع اشارہ کا نہوا مظروف نماز کا پس ان
وجہون سے ثابت ہوا کہ حدیث اسکتوا کی اور محل مین ہی اور حدیث عبید اللہ کے
اور محل مین پس کہتے ہین ہم خدای تعالے کی توفیق سے کہ جو رفع یدین مظروف
نماز کا ہی خواہ رکوع مین ہو خواہ سجود مین کہین ہو منسوخ ہوا تمیم کی حدیث سے
پس منسوخ ہوئی اس سے یہہ حدیث ہی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ
یَرْفَعُ یَدَیْہِ عِنْدَ کُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نی اور وجہ دوسرے یہہ
کہ حدیث ابن مسعود کے اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فَصَلّٰی فَلَم یَرْفَع یَدَیْہِ فِی اَوَّلِ مَرَّۃٍ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداود اور نسائی
اور طحاوی اور ابوبکر بن ابی شیبہ وغیرہم نی دلالت کرتی ہی سی نسخ پر کیونکہ نماز پڑہی
عبداللہ بن مسعود نی اون لوگونکی دکہانی کی لئی کہ نہین جانتی تہی نماز رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ظاہر ہی کہ نماز عبداللہ بن مسعود کی مشتمل ہوگی اوپر تمام
فرایض اور واجبات اور سنتون اور مستحبات کی پس جبکہ نکیا رفع یدین کو نماز مین اوپر
پر کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِلَّا عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ
ثُمَّ لَا یَعُوْدُ تو ثابت ہوا یہہ کہ نہین ہی یہہ رفع یدین نماز کی مستحبات اور سنن مین سے
اور وجہ تیسری یہہ ہی کہ جبکہ ہوئین حدیثین رفع یدین کی محمول استحباب پر اور
حدیثون عدم رفع یدین کے نی دلالت کیا اسکی نسخ پر تو ادنی مرتبہ یہہ حاصل ہوکہ وقت
عدم رفع یدین کی ہوا ادا نماز بطریق سنت کی اور وقت رفع یدین کی ہوا ادا نماز
کا ساتہہ احتمال حصول استحباب کے اور خوف ترک سنت کے اور جو مستحب کے لازم آتا ہو واسطے
کرنی ہی ترک سنت تو واجب ہے ترک کرنا اوس مستحب کا واسطے حاصل کرنی سنت کے
اور وجہ چوتہی یہہ ہی کہ جبکہ ہوئین حدیثین رفع یدین کی محمول استحباب پر تو ہوگا
ادا نماز کا ساتہہ رفع یدین کی اور بغیر رفع یدین کی بطریق سنت بلاشبہہ اور جبکہ
آئین حدیثین نسخ ہونی رفع یدین کی تو فرض کیا ہمنے کہ اقل مرتبہ یہہ ہے کہ واقع ہوا
بیچ ادا نماز کی بطریق سنت کے وقت رفع یدین کی اور متیقن رہا ادا نماز کا بطریق
سنت کے وقت عدم رفع یدین کے پس ترک رفع یدین کا واجب ہوتا ساتہہ حدیث حسن ابن علی بن ابیطالب
کی کہ کہا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ
روایت کیا اسکو ترمذی وغیرہ نی اور کہا ترمذی نی ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

ل یعنی چھوڑ دون یعنی ترک کرنا لکھین واسطے چھوڑو اور رہو بیرون ... ۱۲

یہہ تحقیق تو اون حدیثون سی ہوئی کہ جو روایت کی گئی ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی اب آپ کی آثار صحابہ سنو روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا
اونہون نی صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ومع ابی بکر و
عمر فلم یرفعوا ایدیھم الا عند افتتاح الصلوۃ روایت کیا اسکو بیہقی
اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن عدی نی اور یہہ روایت اصح الاسانید ہی اور
روایت ہی اسود سی کہ کہا اوسنی رأیت عمر بن الخطاب یرفع یدیہ فی
اول تکبیرۃ ثم لا یعود روایت کیا اسکو بیہقی اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور طحاوی
نی ساتھہ سند صحیح کے کہا یہہ شیخ ابن ہمام اور ملا علی قاری نی اور روایت
ہی عاصم بن کلیب سی کہ وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سی ان علیا کان یرفع
یدیہ اذا افتتح الصلوۃ ثم لا یعود روایت کیا اسکو ابو بکر بن ابی شیبہ اور
طحاوی نی اور امام محمد نی ساتھہ سند صحیح کے اور کہا زیلعی نی شرح کنز مین کہ
کہا ابن مسعود نی صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر و
عثمان فلم یرفعوا ایدیھم الا عند افتتاح الصلوۃ انتہی اور روایت کیا
ابو حنیفہ رحمہ اللہ نی حماد سی اوسنی ابراہیم سیے اونسے اسود سیے ان عبد اللہ
عبد اللہ بن مسعود کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود الی
شیء من ذلک ویاثر ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور یہہ حدیث نہایت صحیح ہی اور روایت ہی ابراہیم سی کہ کہا کان عبد اللہ
لا یرفع یدیہ فی شیء من الصلوۃ الا فی افتتاح الصلوۃ روایت کی
یہہ طحاوی نی سند صحیح سیے اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سیے کہ کہا اونہون

الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع
یدیہ الا فی اول مرۃ روایت کیا اسکو طحاوی وغیرہ نی اور روایت کیا
امام محمد نی محمد بن ابان سی اونسی عبد العزیز بن حکیم سی کہ کہا اونسے
رایت ابن عمر یرفع یدیہ حذاء اذنیہ فی اول تکبیرۃ افتتاح
الصلوۃ ولم یرفعہما فیما سوی ذلک اور روایت کیا ابو بکر بن ابی شیبہ
نی ابو بکر بن عیاش سی اونسی حصین سی اونسی مجاہد سی کہ کہا مجاہد نے
ما رایت ابن عمر یرفع یدیہ الا فی اول ما یفتتح الصلوۃ اور
روایت کیا اسکو طحاوی نی اور یہہ حدیث صحیح ہے کہا یہہ عینی نے
شرح بخاری مین اور کہا زیلعی نی روی عن مجاہد خدمت ابن عمر عشر
سنین فما رایتہ یرفع یدیہ فی شی من صلوتہ الا فی التکبیرۃ
الاولی اور روایت ہی محمد بن ابی یحیی سی کہ کہا اونسے صلیت الی
جنب عبد اللہ ابن الزبیر فجعلت ارفع یدیہ فی کل رفع وخفض
قال یا ابن اخی رایتک ترفع فی کل رفع وخفض ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ ثم لا
یرفع فی شی حتی فرغ روایت کیا اسکو بیہقی نی خلافیات اپنی مین اور
روایت کیا مسند مین ابو حنیفہ نی حماد سی اونسی ابراہیم نخعی سی انہ
قال فی وایل بن حجر انہ اعرابی لم یصل مع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم صلوۃ اری قبلہا قط فہو اعلم من عبد اللہ واصحابہ حفظ و
لم یحفظوا یعنی رفع الیدین عند الرکوع یہہ حدیث اصح الاسانید ہے

اور روایت کیا طحاوی نی احمد بن داؤد سی اوسنی مسدد سی اوسنی خالد بن عبد اللہ
سی اوسنی حصین سی اوسنی عمرو بن مرہ سے کہا اوسنے دخلت مسجد حضرموت
فاذا علقمۃ بن وائل یحدث عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یرفع یدیہ عند الرکوع وبعدہ فذکرت ذلک لابراہیم
فغضب وقال راٰہ ہو ولم یرہ ابن مسعود ولا اصحابہ اور روایت کیے
امام محمد نے موطا مین یعقوب بن ابراہیم سے یعنی امام ابو یوسف سے
اور اوسنے حصین بن عبد الرحمن سی کہ کہا اوسنے دخلت انا وعمرو
بن مرۃ علی ابراہیم قال عمرو حدثنی علقمۃ بن وائل الحضرمی
عن ابیہ انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فراٰہ یرفع یدیہ
اذا کبر واذا رکع واذا رفع قال ابراہیم ما ادری لعلہ لم یری
النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ذلک الیوم فحفظ ہذا منہ ولم یحفظ
ابن مسعود ولا اصحابہ ما سمعتہ من احد منہم انما کانوا یرفعون
ایدیہم فی بدء الصلوۃ حین یکبرون پس یہ حدیث کہ ساتھہ سند
صحیح کے ہے دلالت کرتی ہی اوپر دعوی اجماع صحابہ زمانہ اوسکیکے
عدم رفع یدین پر اور اسیطرح تصریح کے ہے ملا علی قاری نی بیچ شرح موطا
مین باین عبارت ولا اصحابہ ای ولا سائر اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ما سمعتہ ای ہذا الرفع الزائد من احد منہم ای
اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما کانوا ای الصحابۃ یرفعون ایدیہم فی بدأ الصلوۃ
حین یکبرون ای للتحریمۃ فقط وہذا بمنزلۃ دعوی الاجماع انتہی کلام القاری

پس یہہ ہی تحقیق صحابہ سی اب سنو حال تابعین کا روایت ہی جابر سی ان الاسود وعلقمۃ
کانا یرفعان ایدیہما اذا افتتحا ثم لا یعودان اور روایت ہی طحاوی نے ان ابراہیم
وخیثمۃ لا یرفعان ایدیہما الا فی بدأ الصلوۃ اور روایت ہی حصین اور
مغیرہ سی کہ کہا ابراہیم نخعی نے لا ترفع یدیک فی شیٔ من الصلوۃ
اور روایت ہی حسن بن عیاش سی اور اوسنے عبد الملک کا کہ کہا اوسنے رایت الشعبی
وابراہیم وابا اسحق لا یرفعون ایدیہم الا حین یفتتحون الصلوۃ اور روایت
ہی وکیع اور اسامہ سی اور اوہنون نی شعبہ سی کہ کہا ابو اسحق نی کان اصحاب عبد اللہ
واصحاب علی لا یرفعون ایدیہم الا فی افتتاح الصلوۃ روایت کیا ان سب
روایتونکو ابوبکر بن ابی شیبہ نی کہ اوستاد ہی بخاری اور مسلم کا مصنف اپنی مین بیچ
باب نسخ رفع یدین کی اور کہا طحاوی نی معانی الآثار مین حدثنی ابن ابی
داود قال اخبرنا احمد بن یونس قال حدثنا ابوبکر بن عیاش قال ما
رایت فقیہا قط یفعلہ یرفع یدیہ فی غیر التکبیرۃ الاولی یہہ روایت
صریح دلالت کرتی ہی اوپر دعوی اجماع تابعین مجتہدین کی عدم رفع یدین پر
پس جبکہ ہوئین حدیثین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دلالت کرنیوالی اوپر عدم
رفع یدین کی سوای تکبیر تحریمہ کے پہر اجماع تابعین کا اسپر جیسا کہ اوپر گذرا تو قائل
ہوئی ساتہہ اسکی ائمہ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام مالک اور
سوای انکی کہا عینی نے شرح بخاری مین وعند ابی حنیفۃ واصحابہ لا یرفع یدیہ
الا فی تکبیر الاولی وبہ قال ابراہیم النخعی وسفیان الثوری وعامر
الشعبی وابو اسحق السبیعی وعبد الرحمن بن ابی لیلی وعلقمۃ بن قیس

والاسود بن زید وعاصم بن کلیب وابن المغیرة وخیثمة ووکیع ومالک فی روایة وهو المشهور من مذهبه وهو المعمول عند اصحابه انتہی کلام العینی اور کہا نووی نی شرح صحیح مسلم مین وهو اشهر الروایات عند مالک انتہی اور کہا خوارزمی نی مسند مین والدلیل علی هذا ان حدیث رفع الیدین حدیث وانه مدنیون ومالک بن انس المدنی لم یاخذ به ولم یعمل به وانه اعلم بروایة اهل بلده من غیره انتہی حاصل غرض خوارزمی کا یہہ ہی کہ حال عبداللہ بن عمر کی حدیث کا تو یہہ ہی جو معلوم ہوا کہ راوی اوسکی مدنی ہین اور امام مالکنے باوجود مدنی ہونیکی اوسپر عمل نہین کیا حالانکہ وہ اکابر المحدثین مین اور بہی معارض ہی ساتہہ فعل عبداللہ بن عمر کے اور وائل بن حجر نی نہین دیکہا حضرت کو مگر ایک بار جیسا کہ ابو داود کی حدیث سی معلوم ہوتا ہی بس اونکی حدیث کا نہین اعتبار ہی مقابلہ مین حدیث عبداللہ بن مسعود کی اسلیے کہ عبداللہ بن مسعود فقیہ اور مجتہد اور آنحضرت کی ساتہہ ملازم رہا اول سی آخر تک جو اونکو حال احکام نماز کا آنحضرت سے ہے ایکبار کی دیکہنے والیکو کب ہوا اور حدیث مالک بن حویرث کے کہ رفع یدین پر دلالت کرتی ہی سو وہ مجروح ہی جہتہ نصر بن عاصم اور خالد بن مہران کیسلی اور حدیث ابی حمید ساعدی کی کہا بعض نی کہ وہ صحیح ہے لیکن امام طحاوی نی مجروح کیا اوسکو مدلل کر کی اور جرح مقدم ہوتی ہی اوپر تصحیح کے بس نہ ہوا اعتبار اوسکا بہی اور باقی حدیثین باب رفع یدین کی ضعیف ہین جیسا کہ نہین پوشیدہ ہی اسماء الرجال کی جاننی والی پر بس یہہ طریق جرح کا اور طرح ہے سوائے طرحون مذکورہ کے وما علینا الا البلاغ المبین ○

والاسود بن زید وعاصم بن کلیب والمغیرة وحثیمة ووکیع ومالک فی روایة وهو المشهور من مذهبه وهو المعمول عند اصحابه انتهی کلام العینی اور کہا نووی نی شرح صحیح مسلم مین وهو اشهر الروایات عند مالک انتهی اور کہا خوارزمی نی مسند مین والدلیل علی هذا ان حدیث رفع الیدین حدیث واه مدنیون ومالک بن انس المدنی لم یاخذ به ولم یعمل به وانه اعلم بروایة اهل بلده من غیره انتهی حاصل غرض خوارزمی کا یہہ ہی کہ حال عبد اللہ بن عمر کی حدیث کا تو یہہ ہی جو معلوم ہوا کہ راوی اوسکی مدنی ہین اور امام مالک نے باوجود مدنی ہونیکی اوسپر عمل نہین کیا حالانکہ وہ اکابر المحدثین ہین اور بہی معارض ہی ساتہہ فعل عبد اللہ بن عمر کے اور وائل بن حجر نی نہین دیکہا حضرت کو مگر ایک بار جیسا کہ ابو داؤد کی حدیث سہی معلوم ہوتا ہی پس اونکی حدیث کا نہین اعتبار ہی مقابلہ مین حدیث عبد اللہ بن مسعود کی اسلئے کہ عبد اللہ بن مسعود فقیہ اور مجتہد اور آنحضرت کی ساتہہ ملازم رہا اول ہی آخر تک جو اونکو حال احکام نماز کا آنحضرت سے ہے ایکبارگی دیکہنے والیکو کب ہو اور حدیث مالک بن حویرث کے کہ رفع یدین پر دلالت کرتی ہی سو وہ مجروح ہی جہتہ نصر بن عاصم اور خالد بن مہران کیسبب اور حدیث ابی حمید ساعدی کی کہا بعض نی کہ وہ صحیح ہے لیکن امام طحاوی نی مجروح کیا اوسکو مدلل کر کی اور جرح مقدم ہوتی ہی اوپر تصحیح کے پس نہ ہوا اعتبار اوسکا بہی اور باقی حدیثین باب رفع یدین کی سب ضعیف ہین جیسا کہ نہین پوشیدہ ہی اسماء الرجال کی جاننی والی پر پس یہہ طریق جرح کا اور طرح ہے سوائے طرحون مذکورہ کے وما علینا الا البلاغ المبین ۞

عاصم بن کلیب اور مغیرہ اور خیثمہ اور وکیع اور مالک سے ایک روایت میں اور یہی مشہور ہے مذہب سے انکے اور یہی معمول ہے نزدیک یاران کے ... اور کہا نووی نے ... اور یہی مشہور ... مالک سے ... اور دلیل اس پر یہہ ہے کہ حدیث رفع یدین کی ... اور مالک بن انس ... مدنی ہے اور نہ عمل کیا اسپر ... وہ زیادہ جاننے والا ہے روایت اہل شہر کا ...

× منزو الدنکا ...

ساتوان مسئلہ بیچ بیان اسکی کہ بسم اللہ آیۃ سورہ فاتحہ
اور اور سورتون کی ہی یا نہین شبہ کرتی ہین بعضی لوگ بانظور کہ

روایت ہی انس بن مالک سی کہ کہا بیٹھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ذات یوم بین اظہرنا اذ اغفا اغفاءۃ ثم رفع راسہ متبسما
فقلنا ما اضحکک یا رسول اللہ قال انزلت علی انفا سورۃ
فقرأ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ
وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ اور کہا نووی نی شرح مسلم مین وحجۃ
اصحابنا ومن قال انہا ایۃ من الفاتحۃ انما کتبت فی المصحف
بخط المصحف وکان ہذا باتفاق الصحابۃ واجماعہم علی ان لا
یثبتوا فیہ بخط القران غیر القران واجمع بعدہم المسلمون کلہم
فی الاعصار الی یومنا واجمعوا علی انہا لیست فی اول براءۃ
وانہا لا تکتب فیہا انتہی پس یہہ حدیث اور اجماع دلالت کرتا ہی اسپر
کہ بسم اللہ ایک آیۃ ہے ہر سورۃ کی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور ہم
جانتی نہین کہ امام اعظم نی کونسی دلیل سی معلوم کیا ہی کہ بسم اللہ نہین ہی آیت
فاتحہ کی اور نہ اور سورتون کی بلکہ وہ جزو قران کا ہی تو جواب اس شبہ کا یہہ ہے
کہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی
قال اللہ تعالی قسمت الصلوۃ بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی
ما سال یقول العبد الحمد للہ رب العلمین ویقول اللہ حمدنی
عبدی یقول العبد الرحمن الرحیم یقول اللہ تعالی اثنی علی عبدی یقول

يقول العبد مالك يوم الدين يقول الله مجدني عبدي يقول العبد اياك نعبد واياك نستعين يقول الله فهذه الاية بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل يقول العبد اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين يقول الله فهؤلاء لعبدي ولعبدي ما سأل روایت کیا اسکو امام مالک و مسلم اور ترمذی وغیرہم پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بسم اللہ نہین ہی آیت فاتحہ کی اسلئی کہ اللہ تعالی نی فرمایا کہ نصف سورہ فاتحہ کا میری لئی ہی اور نصف میری بندی کی لئی پہر بیان کیا ان نصفون کو باینطور کہ وہ نصف فاتحہ کا کہ میری لئی ہی وہ الحمد سی لیکر نصف آیہ اياك نعبد واياك نستعين تک ہے اور اياک نستعين سے لیکر آخر سورہ تک بندی کی لئی ہی پس اس سی دو وجہون سے دلیل پکڑی جاتی ہی اسپر کہ بسم اللہ آیہ نہین ہی فاتحہ کی وجہ اول یہہ ہی کہ اللہ تعالے نی بسم اللہ کو دونون نصفون سی خارج کیا اور یہہ منصوص حدیث کا ہی اور وجہ دوسری یہہ کہ اللہ تعالے نی مقرر کین اپنی لئی تین آیتین پہلیان اور پہر فرمایا کہ آیۃ اياک نعبد کی مشترک ہی درمیان میری اور درمیان بندی میری کی اور پہر لعبدی فرمایا کہ کہتا ہی بندہ اهدنا الصراط المستقيم الخ تک اور پہر اشارہ کیا ساتہہ لفظ ہولاء کی کہ جمع کی لئی ہی پس ضرور ہوا کہ ہون سارا الیہ تین آیتین پس ہونگی الحمد سے سات آیتین اور روایت ہی ابی سعید مولی عامر کیسے ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم نادی ابي بن كعب وهو يصلي فلما فرغ من صلوته لحقه فوضع يده على يده وهو يريد ان يخرج من باب المسجد فقال اني لارجو ان لا تخرج من

المسجد حتی تعلم ما انزل فی التوریة ولا فی الانجیل ولا فی الفرقان مثلها
قال ابی فجعلت ابطی فی المشی رجاء ذلک ثم قلت یا رسول اللہ السورة
التی وعدتنی بها فقال کیف تقراء اذا افتتحت الصلوة فقال فقرأت علیہ
الحمد للہ رب العلمین الی اخرها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم هی هذه السورة وهی السبع المثانی والقران العظیم الذی
اعطیت روایت کیا اسکو امام مالک نے اپنی موطا مین اور روایت کیا بخاری نے
ابی سعید بن معلی سی مانند اسکی پس یہہ حدیث صحیح صریح دلالت کرتی ہی کہ بسم اللہ نہین
ہی آیۃ فاتحہ کی دو وجہون سی وجہ اول یہہ ہی کہ حضرت نے الحمد للہ رب العلمین آخر تک کو فرمایا
کہ یہہ وہی سورۃ ہی جو مجہی وعدہ کیا تہا بایطور کہ نہ نکلی تو مسجد سی یہانتک کہ سیکہی
تو وہ سورۃ کہ نہین اوتاری گئی ہی تورات اور انجیل اور فرقان مین مثل اسکی اور وجہ
دوسری یہہ ہی کہ آنحضرت نے الحمد للہ رب العلمین آخر تک کو سبع مثانی فرمایا ہے
یعنی سات آیتین پس اگر بسم اللہ آیت مانی جاوی فاتحہ کی تو ہوگا خلاف اس حدیث صحیح کا
اور اجماع امت کا کیونکہ منعقد ہوا ہی اجماع اسپر کہ آیۃ سورہ فاتحہ کی سات ہین اور روایت
ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ رب العلمین ام القران
وام الکتاب والسبع المثانی روایت کیا اسکو ابوداؤد وغیرہ نی پس یہہ حدیث
دلالت کرتی ہی اسپر کہ ام الکتاب اور سبع المثانی الحمد للہ رب العلمین آخر تک
ہی نہین ہی بسم اللہ آیۃ اسکی اور روایت ہی انس بن مالک سے کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر وعثمان یفتتحون الصلوة بالحمد للہ رب
العالمین روایت کیا اسکو ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی اور روایت ہی انس

بن مالک سے صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم والی بکر وعمر و
عثمان فلم اسمع احدا منہم یقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم روایت کیا
اسکو مسلم وغیرہ نے پس یہہ حدیث صحیح دلالت کرتی ہی اسپر کہ بسم اللہ نہیں ہے آیۃ فاتحہ
کی کیونکہ اگر ہوتی آیۃ فاتحہ کی تو پڑہتے اوسکو ساتہہ فاتحہ کے اور اسیطرح دلالت کرتی ہی اسپر کہ بسم اللہ
نہیں ہے آیۃ اور سورتونکی بہی اور اسی پر اجماع سلف کا کہ جو پہلے ہین امام شافعی سے جیسا کہ
کہا عینی نے شرح بخاری مین انہم قالوا زعم الشافعی انہا آیۃ من کل سورۃ وما
سبقہ الی ہذا القول احد لان الخلاف بین السلف انما ہو فی انہا آیۃ
من الفاتحۃ او لیست بآیۃ منہا ولم یعدہا احد آیۃ من سائر السور
انتہی اور کہا زیلعی نے شرح کنز مین قال بعض اہل العلم من جعلہا آیۃ من کل
سورۃ فقد خرق الاجماع لانہم لم یختلفوا فی غیر سورۃ الفاتحۃ
فی انہا لیست بآیۃ من السور انتہی پس ثابت ہوا اس اجماع سے کہ بسم اللہ نہیں ہے
آیۃ سورتونکے اور ثابت ہوا اون حدیثون مذکورہ سے کہ بسم اللہ نہین ہے آیۃ فاتحہ کی پس
واجب ہوا عمل کرنا ساتہہ دلیل قوی کی پس کہتے ہین ہم کہ حدیث انس کہ تمسک کرتے ہین
ساتہہ اوسکی اسپر کہ بسم اللہ آیۃ ہے سورۃ کے جواب اسکا دو وجہ کر ہی جواب اول یہہ ہے کہ وہ حدیث
دلالت کرتی ہین بسم اللہ کے نہ آیۃ ہونے پر صحیحین مین حدیث انس کی سی کہ تمسک کرتے ہین
ساتہہ اوسکے آیۃ ہونے پر جیسا کہ نہین پوشیدہ عارف حدیث پر اور وجہ دوسری یہہ ہے کہ حدیث
انس کی نہین دلالت کرتی ہی اسپر کہ حضرت نے فرمایا ہو کہ بسم اللہ آیۃ ہے سورۃ کی بلکہ محتمل ہی کہ پڑہا ہو
واسطے تعلیم کی باینطور کہ جب سورۃ پڑہی جاوے تو پہلے اوسکے بسم اللہ پڑہی جاوے اور محتمل ہی کہ پڑہا ہو
واسطے فصل کی کیونکہ بسم اللہ پڑہنے سے فصل معلوم ہو جاتا ہے سو ان میں احتمال ہونے حدیث انس کے

ایسی تو ضرور ہوا عمل کرنا ساتھہ اون حدیثون صحیحہ صریح الدلالت کی اور تمسک پکڑنا
ساتھہ اوس اجماع کی کہ نقل کیا ہی نووی نی غیر مستقیم ہی کتنی ایک وجہون سے وجہ اول یہ ہے
کہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ان سورۃ فی القرآن ثلثون
ایۃ شفعت لرجل حتی غفر لہ ھی تبارک الذی بیدہ الملک روایت کیا احمد بن حنبل اور
ابوداود اور ابن ماجہ اور نسای اور ترمذی نی پس اس حدیث نی دلالت کیا کہ آیتین سورہ
ملک کے تیس ہین اور کہا طیبی نی شرح کرمین اجمعوا علی ان تبارک الذی بیدہ الملک
ثلثون ایۃ من غیر البسملۃ انتھی پس اجماع نی ساتھہ حدیث کے ملکر دلالت کی اسپر کہ بسم اللہ
نہین ہے آیۃ اس سورہ ملک کے باوجود اسکے کہ لکہی گئی ہی مصحف مجید مین اور وجہ دوسرے یہہ ہی کہ
مختلف ہوئی ہین بسم اللہ کے آیۃ ہونی مین بیچ سورہ فاتحہ کی اور باقی سورتونکی بسم اللہ مین اجماع ہی
اسپر کہ نہین ہی آیۃ جیسا کہ اوپر گذرا باوجودیکہ لکہی جاتی ہی مصحف مین پس معلوم ہوا ان
دونون وجہون سی کہ تمسک پکڑنا اوس اجماع سی آیت ہونی پر غیر مستقیم ہے اور وجہ تیسرے
یہہ ہی کہ یہہ اجماع نہین ہے اسپر کہ بسم اللہ آیۃ سورہ کے ہے بلکہ اجماع ہی اوپر جانے ہونے مصحف کے غیر قرآن سے
سوہم قایل ہین اسکی سلئی کہ بسم اللہ ہمارے نزدیک جزو قران شریف کے ہیے پس تا پر ہوا ساتھہ حدیثون
صحیحہ کے کہ بسم اللہ نہین ہی آیت فاتحہ کی اور یہی مذہب ہے حنفیون اور مالکیونکا اور باقی سورتونکے
بسم اللہ نہین ہی آیت اور اسی پر ہی اجماع مگر امام اعظم کی نزدیک بسم اللہ جزو قرآنکی ہی سواے تہہ دلیل
اوس اجماع مذکور کی کہ نقل کیا ہی نووی نے اور امام مالک کے نزدیک جزو قرآنکی نہین مسئلہ آٹھوان

بیچ بیان جہر اور اخفاء بسم اللہ کی ہی شبہ کرتی ہین بعضے لوگ بار نظر کر

روایت ہی ام سلمہ سے ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی بیتھا فقرأ
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک

نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین روایت کیا اسکو طحاوی وغیرہ نی اور یہہ حدیث دلالت کرتی
ہی بسم اللہ کے جہر کرنی پر کیونکہ اگر پکار کر نہ پڑھتی تو حضرت ام سلمہ کیونکر سنتین اور یہی مذہب ہے
امام شافعی کا اور ہم نہین جانتی کہ امام اعظم نی کونسی حدیث سی معلوم کیا ہی حضرت بسم اللہ کو جہر نہین کرتی
تہی لیکن کرنا چاہئی سو جواب اس شبہ کا یہہ ہی کہ روایت ہے انس بن مالک سے ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وابابکر وعمر وعثمان کانوا یفتتحون القراءۃ بالحمد للہ رب العالمین +
روایت کیا اسکو ابوداود اور ترمذی اور طحاوی وغیرہم نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن
صحیح ہی اور روایت ہی انس بن مالک سے کہ کہا صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر
وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منہم یقراء بسم اللہ الرحمن الرحیم روایت کیا
اسکو مسلم اور طحاوی نی اور روایت ہی انس بن مالک سے کہ کہا صلیت خلف النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان فکانوا یفتتحون بالحمد للہ رب العلمین
ولا یذکرون بسم اللہ الرحمن الرحیم فی اول قراءۃ ولا فی
اخرھا روایت کیا اسکو مسلم نی اور روایت ہی انس بن مالک سے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وابابکر وعمر کانوا یفتتحون الصلوۃ بالحمد للہ رب العلمین روایت کیا اسکو بخاری
اور ابن ماجہ نی اور روایت ہی انس بن مالک سے کہ کہا صلی بنا رسول اللہ علیہ وسلم
فلم یسمعنا قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلی بنا ابوبکر وعمر فلم نسمع
منہما روایت کیا اسکو نسائی نی اور روایت ہی انس بن مالک سے کہا کنت وراء ابی بکر
وعمر وعثمان فکلہم لا یقراء بسم اللہ الرحمن الرحیم اذا افتتح الصلوۃ
روایت کیا اسکو امام مالک نے موطا میں اور امام طحاوی نی معانی الآثار میں اور روایت ہے انس بن

مالک سے کہا کہ نہیں سنا میں نے کسی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا ابو بکر ولا عمر جہر ون

ببسم اللہ الرحمن الرحیم روایت کیا اسکو امام ابو حنیفہ نے اور امام طحاوی نے اور روایت

انس بن مالک سے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر کانوا یسرون ببسم اللہ

الرحمن الرحیم روایت کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہی عبداللہ بن مغفل سے کہا سمعنی ابی

وانا فی الصلوۃ اقول بسم اللہ الرحمن الرحیم فقال لی ابی بنی ہذا محدث ایاک

والحدث قال ولم ار احدا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الیہ

الحدث فی الاسلام یعنی منہ وقال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ومع ابی بکر وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منہم یقولہا فلا تقلہا اذا انت

صلیت فقل الحمد للہ رب العالمین روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی اور طحاوی اور ابن

ماجہ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو حنیفہ وغیرہم نے اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح الصلوۃ بالتکبیر ویفتتح القراءۃ بالحمد للہ رب العالمین

روایت کیا اسکو ابو داؤد اور مسلم اور ابن ماجہ وغیرہم نے یہ روایتیں صحیحہ صریح دلالت کرتی ہیں

بسم اللہ کی عدم جہر پر اور یہی مذہب ہی جمہور اہل علم کا اور انہیں میں سے ہیں خلفاء اربعہ اور عروہ بن

الزبیر اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری اور حسن بصری اور ابو حنیفہ اور امام مالک اور احمد بن حنبل اور

ابو یوسف اور امام محمد اور اسحاق اور عبداللہ بن مبارک اور سوائے انکے سلف و خلف سے ہیں

کہا ترمذی نے والعمل علیہ عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ

وسلم منہم ابو بکر وعمر وعثمان وعلی وغیرہم ومن بعدہم

من التابعین وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک واسحاق واحمد

لا یرون ان یجہر ببسم اللہ الرحمن الرحیم قالوا یقولہا فی نفسہ انتہی

مالک سے کہ کہا کہ نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا ابو بکر ولا عمر جہر کرتے بسم اللہ الرحمن الرحیم روایت کیا اسکو امام ابو حنیفہ نے اور امام طحاوی نے اور روایت ہے انس بن مالک سے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابا بکر و عمر کانوا یسرون بسم اللہ الرحمن الرحیم روایت کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا سمعنی ابی وانا فی الصلوٰۃ اقول بسم اللہ الرحمن الرحیم فقال لی ای بنی ہذا محدث ایاک والحدث قال ولم ار احدا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الیہ الحدث فی الاسلام یعنی منہ وقال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومع ابی بکر و عمر و عثمان فلم اسمع احدا منہم یقولہا فلا تقلہا اذا انت صلیت فقل الحمد للہ رب العالمین روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی اور طحاوی اور ابن ماجہ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو حنیفہ وغیرہم نے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح الصلوٰۃ بالتکبیر ویفتتح القراءۃ بالحمد للہ رب العالمین روایت کیا اسکو ابو داؤد اور مسلم اور ابن ماجہ وغیرہم نے یہ حدیثیں صحیحہ صریح دلالت کرتی ہیں بسم اللہ کی عدم جہر پر اور یہی مذہب ہے جمہور اہل علم کا اور انہیں میں سے ہیں خلفاء اربعہ اور عروہ بن الزبیر اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری اور حسن بصری اور ابو حنیفہ اور امام مالک اور احمد بن حنبل اور ابو یوسف اور امام محمد اور اسحاق اور عبد اللہ بن مبارک اور سوای انکی سلف و خلف سے کہ کہا ترمذی نے والعمل علیہ عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابو بکر و عمر و عثمان و علی وغیرہم ومن بعدہم من التابعین وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک واسحاق واحمد لا یرون ان یجہر ببسم اللہ الرحمن الرحیم قالوا یقولہا فی نفسہ انتہی

اور کہا عبدالرحمن اعرج اور عروہ بن الزبیر نی ادرکت الائمۃ وما یفتتحون
القرأۃ الا بالحمد للہ رب العلمین روایت کیا اسکو طحاوی نی اور کہا عینی نے
شرح بخاری مین ولا ینطق عاقل ان اکابر الصحابۃ والتابعین واکثر اھل
العلم یواطون علی خلاف ماکان علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسیاتی الجواب عن احادیث الجھر انشاء اللہ تعالی انتھی پہر جواب دیا عینی نے
بعد اسکی ہر حدیث کا حدیثون جہر کی سی اور پہر کہا بعد اب دینی جواب حدیثون کے ان احادیث الجھر
وان کثرت رواتھا فکلھا ضعیفۃ انتھی اور کہا شیخ کمال الدین نی فتح القدیر
مین قال بعض الحفاظ لیس حدیث صریح فی الجھر الا فی اسنادہ مقال
عند اھل الحدیث انتھی اور کہا زیلعی نی فالحاصل ان احادیث الجھر
لم تثبت عند اھل الحدیث والنقل انتھی اور باوجود اسبات کی اگر فرض کرین ہم
کہ ثابت ہو کوئی حدیث جہر کی تو وہ محمول ہی اسپر کہ محمول ہین اوسپر حدیثین جہر قرأۃ
ظہر وعصر کی بعض اوقات مین واسطی عمل کرنی قوی حدیثون کی اور تابعداری کرنی جمہور صحابہ
کی کہ اون مین ہی خلفاء اربعہ مین

مسئلہ نوان بیچ بیان سورہ فاتحہ کی کہ پڑہنا اوسکا نماز مین فرض ہی یا واجب

شبہ کرتی ہین بعضی لوگ باینطور کہ روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی لاصلوٰۃ
لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب روایت کیا بخاری نی اور مسلم نی پس یہہ حدیث دلالت
کرتی ہی اسپر کہ نہین جائز ہے نماز بغیر پڑہنی سورہ فاتحہ کی یعنی سورہ فاتحہ پڑہنی فرض ہے
اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور ہم نہین جانتی کہ امام اعظم نی کونسی دلیل سی معلوم کیا کہ
پڑہنا سورہ فاتحہ کا واجب ہی نہ فرض تو جواب اس شبہ کا یہہ ہی کہ روایت ہی ابی ہریرہ سے

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من صلی صلوٰۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن
فہی خداج ثلثا غیر تمام روایت کیا اسکو مسلم اور امام مالک نے اور ابو داؤد اور ابن
ماجہ اور ترمذی اور نسائی اور طحاوی نے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا سمعت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول کل صلوٰۃ لا یقرأ فیہا بام الکتاب فہی
خداج روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور طحاوی نے اور روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے ان ہذہ الصلوٰۃ لا یصلح فیہا من کلام الناس انما ہی التسبیح
والتکبیر وقراءۃ القرآن روایت کیا اسکو مسلم اور ابو داود اور نسائی اور طحاوی نے
ساتہہ سندون کثیرہ کی اور روایت ہے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اذا قمت الی
الصلوٰۃ فکبر ثم اقرأ ما تیسر معک من القرآن ثم ارکع الحدیث روایت
کیا اسکو بخاری اور مسلم اور نسائی اور ترمذی اور طحاوی اور ابن ماجہ اور ابو داود نے اور
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ نے نادِ فی المدینۃ انہ لا صلوٰۃ الا بقراءۃ
ولو بفاتحۃ الکتاب روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابو حنیفہ نے اور روایت عبد اللہ
بن حارث سے کہا صلیت خلف رہط من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من الانصار فذکروا الصلوٰۃ وقالوا لا صلوٰۃ الا بقراءۃ ولو بفاتحۃ الکتاب
روایت کیا اسکو ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے فاقرؤا ما تیسر من
القرآن پس یہہ آیہ کریمہ اور حدیثین صحیحہ کہ بکثرت ہین صریح دلالت کرتی ہین اسپر کہ فرض نماز مین
مطلق قراۃ ہے اور سورہ فاتحہ فرض نہین ہے بلکہ واجب ہے جیسا کہ مذہب امام اعظم اور تابعین
اونکا ہے پس جواب عبادہ بن صامت کی حدیث کا دو وجہون سے ہے وجہ اول یہہ ہے کہ لفظ لا کا کہ
حدیث مین مذکور ہے اسم وخبر کو چاہتا ہے اسم اسکا لفظ صلوٰۃ کا ہے اور خبر اسکی انحضرت نے بیان نہین

ہوئی پس ہوئی حدیث مؤول اور مثل کسی چیز کی مثل لفظ کاملہ یا جائزہ کی پس اگر ہو مقدر خبر
لفظ جائزہ کا تو ہونگی معنی یہہ کہ نہین جائز ہی نماز بغیر فاتحہ کے اور اگر ہو مقدر لفظ کاملہ
کا تو ہونگی معنی یہہ کہ نہین ہوگی نماز کامل بغیر فاتحہ کی پس دلالت کی آیۃ شریفہ نی اور حدیثون صحیحہ نے
کہ خبر لا کی کاملہ ہی نہ جائزہ پس حاصل اس وجہ کا یہہ ہی کہ جبکہ نہوئی خبر لا کی مذکور آنحضرت سے تو ہوگے
حدیث مؤول دلالت کرنیوالی بذاتہ کسی امر پر بلکہ ہوگی تابع اون دلیلونکی کہ قوی ہونگی آپ سے
پس ہوئی تابع آیۃ شریفہ اور حدیثون مذکورہ کی کہ وہ صحیح تر ہین اس سے اور وجہ دوسری یہ
کہ خود وہی حدیث عبادۃ بن صامت کی دلالت کرتی ہی اسپر کہ خبر لا کی کاملہ ہی اسلئی کہ تمام لفظ
حدیث کی یہہ ہین کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ
الکتاب فصاعدا روایت کیا اسکو مسلم اور ابو داؤد اور نسائی وغیرہم نی اور حدیث
ابی سعید کے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مفتاح الصلوۃ الطہور وتحریمہا
التکبیر وتحلیلہا التسلیم ولا صلوۃ لمن لم یقرء بالحمد وسورۃ فی فریضۃ
او غیرہا روایت کیا اسکو ترمذی نی اور وجہ دلالت کرنی ان حدیثونکی اوپر ہونی خبر کی کاملہ
اجماع امت کا ہی اسلئی کہ اگر اس حدیث مین مقدر رکھیجاوی خبر لا کی جائزہ تو ہونگی معنی یہہ کہ
جبتک سورۃ فاتحہ اور اور کچھہ قران نہ پڑہا جاوے تو ہوگی نماز غیر جائز اور یہہ معنے بالاجماع باطل ہین اسلئے
کہ ملانا سورۃ کا ساتھہ فاتحہ کی نہین فرض نزدیک کسی امام کی پس دلالت کی عبادہ کے حدیث نے
اور حدیث ابی سعید کے نے اسپر کہ خبر لا کی کاملہ ہی پس ثابت ہوا ساتھہ حدیث عبادہ کے اور حدیثون
مذکورہ کی اور ساتھہ قران شریف کے یہہ کہ مطلق پڑہنا قران کا فرض ہی بغیر تعین فاتحہ کے
اور یہی مذہب ہے ائمہ کا اون مین سی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام احمد بن حنبل کا
اور حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور عامر شعبی اور سعید بن المسیب اور سوائے انکی کے

ہین اور کہا عینی نے شرح بخاری مین کہ نقل کیا گیا ہی احمد بن حنبل سی کہ کفایت کرتی ہی قرات ایک آیت کی قران شریف سے کسی جگہہ سی ہو انتہی **دسوان مسئلہ اسکی بیان مین کہ پڑہنا سورہ فاتحہ کا پیچھے امام کی صلوۃ جہریہ مین درست ہے** یا نہین شبہ کرتی ہین بعضی لوگ باین طور کہ روایت ہی حرام بن حکیم سے کہ وہ نقل کرتی ہین نافع بن محمود بن ربیع سی وہ کرتی ہین عبادہ بن صامت سے کہ کہا صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض صلوات التی یجہر فیہا القراءۃ فقال لا یقرأ احد کم منکم اذا جہرت بالقراءۃ الا بام الکتاب روایت کی ہے نسائی نی اور روایت ہی مکحول سی وہ روایت کرتی ہین نافع بن محمود بن ربیع سی کہ کہا اونہے ابطأ عبادۃ عن صلوۃ الصبح فاقام ابو نعیم المؤذن الصلوۃ فصلی ابو نعیم بالناس واقبل عبادۃ وانا معہ حتی صففنا خلف ابی نعیم وابو نعیم یجہر بالقراءۃ فجعل عبادۃ یقرأ بام القران فلما انصرف قلت لعبادۃ سمعت یقراء بام القران وابو نعیم یجہر قال اجل صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض الصلوات التی یجہر فیہا القراءۃ فالتبست علیہ القراءۃ فلما انصرف اقبل علینا بوجہہ فقال تقرأون اذا جہرت بالقراءۃ فقال بعضنا انا نصنع ذلک قال فلا واقول مالی ینازعنی القران فلا تقرأوا بشیء من القران الا بام القران روایت کیا اسکو ابو داؤد وغیرہ نی پس یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اوپر پڑہنے سورہ فاتحہ کے نماز جہریہ مین پیچھی امام کی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور ہم نہین جانتی کہ امام اعظم نے کونسے دلیل سی سند پکڑی ہی کہ پڑہنا سورہ فاتحہ کا پیچھے امام کے صلوۃ جہریہ مین درست نہین سو جواب اس شبہ کا یہہ ہے

کہ کہا امام مالک نے اپنی موطا مین عن ابن شہاب عن ابن اکیمۃ اللیثی عن ابی
ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من صلوۃ جہر
فیہا بالقراءۃ فقال ہل قرأ معی منکم احد انفا فقال رجل نعم انا
یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اقول مالی انازع
القران فانتہی الناس عن القرأۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیما جہر فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالقراءۃ حین سمعوا ذلک
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ
فانصتوا روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور نسائی اور ابوداؤد اور مسلم نے اور کہا مسلم نے صحیح
اپنی مین کہ یہہ حدیث صحیح ہے پس یہہ حدیث تفسیر اور بیان ہے قول اللہ تعالے کا فاذا
قرء القران فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون کہ نازل ہوئی نماز کی بابت مین
جیسا کہ کہا امام احمد نے اجمع الناس علی ان ہذہ الایۃ نزلت فی الصلوۃ روایت
کیا اسکو بیہقی نے جیسا کہ کہا ابن ہمام رح نے فتح القدیر مین اور ملا علی قاری نے موطا مین
پس یہہ حدیثین اور آیت قرآنی دلالت کرتی ہین اوپر نہ پڑہنے قرارۃ کی مطلقا پیچہے امام کے
نماز جہریہ مین جیسا کہ مذہب ہے جمہور اہل علم کا اون مین سے امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف اور
امام محمد اور امام مالک اور امام احمد اور فقہا حجاز اور شام وغیرہم رحمہم اللہ مین جیسا کہا عینی نے شرح
بخاری مین اور جواب حدیث نافع بن محمود کا دو وجہون سے ہے وجہ اول یہہ کہ نافع مذکور شخص مجہول
ہے جیسا کہ کہا عسقلانی نے تقریب مین اور کہا زیلعی نے ضعفہ جماعۃ منہم احمد
بن حنبل انتہی پس ہوئی یہہ حدیث نافع کی مردود نزدیک اہل حدیث کی اسلئے کہ مجہول

ہونا راوی کا تہم ہی حدیث مردود کی اہل حدیث کی نزدیک جیسا کہ مذکور ہی اصول حدیث مین
اور وجہ دوسری یہ ہی کہ تقدیم قران شریف کی بیچ نکالنی احکام کی ثابت ہی عقل و نقل سی مقتضای
عقل سلیم یہی ہی کہ الفاظ قران شریف کی اور نظم اوسکی متواتر او قطعی ہین بغیر احتمال تبدیل او
تغیر زیادتی اور نقصان کی بخلاف حدیث کی کہ نہین ہوتی ہی ساتھ اس طریق مذکور کے بلکہ بعضے
اوسکے احاد او غیر متواتر مگر چند حدیثین سو وہ بہی مثل قران کی نہین ہین اور مقتضای نقل سلیم یہ ہی
کہ روایت ہے معاذ بن جبل سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما بعثہ الی الیمن
قال کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ تعالی فان لم تجد
فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد فی
سنۃ رسول اللہ قال اجتہد برأیی ولا آلو قال فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی صدرہ وقال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ لما یرضی بہ رسولہ
روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی اور ابو داؤد نی پس یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اوپر ترتیب
مذکور کی پس واجب ہوا عمل کرنا ساتہہ حدیثون صحیحہ کی کہ موافق اونکی قران شریف ہی کیونکہ تقدیم قران
شریف کے واجب ہے پس واجب ہوا ترک قراءت کا مطلقا پیچھے امام کے صلوۃ جہریہ مین ساتھ قران شریف
اور حدیثون صحیحہ کے اور یہی مذہب ہی جمہور اہل علم کا **مسئلہ گیارہوان اسکی بیان**
مین کہ پڑہنا سورہ فاتحہ کا پیچھے امام کی نماز سریہ مین درست ہے یا نہین
شبہہ کرتی ہین بعضی لوگ با منظور کہ روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی لا صلوۃ لمن لم یقراء بفاتحۃ الکتاب فصاعدا روایت کیا اسکو مسلم نے
پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نہین جائز ہی نماز بغیر پڑہنے سورہ فاتحہ کی اور زیادہ کے پس یہہ حدیث
بعموم دلالت کرتی ہی اوپر پڑہنے سورہ فاتحہ کے پیچھے امام کے سریہ مین ہی اور بغیر پڑہنے کے نماز جائز نہین

ہوئی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور ہم نہیں جانتے کہ امام محمد نے کونسی حدیث سے سند
پکڑی ہے کہ پڑھنا قرات کا مقتدی کو درست نہیں ہے سو جواب اس شبہ کا یہ ہے کہ روایت ہے
عمران بن حصین سے کہ کہا اونہوں نے صلوٰۃ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الظہر
والعصر فقال ایکم قرأ خلفی بسبح اسم ربک الاعلیٰ فقال رجل انا ولم ارد بہا
الا الخیر قال قد علمت ان بعضکم خالجنیہا روایت کیا اسکو مسلم اور ابو حنیفہ
اور ابو حنیفہ کی روایت میں بدلے خالجنیہا کے لفظ خالجنی القراۃ ہے اور روایت ہے عمران
بن حصین سے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر فجعل رجل یقرأ خلفہ بسبح اسم
ربک الاعلیٰ الذی فلما انصرف قال ایکم القاری قال رجل انا فقال قد
ظننت ان بعضکم خالجنیہا روایت کیا اسکو مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور
طحاوی نے اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انما جعل الامام لیؤتم
بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور ابو داؤد اور نسائی
نے اور کہا مسلم نے یہہ حدیث صحیح ہے پس یہہ حدیث صحیح تفسیر اور بیان ہے اللہ تعالیٰ کے قول کا
فاذا قرئ القران فاستمعوا لہ وانصتوا یعنے جبکہ پڑھا جاوے قران پس سنو تم اسکو اور چپکے رہو
یعنی سنو حالت جہر میں اور چپکے رہو حالت اخفا میں دلالت کرتا ہے اسپر لفظ فاذا قرئ القران
کا اسلئے کہ قرات قران کی دونوں حالتوں میں موجود ہے اور یہی دلالت کرتا ہے اسپر فرمانا
اذا جہر القران کا اور یہی دلالت کرتا ہے اسپر فرمانا اللہ تعالےٰ کا فاستمعوا لہ وانصتوا کو کیونکہ اگر
ہوتی مراد مذکور تو کفایت کرتا تھا لفظ فاستمعوا کا بغیر وانصتوا کے اور یہی دلالت
کرتی ہے اسپر یہہ اصل کہ تعدد الفاظ کا دلالت کرتا ہے تعدد معانی پر پس ہوئے معنے اس آیت کے یہہ
جس وقت پڑھا جاوے قران سنو تم حالت جہر میں اور چپکے رہو حالت اخفا میں اور انہیں معنوں کو لطور

انقصار کی بیان فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ قول اپنی کی انما جعل الامام
لیؤتم بہ اذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا یعنی جب پڑہی امام قرآن کو خواہ حالت
جہر میں خواہ اخفا میں چپکی رہو پس حاصل معنی کا یہہ ہوا کہ پڑہنا قران کا شرط ہوا اور چپکے
رہنا جزا ہوا اور اللہ تعالی نی اور اسکی رسول نی صیغہ امر کا فرمایا کہ وہ وجوب کے لئی ہوتا ہے
پس ہوئی معنی اسکی یہہ کہ جب پایا جاوی پڑہنا قرانکا خواہ جہر میں خواہ اخفا میں تو واجب ہی چپکے رہنا
پس ان حدیثوں صحیحہ نی اور قران شریف نی دلالت کی اوپر منع قرأۃ قرانکی پیچھی امام کے خواہ نماز
جہریہ ہو یا سریہ اور اوپر مذکور ہو چکا ہی کہ تقدیم قران شریف کے احکام دین میں ثابت ہے
عقل و نقل سی پس وہ حدیثیں کہ موافق ہیں قران شریف کی اس باب میں قوت حاصل کر کے مقدم
ہونگی عمل میں اور حدیثوں سی پس واجب ہوا عمل کرنا اوپر ترک کرنی قرارۃ فاتحہ وغیرہ کی پیچھی
امام کے نماز جہریہ اور سریہ میں پس حدیث لاصلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب فصاعدا مخصوص ہوئی ساتھ
ان حدیثوں اور قران شریف کے پس ایک جز ہی نہ پڑہنی سورہ فاتحہ وغیرہ کی پیچھی امام کے خواہ نماز
جہریہ ہو یا سریہ ہو اور وجہ دوسرے یہہ ہی کہ روایت ہی جابر بن عبداللہ سے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قرأۃ روایت کیا اسکو طحاوی نے ساتھ سندوں متعدد
کے اور روایت کیا اسکو ابوبکر بن ابی شیبہ نے مصنف اپنی میں اوپر شرط مسلم کی اور روایت کیا اسکو
احمد بن منیع نی مسند اپنی میں اوپر شرط شیخین کی یہہ کہا شیخ کمال الدین نی فتح القدیر میں
اور روایت کیا اسکو عبد بن حمید نے کتاب اپنی میں اوپر شرط مسلم کی کہا یہہ شیخ ابن ہمام نی فتح القدیر میں اور
کہا ابوحنیفہ نے حدثنا ابوالحسن موسی بن ابی عائشۃ عن عبداللہ بن شداد عن
جابر بن عبداللہ الانصاری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی خلف
الامام فان قرأۃ الامام لہ قرأۃ پس یہہ حدیث صحیح ہی اوپر شرط شیخین کی اور کہا امام محمد نے

ع حنفیہ نے ... علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا ہو امام پس قرأۃ امام کی کافی ہے اسکی قرأۃ سے ۱۲

ع فرمایا حضرت نے یعنی نماز پڑہی جس شخص نے پیچھے امام کے پس قرأۃ امام کی اسکی قرأۃ ہے ۱۲

موطا میں اخبرنی ابو حنیفۃ قال اخبرنا ابو الحسن موسی بن ابی عائشۃ عن
عبد اللہ بن شداد عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال من صلی خلف الامام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ یہ حدیث صحیح ہی اور بشرط
شیخین کے اور کہا امام محمد نے اخبرنا اسرائیل بن یونس قال حدثنی موسی بن ابی
عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد قال ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للناس فی
العصر فقرأ رجل خلفہ فغمزہ الذی یلیہ فلما ان صلی قال لم غمزتنی قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدامک وکرہت ان تقرأ خلفہ فسمعہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ امام فان قراءۃ الامام لہ قراءۃ
روایت کیا اسکو جابر بن عبد اللہ سے حاکم اور طحاوی اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو حنیفہ نے ساتھ اسناد
صحیح کی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ امام
فقراءۃ الامام لہ قراءۃ روایت کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہی عبید اللہ بن مقسم سے
انہ سأل عبد اللہ بن عمر و زید بن ثابت و جابر بن عبد اللہ فقالوا لا تقرأ
خلف الامام فی شیء من الصلوات روایت کیا اسکو طحاوی نے ساتھ اسناد صحیح کی لیکن
حدیثیں صریح دلالت کرتی ہیں اسپر کہ جو مقتدی نماز پڑہی پیچھے امام کی پس قراءۃ اوسکی امام
کی قراءۃ اوسکی ہی پس یہ حدیثیں تفسیر بیان ہوئیں حدیث لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ
الکتاب فصاعدا کی باین طور کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اول لا صلوۃ آخر تک پس
معلوم ہوا اس حدیث سے کہ پڑہنا سورہ فاتحہ کا اور اور سورہ کا مقتدی پر ہی پہر فرمایا من صلی
خلف الامام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ پس معلوم ہوا اس حدیث سے کہ پڑہنا امام کا قراءۃ کو
سورہ فاتحہ خواہ اور کچھ بعینہ پڑہنا مقتدی کا ہی پس ثابت ہوا اس حدیث سے جو کوئی پڑہی نماز پیچہی امام کے

اور نہ پڑہنا قرات کو ہوگا عمل کرنیوالا ساتھہ حدیث من صلی خلف الامام فقراءة الامام
له قراءة کی اور عمل کرنیوالا ساتہہ حدیث لاصلوٰۃ آخر تک کے سبب فرمانی رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآءة الامام له قرآءة اور جو کوئی پڑہی نماز پیچھی امام کے اور پہر پڑہی قرات
وہ مخالف ہوا ان دونوحدیثون کی بسبب فرمانی حضرت کی قرآءة الامام آخر تک پس واجب
ہوا ترک کرنا قراءة پیچھی امام کی نماز مین خواہ نماز جہریہ ہو یا سریہ موجب ان حدیثونکے
پس اس وجہ دوسری مین نرہی حاجت مخصص کرنی حدیث لاصلوٰۃ کی اور ان حدیثون سے
نکال کر امام اعظم نی بطور لطیفہ کے مناظرہ کیا ہی وہ یہہ ہی کہا فخرالدین رازی نی کہ ایک جماعت
اہل مدینہ کی آئی ابوحنیفہ کی پاس واسطی مناظرہ کرنیکی درباب قراءة کی پیچھی امام کی پس کہا
ابوحنیفہ نی اونکو کہ نہین قدرت رکہتا ہون مناظرہ کرنیکے سبکے ساتہہ حالانکہ تمکو ضرور ہی نظرہ
کرنا پس جماعت لوایک کو اپنی مین سی مناظری کی لئی اور سونپ دو امر مناظرہ کا اوسکو پس جماعت نے
لیا اونہون نی ایک آدمی کو اور کہا اونہون نی کہ یہہ شخص ہی پس کہا امام ابوحنیفہ نی اونکو کہ
یہہ بڑا عالم ہی تم مین سی کہا اونہون نی ہان پہر کہا امامنے کہ مناظرہ کرنا اسکے ساتہہ مانند مناظرہ کرنیکے
ہی تمہاری ساتہہ کہا اونہون نی ہان پہر کہا امامنے الزام دینا اسکو مانند الزام دینی تمہارکی ہی کہا
اونہونے ہان پہر کہا امام نی کیونکر ہو یہہ کہا اونہون نی کہ بلاشبہہ ہم راضی ہین پیشوا بنانی پر
پس قول اوسکا قول ہمارا ہی پس کہا امام نی کہ ہمنی جبکہ بنایا امام نماز مین تو ہوگی قرات اوسکی
قرات ہماری نماز مین پس اقرار کیا اونہونے ساتہہ الزام کی انتہی اور تیسری وجہ یہہ ہی
کہ کہا شیخ نے لمعات شرح مشکوٰۃ مین اجتمعت الامة علی انه یکره الجهر بالقراءة
وان لم یسمعه انتہی پس پڑہنا قرارت کا باآواز پیچھی امام کی باطل ہوا بالاجماع باقی رہا
پڑہنا مقتدی کا پیچھی امام کی بطور اخفا کی سو وہ باطل ہی ساتہہ حدیث من صلی خلف الامام

لطیفہ

بقراءة الامام له قراءة کی کیونکہ اگر پڑہی مقتدی تو لازم آوی تکرار قراءة سورة
فاتحہ کی اور اور سورتون کی بعینہ اور یہہ غیر مشروع ہی جیسا پڑہی منفرد یا امام سورة
فاتحہ کو دوبارا اور اور سورتون کو اسی طرح دوبار تو مکروہ ہی اور غیر مشروع ہر ایک کے نزدیک
بس واجب ہوا ترک کرنا قراءة کا پیچہی امام کی نماز مین خواہ جہری ہو یا سری ساتھہ ان حدیثون
صحیحہ کے اور قرآن کی اور اجماع کی اب سنو آثار صحابہ کی روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے
کہ کہا اونہنے من صلی رکعة لم یقرء بام القرآن فلم یصل الا ان یکون
وراء الامام روایت کیا اسکو امام مالک اور امام محمد اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور طحاوی اور
ترمذی نی اور کہا ترمذی نی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی عبید اللہ بن مقسم سی کہ کہا
جابر نی لا تقرأ خلف الامام روایت کیا اسکو ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور یہہ حدیث صحیح ہی اور
روایت ہی عبید اللہ بن مقسم سے کہ سوال کیا مینی عبد اللہ بن عمر اور زید بن ثابت اور جابر بن
عبد اللہ سی پس کہا اونہون نی لا تقرأ خلف الامام فی شئ من الصلوات روایت کیا اسکو
طحاوی نی اور روایت ہی عطاء بن یسار سی انہ سال زید بن ثابت عن القراءة فقال
لا قراءة مع الامام فی شئ روایت کیا اسکو مسلم اور نسائی نے اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور روایت
ہی عطاء بن یسار سی کہ کہا اونہون نی کہ سنا مینی زید بن ثابت سی کہ کہتی تہی لا تقرأ
خلف الامام فی شئ من الصلوات روایت کیا اسکو طحاوی نی اور روایت ہی سالم
سی کہا اونہنے کان ابن عمر لا یقرء خلف الامام روایت کیا اسکو امام محمد نے اور
روایت ہے نافع سی ان عبد اللہ بن عمر کان اذا سئل ہل یقرأ احد خلف الامام
یقول تحسبہ قراءة الامام و اذا صلی وحدہ فلیقرء قال کان عبد اللہ
بن عمر لا یقرء خلف الامام روایت کیا اسکو امام مالک اور امام محمد اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور

طحاوی وغیرہم نے اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے ان عبد اللہ بن مسعود لم یقرأ خلف الامام لا فی الرکعتین الاولیین ولا فی غیرہما روایت کیا اسکو ابو حنیفہ نے اور روایت ہے علقمہ سے ان عبد اللہ بن مسعود کان لا یقرأ خلف الامام لا فیما یجہر فیہ ولا فیما یخافت فیہ لا فی الاولیین ولا فی الاخریین روایت کیا اسکو امام محمد نے موطا میں اور روایت ہے ابراہیم سے انہ لم یقرأ علقمۃ خلف الامام حرفا لا فیما یجہر فیہ ولا فیما لا یجہر فیہ ولا بام الکتاب ولا غیرہا ولا اصحاب عبد اللہ بن مسعود جمیعا روایت کیا اسکو ابو حنیفہ نے اور روایت ہے ابو جمرہ سے کہا اوسنے قلت لابن عباس اقرأ والامام بین یدی فقال لا روایت کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہے ابی درداء سے انہ قال اری ان الامام اذا ام القوم فقد کفاہم روایت کیا اسکو طحاوی اور نسائی نے اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے انہ قال من قرأ خلف الامام فلیس علی الفطرۃ روایت کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے انہ قال من قرأ خلف الامام فقد اخطأ الفطرۃ روایت کیا اسکو ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے انہ قال وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیہ جمرۃ روایت کیا اسکو امام محمد اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے اور روایت ہے علقمہ سے کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے لیت الذی یقرأ خلف الامام ملئ فوہ ترابا روایت کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہ کہا علقمہ نے لان اعض علی جمرۃ احب الی من ان اقرأ خلف الامام روایت کیا اسکو امام محمد نے اور مثل اسکے روایت کی گئی ہے اسود سے روایت کیا اوسکو ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور روایت ہے محمد بن عجلان سے

ان عمر ابن الخطاب قال فی فم الذی یقرء خلف الامام جمرا روایت
کیا اسکو امام محمد نے اور روایت ہی زید بن ثابت سی قال من قرء خلف الامام فلا
صلوٰۃ له روایت کیا اسکو امام محمد اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور روایت ہی لک بن
عمارہ سی انه قال لا ادری کم رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کلهم یقولون لا یقرء خلف الامام روایت کیا اسکو ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور
روایت ہی شعبی سی انه قال ادرکت سبعین بدریا کلهم علی انه لا یقرء
خلف الامام ذکر کیا اسکو کرمانی نی اور روایت ہی ابراہیم نخعی سے انه قال
اول من قرء خلف الامام رجل اتهم روایت کیا اسکو امام محمد نی اور روایت
ہی ابراہیم نخعی سی انه قال الذی یقرء خلف الامام فماسبق روایت کیا اسکو
ابوبکر بن ابی شیبہ نی کہ وہ استاد ہی بخاری ومسلم کا ساتھ سند صحیح کی پس یہہ حدیث
صحیح دلالت کرتی ہی اوپر دعوی اجماع صحابہ کے عدم قراءت پر اور کہا امام سرخسی نے
اجمع الصحابۃ علی منع القراءۃ خلف الامام انتہی کہا یہہ شیخ ابن الہمام نے فتح القدیر
مین اور کہا صاحب ہدایہ نی ہدایہ مین وعلیہ اجماع الصحابۃ انتہے اور یہی ہی مذہب امام
ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام محمد اور حماد اور اسود اور علقمہ اور عمر بن میمون اور سعید
بن المسیب اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری اور عامر شعبی اور سوائے انکے واللہ اعلم بالصواب

مسئلہ بارھوان اسباب مین ہی کہ آمین کو بجہر کہنا چاہئے یا باخفا

شبہ کرتی ہین بعضے لوگ بانظر رکہ روایت ہی سفیان سی اور وہ
سلمہ بن کہیل سی اور وہ حجر بن عنبس سے وہ وائل بن حجر سی کہ کہا اونے سمعت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قرء غیر المغضوب علیهم ولا الضالین وقال آمین ومد بها صوته

روایت کیا اسکو ترمذی نی اور کہا حدیث وائل بن حجر کی حسن ہی اور روایت ہی
وائل بن حجر سی کہ کہا اونسے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرء ولا
الضالین قال آمین ورفع بہا صوتہ روایت کیا اسکو ابو داود نی ساتھ اوسی اسناد
مذکور کی اور روایت ہی وائل بن حجر سی انہ صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجہر
بآمین روایت کیا اسکو ابو داود نی ساتھ اوسی اسناد مذکور کے اور روایت ہے عبد الجبار بن وائل
بن حجر سی وہ اپنی باپ سے روایت کرتی ہین کہ کہا اونہوں نے صلیت خلف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فلما قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
قال آمین فسمعنہ روایت کیا اسکو نسائی نی اور روایت ہی عبد الجبار بن وائل بن
حجر سی کہ وہ روایت کرتا ہی اپنی باپ سی کہ کہا اوسنے صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فلما قال ولا الضالین قال آمین فسمعناہا منہ روایت کیا اسکو
ابن ماجہ نی اور روایت ہی بشیر بن رافع سی وہ روایت کرتا ہی عبد اللہ سی کہ وہ چچیری
بہائی ہین ابی ہریرہ کے وہ روایت کرتی ہین ابی ہریرہ سے کہ کہا اونہوں نے ترک الناس التامین
وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
قال آمین حتی سمعہا اہل الصف الاول فیرتج بہا المسجد روایت کیا اسکو
ابن ماجہ نی یہہ حدیثین دلالت کرتین ہین جہر آمین پر اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا
قول قدیم مین اور احمد اور اسحق وغیرہما کا اور ہم نہین جانتی کہ امام اعظم نی اخفاء آمین
کونسی حدیث سے نکالا ہے تو جواب اس شبہہ کا یہہ ہی کہ کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نے حدثنا
وکیع قال حدثنا سفیان عن سلمۃ بن کہیل عن حجر بن عنبس عن وائل بن
حجر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرء ولا الضالین قال آمین خفض بہا

صوتہ پس یہ حدیث صحیح ہی اور بشرط شیخین کی اور روایت ہی شعبہ سی وہ روایت
کرتی ہین سلمہ بن کہیل سی اور وہ حجر ابی العنبس سے اور وہ علقمہ بن وائل سی وہ اپنے
باپ سی انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما بلغ غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین قال آمین واخفی بہا صوتہ روایت کیا اسکو احمد بن حنبل اور
ابوداؤد طیالسی اور ابو یعلی نے مسانید اپنی مین اور طبرانی نے معجم مین اور دارقطنی نے
سنن اپنی مین اور حاکم نے مستدرک مین اور کہا حاکم نے ہذا حدیث صحیح ولم یخرجاہ
کہا عینی نے شرح بخاری مین اور کمال الدین نے فتح القدیر مین یعنی یہہ حدیث صحیح ہی
بشرط شیخین کے اور ابی العنبس کنیت ہی حجر بن عنبس کی جیسا نقل کیا اسکو عینی نے اہل حدیث
سی اور ہونا کنیت کا اوسکی لئی ابو السکین یہہ بھی صحیح ہی اسلئی کہ ایک آدمی کی لئی
کنیتین کئی ہوتی ہین جیسا کہ بیان کیا گیا اصول حدیث مین اور کہا ابو بکر بن ابی شیبہ
حدثنا ابو بکر قال حدثنا ہشیم عن مغیرۃ عن ابراہیم عن علقمہ عن عبد اللہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کبر سکت ہنیۃ واذا قال
ولا الضالین سکت ہنیۃ واذا نہض فی الرکعۃ الثالثۃ لم یسکت
وقال الحمد للہ رب العالمین اور کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نے اس باب مین سمرہ
بن جندب اور عمران بن حصین وابی بن کعب سے روایت ہی انتہی یہہ حدیث
صحیح الاسناد ہی اور روایت ہی قتادہ سی وہ روایت کرتی ہین حسن بصری سی وہ سمرہ
بن جندب سے کہا اونہوں نے سکتتان حفظتہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فانکر ذلک عمران بن حصین فکتبنا الی ابی بن کعب بالمدینۃ فکتب ان سمرۃ
بن جندب قد حفظ فقلنا لقتادۃ ما ہاتان السکتتان قال اذا دخل فی صلوتہ

واذا فرغ من القراءة ثم قال بعد اذا قرا غير المغضوب عليهم و لا الضالين
روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور روایت ہی حسن بصری
سے ان سمرة بن جندب و عمران بن حصین تذاكرا فحدث سمرة بن
جندب انه حفظ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سكتتين سكتة
اذا كبر و سكتة اذا فرغ من قراءة غير المغضوب عليهم ولا الضالين حفظ
ذلك سمرة وانكر عليه عمران بن حصين فكتبا الى ابي بن كعب فكان
فی كتابه اليهما ان سمرة قد حفظ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور کہا
طیبی نے والاظهر ان السكتة الاولى للثناء والسكتة الثانية للتامين
طیبی باوجودیکہ شافعی ہی اقرار کیا اونے جو کہ معنے ظاہر حدیث کی تہی انکار کیا
اوس ہی انصاف کی نفی اور روایت ہی ابی وائل سے کہ کہا اونے کہ نہ تھے عمر و علی جہر کرتے
ببسم الله ولا بالتامين روایت کیا اسکو طبرانی نے تہذیب الآثار میں روایت ہے
ابی وائل سے کہا اونے کان عمر و علی رضی الله عنهما لا يجهران بالبسملة ولا بالتعوذ
ولا بالتامين روایت کیا اسکو ابو جریر اور ابن شاہین نے ذکر کیا اسکو سیوطی شافعی نے جمع
الجوامع میں اور فرمایا اللہ تعالی نے ادعوا ربكم تضرعا و خفية اور آمین دعا ہی پس
یہہ حدیثین اور آثار اور آیت کریمہ دلالت کرتی ہین اوپر اخفا آمین کے اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ
اور ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا اور یہی ایک قول ہی امام مالک کا دو قولون میں سے اور یہی
قول جدید ہی امام شافعی کا جیسا تصریح کی امام نووی نے کہا یہہ عینی نے شرح بخاری میں اور یہی قول
ہی تابعین میں سے مانند حماد اور ابراہیم اور علقمہ اور اسود اور سوا اونکی کا اور صحابہ میں سے مانند عمر اور
علی اور عبد اللہ بن مسعود اور سوا اونکی کا جیسا دلالت کرتا ہی اسپر قول ابو ہریرہ کا ترك الناس التامين الحديث

روایت کیا اسکو ابن ماجہ نی ظاہر یہہ ہی کہ ابو ہریرہ کے زمانہ مین نہ تہی لوگ مگر صحابہ و تابعین
پس یہہ حدیث اگر صحیح ہو جیسا کہ سمجہا جاتا ہی حاکم کی قول سی کہ کہا اونسے یہہ حدیث اوپر شرط
شیخین کی ہی تو ثابت ہوا مذہب ان لوگونکا کہ وہ صحابہ اور تابعین ہین پس ترک کرنا ان صحابہ و تابعین
کا دلالت ہی اوپر نسخ جہر آمین کی اور دلیل اونکی ہین یہہ حدیثین اور آیۃ شریفہ کہ اوپر ذکر ہوئین اور
اگر ہو حدیث ابو ہریرہ کے ضعیف جیسا کہ دلالت کرتی ہی اسپر اسناد اس حدیث کی ہی کیونکہ یہہ
حدیث روایت کی گئی ہی بشیر بن رافع سی وہ روایت کرتا ہی ابو عبد اللہ چچیری بہائی ابی ہریرہ کے سی
سو بشیر بن رافع ضعیف الحدیث ہی اور ابو عبد اللہ شخص مجہول ہی تو ساقط ہو جاویگی سند پکڑنی
اور عمل کرنی اوسپر نہ رہیگی کوئی حدیث جہر آمین مین مگر حدیث وایل بن حجر کی سو جواب
اوسکا مختصر اس جگہہ قطع نظر کر کر اور جرحون سی یہہ ہی کہ یہہ حدیث وایل کے جس مین ذکر جہر کا ہے
معارض ہی ساتہ اوس حدیث وایل بن حجر کی کہ اوس مین ذکر اخفا اور خفض کا ہی پس ساقط ہو جاوینگی
یہہ حدیثین اور باقی رہینگے ہمارے لئے حدیثین سکتی کی اور آثار اور آیۃ شریفہ اور یہہ کہنا ہمارا بہی بعد تسلیم
کی ہی ورگرنہ وہ حدیث وایل بن حجر کی کہ اوس مین ذکر جہر کا ہی مرتبہ صحت کو نہین پہنچتی ہی غایت یہہ ہے
کہ وہ حسن ہو سو بہی روایت مدکی ہی نہ روایت جہر کی اور حدیث وایل بن حجر کی کہ اوسمین ذکر اخفا
کا ہی وہ صحیح ہی اوپر شرط شیخین کی جیسا اوپر گذرا پس اس صورت مین حدیث ابی ہریرہ کے کہ اوسمین ذکر جہر
مان چکی کہ وہ ضعیف ہی اور حدیث وایل کی کہ اوس مین ذکر جہر اور مد کا ہی نہین پہنچی
مرتبہ صحت کو کہ معارض ہو اوس حدیث وایل بن حجر کیکو کہ اوس مین ذکر اخفا کا ہے پس اس صورت مین
ساقط ہو گئین سب حدیثین جہر کی اور باقی وسالم رہین ہمارے لئے حدیثین اخفا اور حدیثین سکتے کی اور
آثار اور آیۃ شریفہ واللہ اعلم بالصواب **مسئلہ تیرہوان بیچ بیان رکہنی ہاتہہ کے سینہ پر
یا ناف کے نیچے** شبہ کرتی ہین بعضی لوگ باین طور کہ روایت ہی وایل بن حجر سی

کہا اوسنے صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و وضع یدہ الیمنی
علی یدہ الیسری علی صدرہ روایت کیا اسکو ابن خزیمہ نی صحیح اپنی مین پس یہہ حدیث
دلالت کرتی ہی اسپر کہ باندہی جاوین ہاتہہ نماز مین سینہ پر اور یہی ہی مذہب شافعی کا
اور ہم نہین جانتی کہ امام اعظم نی کہا انسی نکالا ہی تہونکا باندہنا نیچی ناف کے سو جواب
اس شبہہ کا یہہ ہی کہ روایت ہی ابو حازم سی کہ کہا سہل بن سعدنے کان الناس یؤمرون
ان یضع یدہ الیمنی علی ذراعہ فی الصلوة قال ابو حازم لا اعلمہ الا
ینمی ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا اسکو بخاری اور امام محمدنے
اور روایت ہی ہلب سی کہ کہا اوسنے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤمنا
فیاخذ شمالہ بیمینہ روایت کیا اسکو ترمذی وغیرہ نی اور کہا ترمذی نے وفی الباب
عن وائل بن حجر وعطیف بن الحارث وابن عباس و ابن مسعود انتہی پس یہہ حدیث
دلالت کرتی ہی اوپر ہاتہہ باندہنی کی نماز مین اور یہی مذہب ہی جمہور اہل علم کا کہا ترمذی نے
والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
التابعین ومن بعدھم یرون ان یضع الرجل یمینہ علی شمالہ فی الصلوة
ورای بعضھم ان یضع فوق السرة ورای بعضھم تحت السرة وکل ذلک
واسع عندھم انتہی بخلاف بعض کی کہ ان مین سی لیث بن سعد اور ابن سیرین اور سعید بن
المسیب کے یہہ سب تابعین مین مذہب انکا ارسال ہی اور یہی مذہب ہے امام مالک کا جو مشہور ہے اونسے
اور اسی ارسال پر ہی جمہور اتباع اونکی جیسا تصریح کیا ہی اسکو نووی نے شرح مسلم مین پر جمہور اہل علم کے
جو قایل مین باندہنی ہاتہون کی مختلف ہوئی مین اس مین کہ باندہنا ہاتہونکا نیچی ناف کے ہو
یا اوپر ناف کے پس مذہب بعض جمہور کا یہہ ہی کہ باندہی اوپر ناف کے اور یہی مذہب مشہور ہی شافعیونکا

جیسا کہ تصریح کی ہی اسکی امام نووی نی شرح مسلم مین اور یہی ایک روایت ہی امام احمد سی اور امام
مالک سے اور مذہب بعض جمہور کا یہہ ہی کہ باندھین ہاتھہ نیچی ناف کی اور یہی مذہب ہے حنفیوں کا
اور یہی مذہب ہے سفیان ثوری اور اسحاق راہویہ وغیرہ کا انکی کا اور یہی ایک روایت ہے امام احمد سے
اور یہی مذہب ہے ابو اسحاق مروزی کا کہ اصحاب شافعیون مین سے ہے جیسکہ تصریح کی ہی نووی نی
کہا مسلم نے صحیح اپنی مین **حدثنا** زهیر بن حرب قال اخبرنا عفان قال اخبرنا همام قال اخبرنا
محمد بن جحادة قال حدثنی عبد الجبار عن علقمة بن وائل و مولی لهم انهما
حدثاه عن ابیه وائل بن حجر انه رای النبی صلی الله علیه وسلم رفع یدیه
حین دخل فی الصلوة وکبر وصف همام حیال اذنیه ثم التحف بثوبه
ووضع یده الیمنی علی الیسری الحدیث پس حدیثا ور حدیث بخاری و مسلم کے
مجمل بیان کا حدیث اسنده مین ہی کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نی حدثنا وکیع عن موسی بن
عمیر عن علقمة بن وائل بن حجر عن ابیه قال رایت النبی صلی الله علیه وسلم
وضع یمینه علی شماله فی الصلوة تحت السرة یہہ حدیث صحیح ہی اور بر شرط
مسلم کی اور روایت ہی ابی جحیفہ سے کہ کہا حضرت علی نے من سنة الصلوة وضع الایدی
تحت السرة اور ایک روایت مین ہے من سنة وضع الاکف علی الاکف تحت
السرة روایت کیا اسکو ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو داؤد اور دارقطنے اور بیہقی نے
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے انہ قال وضع الاکف علی الاکف تحت السرة روایت کیا
اسکو ابو داؤد نی اور روایت ہی حجاج بن حسان سی کہ کہا اونسے سألت ابا مجلز کیف یضع
قال یضع باطن کف یمینه علی ظاهر کف شماله و یجعلها تحت السرة روایت
کیا اسکو ابو بکر بن ابی شیبہ نے پس یہہ حدیث صحیح اور آثار بیان مین حدیثون مجمل کے کہ ایک

مذکور ہین پس ان حدیثون نی دلالت کی اسپر کہ رکہنا ہاتہہ کا نیچی ناف کی چاہیے
جیسا کہ مذہب حنفیون کا ہی پس جواب صدر کی حدیث کا یہہ ہے کہ نہین کیا ہی کوئی
اوسکی سوای امام شافعی کی نہ پہلی اونکی اور نہ بعد اونکی پس ہو گئے حدیث صدر کے
معلول اور مجروح ساتہہ اجماع امت کے پس ضلالت رہی گی اسکی کہ معارضہ کری وکیع کی حدیث کا
اور اگر تسلیم کرین ہم یہہ معارضہ تو ساقط ہو جائین گی یہہ دونو حدیثین اور باقی رہین گے
ہماری لئی آثار اور یہہ حدیث کہ روایت کی گئی ہی سہل بن سعد سے باینطور کہ کہا امام محمد نے
موطا مین اخبرنا مالک بن انس قال اخبرنی ابو حازم عن سهل بن سعد
الساعدی قال کان الناس یومرون ان یضع احدهو یده الیمنی علی ذراعه
الیسری فی الصلوة قال ابو حازم ولا اعلم الا انه ینمی ذلک قال محمد
فینبغی للمصلی اذا قام فی صلوته ان یضع باطن کفه الیمنی علی رسغه
الایسر تحت السرة وهو قول ابیحنیفة انتهی پس امام محمد نے پہلی روایت
کیا اس حدیث کو پہر بیان کیا ہاتہہ کے رکہنے کے کیفیت کو ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بیان
نہین ہی مگر بعد اوسکے کہ دیکہا لوگون کو کرتی ہوئی ایسا حاصل کلام کا یہہ ہی کہ عمل کرنا صدر
کی حدیث پر مخالف ہے اجماع امت کے کہ جو پہلی امام شافعی کی ہین اور جو بعد اونکے ہین اسلئی کہ
جو شافعیہ ہین وہ بہی اسپر عمل نہین کرتی اور ایسی ہی حنبلیہ اور مالکیہ اور حنفیہ اور حدیث
ارسال کی انحضرت سی ثابت نہین ہوئی اور ایسی ہی حدیث رکہنی ہاتہون کے اوپر ناف کے
اور نیچی سینہ کے مگر اثر صحابی کی سو وہ مقابلہ حدیث کے غیر مقبول ہی پس نہ کوئی مذہب ٹہیک مگر
حنفیونکا مسئلہ چودہوان اسباب مین کہ وتر تین رکعت ہی یا ایک رکعت
بہی جائز ہی شبہہ کرتی ہین بعضی لوگ باین طور کہ روایت ہی ابی ایوب سے

کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی الوتر حق علی کل مسلم فمن احب ان یوتر بخمس فلیفعل ومن احب ان یوتر بثلث فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدۃ فلیفعل روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ اور نسائی اور طحاوی اور ترمذی نی اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلے باللیل احدی عشرۃ رکعۃ یوتر منہا بواحدۃ روایت کیا اسکو مسلم وغیرہ نی اور روایت ہی ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی واحدۃ توتر لہ ما قد صلی روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم اور طحاوی وغیرہم نی لیس یہہ حدیثیں دلالت کرتی ہین اسپر کہ وتر ایک رکعت بہی ہے اور یہی مذہب ہے بعضے اہل علم کا اون مین سی امام شافعی اور احمد بن حنبل ہین لیکن افضل اونکی نزدیک تین رکعتین ہین کہا ترمذی نی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وذہب بعض اہل العلم الی ان یجوزوا الایتان بالرکعۃ الواحدۃ انتہی اور ہم نہین جانتی کہ امام اعظم کونسی حدیث سی کہتی ہین کہ وتر کی تین رکعتین ہین ایک سوجواب اس شبہ کا یہہ ہی کہ روایت ہی عبد اللہ بن ابی قیس سی کہا اونسے سالت عائشۃ بکم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر قالت کان یوتر باربع وثلث وست وثلث وثمان وثلث وعشر وثلث ولم یکن یوتر بانقص من سبع ولا باکثر من ثلث عشر روایت کیا اسکو طحاوی اور ابو داؤد نی لیس یہہ حدیث عائشہ دلالت کرتی ہی اوپر قاعدہ اور ضابطہ کلیہ کے بایںطور کہ تہی نماز آنحضرت کے رات مین کم ستا رکعت سی اور نہ زیادہ تیراں رکعت سی اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ تہی وتر تین رکعت نہ کم نہ زیادہ اس سی جیسا اگی آویگا بیان اسکا اور روایت ہے ابی سلمہ سی انہ سال عائشۃ کیف کانت

صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا
فلا تسال عن حسنہن وطولہن ثم یصلی اربعا فلا تسال عن حسنہن
وطولہن ثم یصلی ثلثا الحدیث روایت کیا اسکو امام مالک اور امام محمد اور مسلم اور بخاری
اور طحاوی اور نسائی اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور مراد گیارہ رکعتوں سے سوا دو رکعت
خفیفہ کے ہیں جیسا دلالت کرتی ہی اسپر حدیث سعید بن ہشام کی کہ کہا کہا عائشہ رضی اللہ عنہا
نے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل افتتح صلوتہ رکعتین
خفیفتین ثم صلی ثمان رکعات ثم اوتر روایت کیا اسکو طحاوی نے پس یہ حدیث
حضرت عائشہ کی تفسیر ہے یعنی حدیث پہلی کی ہی اور دلالت کیا اسپر کہ انحضرت کے وتر کی تین
رکعت تہین اور روایت ہی ابی سلمہ سے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلث
من اخر اللیل روایت کیا اسکو ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلث لا یسلم الا فی اخرہن روایت
کیا اسکو حاکم نے مستدرک میں اور کہا یہ حدیث اوپر شرط شیخین کی ہی اور روایت ہی عبد العزیز
سے کہ کہا سئلنا عائشۃ بای شئ یوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قالت کان یقرء فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ بقل
یا ایہا الکافرون وفی الثالثۃ بقل ہو اللہ احد والمعوذتین روایت کیا
اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور ابو حنیفہ نے ساتھہ سند صحیح کے اور روایت ہے عائشہ
سے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسلم فی رکعتی الوتر روایت
کیا اسکو طحاوی اور نسائی اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے پس یہ حدیثیں ساتھہ دونوں صفا بطون مذکورہ کے

ملکر دلالت کرتی ہین اسپر کہ نماز انحضرت کی رات مین نہ کم تہی سات رکعت سے اور نہ زیادہ
تہی تیرہ رکعتون سی اور وتر انحضرت کے تین رکعت تہی نہ کم نہ زیادہ پس وہ حدیثین کہ روایت
کی گئین ہین حضرت عائشہ سی کہ وہم دلاتی ہین ایک رکعت کا کہ محمول ہین اسپر کہ یہہ ضبط کلی بعد
نسخ ہونی ایککے ہی بلکہ یہہ ضابطہ خود دلالت کرتا ہی ایکی نسخ پر یعنی کہ یہہ ضابطہ نہین
مستقیم ہوسکتا بغیر ایسکے اور روایت ہے شعبے سے انہ سال بن عباس وابن عمر عن
صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقالا ثلث عشرۃ رکعۃ منہا
ثمان ویوتر بثلث و رکعتین بعد الفجر روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور طحاوی نے
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرا فی الوتر
بسبح اسم ربک الاعلی الذی وقل یایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد فی رکعۃ
رکعۃ روایت کیا اسکو ترمذی نی اور کہا ترمذی وفی الباب عن علی وعایشۃ
وابی بن کعب انتہی اور روایت ہی ابن عباس سی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوتر بثلث رکعات یقرا فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ بقل
یایہا الکافرون وفی الثالثۃ بقل ہو اللہ احد روایت کیا اسکو ابو حنیفہ
اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور نسائی اور طحاوی اور ابن ماجہ نے اور روایت ہے ابن عمر سے ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلث رکعات ویجعل القنوت قبل
الرکوع روایت کیا اسکو طبرانی نی اوسط مین اور روایت ہی عمران بن حصین سے
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرا فی الوتر فی الرکعۃ الاولی
سبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ قل یایہا الکافرون وفی الرکعۃ الثالثۃ
قل ہو اللہ احد روایت کیا اسکو طحاوی نی اور روایت ہی ابی بن کعب سے

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلث رکعات یقرأ فی
الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیة بقل یا یہا الکافرون وفی
الثالثة بقل ہو اللہ احد روایت کیا اسکو نسائی نی سنن مین اور روایت
ہی علی ابن ابی طالب سے ان صلوٰة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث عشر رکعات
منہن ثلث رکعات الوتر و رکعتی الفجر روایت کیا اسکو ابو حنیفہ وغیرہ نے
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلث
رکعات روایت کیا اسکو ابو حنیفہ نے اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا الوتر ثلث
کثلث رکعات المغرب روایت کیا اسکو امام محمد اور طحاوی نی اور روایت ہی عبد اللہ
بن عباس سی کہ کہا الوتر ثلث کصلوٰة المغرب روایت کیا اسکو امام محمد نی اور روایت ہے
انس بن مالک سے کہ کہا الوتر ثلث رکعات وکان یوتر بثلث رکعات روایت
کیا اسکو طحاوی نی اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا الوتر ثلث کوتر النہار صلوٰة
المغرب روایت کیا اسکو طحاوی نی اور روایت ہی ابی خلدہ سی کہ کہا اونہون نے
سألت ابا العالیة عن الوتر فقال علمنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ان الوتر مثل صلوٰة المغرب غیر انا نقرأ فی الثالثة ہذا وتر اللیل وہذا
وتر النہار روایت کیا اسکو طحاوی نے اور کہا بخاری نی اپنی صحیح مین قال القاسم رأیت
ناسا منذ ادرکت یوترون بثلث انتہی کلام البخاری اور روایت ہی ابی زناد سے
کہ کہا اثبت عمر بن عبد العزیز الوتر بالمدینة بقول الفقہاء ثلث لا
یسلم الا فی اخرہن روایت کیا اسکو طحاوی نی اور کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نے حدثنا
ابن نمیر عن عبد الملک عن عطاء قال ادرکت الناس وہو یصلون ثلث وعشرین رکعة

باوتر اور کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نے حدثنا حفص قال حدثنا عمرو عن الحسن
البصری قال اجتمع المسلمون علی ان الوتر ثلث لا یسلم الا فی اخرھن
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا ما اجزأت رکعۃ واحدۃ قط روایت کیا اسکو
امام محمد نی موطا مین اور یہہ اثر حکم رفع مین ہی کیونکہ جو قول صحابی کا اس قبیل سی ہو کہ نہین
مجال اجتہاد کی ہو تو وہ بحکم رفع کے ہوتا ہی جیسا کہ بیان کیا گیا ہی اصول حدیث مین
اور یہہ بات ظاہر ہی کہ عبد اللہ بن مسعود اپنی طرف سی نہین کہہ سکتا ہی لیکن ہہہ حدیثین اور
اثار اور یہہ اجماع دلالت کرتا ہی اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہین اور ایک رکعت منسوخ ہوئی
اور دلیل اسپر حدیث ابن عمر کی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان صلوۃ
اللیل مثنی مثنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی واحدۃ توتر ما قد صلی
روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم اور ترمذی اور طحاوی وغیرہم نی لیکن یہہ حدیث صحیح صریح
دلالت کرتی ہی اسپر کہ صلوۃ لیل کی نہین ہی کم دو رکعت سی اور صلوۃ وتر کے صلوۃ لیلیہ
ہی بالاجماع اور ساتھہ صریح دلالت اسی حدیث کی پس نہو گی صلوۃ وتر کی کم دو
رکعتون سی پس ہوئی صلوۃ لیل کی ایک رکعت منسوخ ساتھہ اس حدیث کی اور تائید کرتی
اس نسخ کو حدیث ابی سعید خدری کے کہ کہا اوسنے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نھی عن البتیراء ان یصلی الرجل واحدۃ یوتر بہا ذکر کیا اسکو برہان شرح
مواہب الرحمن مین اور اسی پر دلالت کرتا ہی اجماع مسلمین سی اور اثار صحابہ کے بھی اور
حدیث ابی ایوب کے اوپر مذکور ہوئی ہی غیر معمول ہی بالاجماع کیونکہ وہ حدیث
دلالت کرتی ہی تخییر پر سو یہہ بالاجماع منسوخ ہی باقی رہا جواز سو وہ بھی اسیطرح
ان دلیلون مذکورہ سی منسوخ ہوا پس ثابت ہوا ان دلیلون مذکورہ سے کہ وتر تین رکعت ہین

نہ کم نہ زیادہ اور یہی مذہب ہی امام مالک اور ابو حنیفہ کا اور اصحاب ذنکی کا باقی رہی یہہ بات
کہ ایک سلام چاہئی وتر مین یا دو سلام روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یسلم فی رکعتی الوتر روایت کیے یہہ نسائی اور طحاوی نے
اور ابن ابی شیبہ نے اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوتر بثلث لا یسلم الا فی اخرھن کہا حاکم نے یہہ حدیث او بر شرط شیخین کے ہے
اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقراء فی الوتر فی الرکعۃ الاولی سبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ
بقل یایھا الکافرون وفی الرکعۃ الثالثۃ قل ھو اللہ احد و لا یسلم
الا فی اخرھن روایت کیا اسکو نسائی نے اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لا فصل فی الوتر روایت کیا اسکو ابو حنیفہ نے ایس
یہہ حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر کہ انحضرت نہین سلام پہیرتی تہی مگر اخیر رکعت مین اور
فصل کرنا وتر مین ساتہ سلام کی منسوخ ہی اور اسپر ہے دعوی اجماع کا روایت ہے
ابی خلدہ سے کہ کہا سألت ابا العالیۃ عن الوتر فقال علمنا اصحاب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ان الوتر ثلث رکعات مثل صلوۃ المغرب
غیر انا نقرء فی الثالثۃ ھذا وتر اللیل وھذا وتر النھار روایت کیا
اسکو طحاوی نے اور روایت ہی ابی الزناد سے کہ کہا اوثبت عمر بن عبد العزیز
الوتر بالمدینۃ بقول الفقھاء ثلثا لا یسلم الا فی اخرھن روایت کیا
اسکو طحاوی نے اور روایت ہے حسن بصری سے کہ کہا اجتمع المسلمون علی
ان الوتر ثلث لا یسلم الا فی اخرھن اور یہی مذہب ہے حنفیون رحمہم اللہ کا

نہ کم نہ زیادہ اور یہی مذہب ہی امام مالک اور ابو حنیفہ کا اور اصحاب ونکی کا باقی رہی یہہ بات
کہ ایک سلام چاہئی وتر مین یا دو سلام روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یسلم فی رکعتی الوتر روایت کی یہہ نسائی اور طحاوی نے
اور ابن ابی شیبہ نے اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوتر بثلث لا یسلم الا فی اخرھن کہا حاکم نے یہہ حدیث اوپر شرط شیخین کے ہے
اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقرا فی الوتر فی الرکعة الاولی سبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیة
بقل یایہا الکافرون وفی الرکعة الثالثة قل ھو اللہ احد و لا یسلم
الا فی اخرھن روایت کیا اسکو نسائی نے اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا فصل فی الوتر روایت کیا اسکو ابو حنیفہ نے پس
یہہ حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر کہ انحضرت نہین سلام پھیرتی تہی مگر اخیر رکعت مین اور
فصل کرنا وتر مین ساتھہ سلام کی منسوخ ہی اور اسپر ہے دعوی اجماع کا روایت ہے
ابی خلدہ سے کہ کہا سألت ابا العالیة عن الوتر فقال علمنا اصحاب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ان الوتر ثلث رکعات مثل صلوة المغرب
غیر انا نقرا فی الثالثة ھذا وتر اللیل وھذا وتر النہار روایت کیا
اسکو طحاوی نے اور روایت ہی ابی الزناد سے کہ کہا اوسنے اثبت عمر بن عبد العزیز
الوتر بالمدینة بقول الفقہاء ثلثا لا یسلم الا فی اخرھن روایت کیا
اسکو طحاوی نے اور روایت ہے حسن بصری سے کہ کہا اجتمع المسلمون علی
ان الوتر ثلث لا یسلم الا فی اخرھن اور یہی مذہب ہے حنفیون رحمہم اللہ کا

تنبیہ یہہ چند مسایل خلافیہ لکھی گئی ہین اور مسایل کو بہی اِنہین پر قیاس کرنا چاہیے کہ ہر مسئلہ کا یہہ ماخذ رکھتے ہین اگرچہ جاہل کو انپر اطلاع ہو اور اطلاع اونکے سب ماخذون پر کیونکر ہو سکی کہ نہ کتابین اونکی مذہب کی ماخذون کی یہان ہین اور نہ علم اور فہم ہمارا اولیا کہ اونکی ماخذون تک پہونچین چنانچہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب در رسالہ امامت در تنبیہ ثانی نوشتہ اند پس مشابہ بانبیا در علم احکام یا مجتہدین مقبولین ہستند یا ملہمین محفوظین پس مشابہ بانبیا در فن مجتہدین مقبولین اند پس ایشان را از ائمہ فن باید شمرد مثل ائمہ اربعہ ہرچند مجتہدین بسیار از بسیار گذشتہ اند فاما مقبول درمیان جمہور امت ہمین چند اشخاص اند پس گویا مشابہت تامہ درین فن نصیب ایشان گردیدہ بناءً علیہ درمیان جماہیر اہل اسلام از خواص و عوام ملقب بامام معروف گشتہ + یا اللہ سبکو راہ حق دکہا اور طریق باطل سے بچا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا ظَاہِرًا وَّبَاطِنًا وَصَلَّی اللّٰہُ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ
بَارَکَ وَ سَلَّمَ اَبَدًا اَبَدًا

فقط

خاتمہ

بعد اسکے بخدمت بھائے مسلمانون کے یہہ التماس ہے کہ ایک شخص صدیقی النسب حنفی المذہب سمے محمد شاہ وقت ابتداء تصنیف اس رسالہ کے سے انتہا رچھپنے تک بیچ خدمت حافظ الملۃ والدین مولانا محمد قطب الدین ادام اللہ فیضہ کے حاضر رہا اور سعی اور کوشش مین کسی طرحکا بقدر وسعت اپنے کے قصور رہنین کیا اب ناظرین اور طالبین سے امید ہے کہ وقت پڑھنے پڑھانیکے دعاء خیر سے یاد فرماوین اور سنہ ایکہزار دوسو انا سے ہجری مین یہہ رسالہ تالیف ہوا فقط

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علے احسانہ کہ رسالہ تنویر الحق در مطبع مصطفائے دہلے قریب کوچہ رحمان بجوپیلے کلان باہتمام محمد حسین خان در سنہ ۱۲۹۴ ہجری طبع شد فقط